احیاء المیت بفضائل اہل البیت علیہم السلام

(فضائل اہلبیت علیہم السلام سے احیاء میت)

علامہ شیخ جلال الدین سیوطی

(۸۴۹ - ۹۱۱ ہجری قمری)

تصحیح وحاشیہ:

شیخ محمد کاظم فتلاوی و شیخ محمد سعید طریحی

ترجمہ ومقدمہ: محمد منیر خان ہندی

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

Acc No. 11201 8 Date 30/12/09
Section .... Status ....
D. Class ....
NAJAFI BOOK LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے"

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI
Ph. 7211795

حدیث ثقلین:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "انی تارک فیکم الثقلین، کتاب اللہ، وعترتی اھل بیتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلّوا ابدا وانھما لن یفترقا حتّیٰ یردا علیّ الحوض".

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں: (ایک) کتاب خدا اور (دوسری) میری عترت اہل بیت (علیہم السلام)، اگر تم ان سے متمسک رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے، اور یقیناً یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں".

(صحیح مسلم: ۷/۱۲۲، سنن دارمی: ۲/۴۳۲، مسند احمد: ۳/۱۴، ۱۷، ۲۶، ۵۹، ۴/۳۶۶ و ۳۷۱، ۵/۱۸۲ اور ۱۸۹، مستدرک حاکم: ۳/۱۰۹، ۱۴۸، ۵۳۳ وغیرہ)

احیاء المیت بفضائل اہل البیت علیہم السلام

انتساب

فرزند رسولؐ ، دلبند علیؑ و بتولؑ ، سیدالشہداء حضرت امام حسینؑ (ارواحنالہ الفدا) کے نام، جنھوں نے ۶۰ ہجری میں، اپنے اور تمام اعزہ واقارب، اصحاب و انصار کے خون سے اسلام کو ایسا سیراب کیا کہ پھر اسے تاقیام قیامت ایک قطرۂ آب حیات کی ضرورت محسوس نہ ہوگی، آج ان کی یاد میں ہمارے دل غمگین اور آنکھیں اشکبار ہیں۔

احیاء المیت بفضائل اہل البیت علیہم السلام

(فضائل اہلبیت علیہم السلام سے احیاء میت)

علامہ شیخ جلال الدین سیوطی

(۹۱۱–۸۴۹ھ)

تصحیح وحاشیہ:

شیخ محمد کاظم فتلاوی　　　شیخ محمد سعید طریحی

ترجمہ ومقدمہ:

محمد منیر خان ہندی لکھیم پوری

مجمع جہانی اہل البیت علیہم السلام

سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، ۸۴۹ـ۹۱۱ ق
[احیاء المیت بفضائل اهل البیت علیهم السلام، اردو]
احیاء المیت بفضائل اهل البیت علیهم السلام (فضائل اهلبیت علیهم السلام سی احیاء میت) / جلال الدین سیوطی؛ تصحیح و حاشیه محمد کاظم فتلاوی، محمد سعید طریحی؛ ترجمه و مقدمه محمد منیر هندی لکهیم پوری. ــ قم: مجمع جهانی اهل البیت علیهم السلام، ۲۰۰۶م - ۱۳۸۵.
۱۴۱ ص.
ISBN 964-529-088-0

فهرستنویسی بر اساس اطلاعات فیپا.
اردو.
کتابنامه: ص. ۱۳۶ - ۱۴۱؛ همچنین به صورت زیر نویس.
۱. خاندان نبوت ــ فضایل ــ احادیث. ۲. احادیث اهل سنت ــ قرن ۱۰ ق. الف. لکهیم پوری، محمد منیر خان. ب. فتلاوی، محمد کاظم، مترجم. ج. طریحی، محمد سعید، Turayhi, Muhammad said. د. عنوان. هـ عنوان: فضائل اهل بیت علیهم السلام سی احیاء میت. و. عنوان: احیاء المیت بفضائل اهل البیت علیهم السلام. اردو.
۲۹۷/۲۱۱ BP ۱۲۶ / ۹ س ۳۰۴۶ الف
۱۳۸۵
کتابخانه ملی ایران ۸۵-۷۱۸۰م

اسم کتاب: احیاء المیت بفضائل اہل البیت علیہم السلام
تالیف: عالم اہل سنت، علامہ جلال الدین سیوطی
تحقیق و تصحیح: شیخ محمد کاظم فتلاوی و شیخ محمد سعید طریحی
ترجمہ: محمد منیر خان لکھیم پوری (ہندی)
پیشکش: معاونت فرہنگی ادارہ ترجمہ
اصلاح: اخلاق حسین پکھناروی (ہندی)
کمپوزنگ: المرسل
ناشر: مجمع جہانی اہل البیت علیہم السلام
طبع اول: ۱۴۲۷ھ - ۲۰۰۶ء
مطبع: لیلی
تعداد: ۳۰۰۰
ISBN: 964-529-088-0
WWW.ahl-ul-bayt.org
info@ahl-ul-bayt.org

حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ہوتا ہے کائنات کی ہر چیز اپنی صلاحیت وظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتی ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے اور غنچہ وکلیاں رنگ ونکھار پیدا کر لیتی ہیں تاریکیاں کافور اور کوچہ وراہ اجالوں سے پرنور ہو جاتے ہیں، چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہر فرد اور ہر قوم نے قوت وقابلیت کے اعتبار سے فیض اٹھایا۔

اسلام کے مبلغ وموسس سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ غار حراء سے مشعل حق لے کر آئے اور علم و آگہی کی پیاسی اس دنیا کو چشمۂ حق وحقیقت سے سیراب کر دیا، آپ کے تمام الٰہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا، اس لئے ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمراں ایران و روم کی قدیم تہذیبیں اسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑ گئیں، وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت وعمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ، ولولہ اور شعور نہ رکھتے تو مذہب عقل وآگہی سے روبرو ہونے کی توانائی کھو دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک چوتھائی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان ومذاہب اور تہذیب وروایات پر غلبہ حاصل کر لیا۔

اگر چہ رسول اسلام ﷺ کی یہ گرانبہا میراث کہ جس کی اہل بیت علیہم السلام اور ان کے پیروؤں نے خود کو طوفانی خطرات سے گزار کر حفاظت وپاسبانی کی ہے، وقت کے ہاتھوں خود فرزندان اسلام کی بے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنائیوں کا شکار ہو کر اپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کر دی گئی تھی، پھر بھی حکومت وسیاست کے عتاب کی پروا کئے بغیر مکتب اہل بیت علیہم السلام نے اپنا چشمۂ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر علماء ودانشور دنیائے اسلام کو تقدیم کئے جنھوں نے بیرونی افکار و نظریات سے متاثر اسلام وقرآن مخالف فکری ونظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگین تحریروں اور تقریروں سے مکتب اسلام کی پشتپناہی کی ہے اور ہر دور اور ہر زمانے میں ہر قسم کے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا ہے، خاص طور پر عصر حاضر

کی طرف اٹھی اور گڑی ہوئی ہیں، دشمنان اسلام اس فکری ومعنوی قوت واقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام اس مذہبی اور ثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کامیاب وکامراں زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین و بے تاب ہیں، یہ زمانہ علمی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشرواشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھا کر انسانی عقل وشعور کو جذب کرنے والے افکار ونظریات دنیا تک پہنچائے گا، وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا۔

(عالمی اہل بیتؑ کونسل) مجمع جہانی بیت علیہم السلام نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیتؑ عصمت و طہارت کے پیرووں کے درمیان ہم فکری و یکجہتی کو فروغ دینا وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھایا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے، تاکہ موجودہ دنیائے بشریت جو قرآن وعترت کے صاف وشفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق ومعنویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان وولایت سے سیراب ہوسکے، ہمیں یقین ہے عقل وخرد پر استوار ماہرانہ انداز میں اگر اہل بیتؑ عصمت وطہارت کی ثقافت کو عام کیا جائے اور حریت و بیداری کے علمبردار خاندان نبوتؐ ورسالت کی جاوداں میراث اپنے صحیح خدوخال میں دنیا تک پہنچادی جائے تو اخلاق وانسانیت کے دشمن، انانیت کے شکار، سامراجی خوں خواروں کی نام نہاد تہذیب وثقافت اور عصر حاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے تھکی ماندی آدمیت کو امن ونجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔

ہم اس راہ میں تمام علمی وتحقیقی کوششوں کے لئے محققین ومصنفین کے شکرگزار ہیں اور خود کو مولفین ومترجمین کا ادنیٰ خدمتگار تصور کرتے ہیں، زیر نظر کتاب، مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج واشاعت کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، اہل سنت والجماعت کے جلیل القدر عالم دین علامہ جلال الدین سیوطی کی گرانقدر کتاب ''احیاءالمیت بفضائل اہل البیت'' علیہم السلام فاضل جلیل عالیجناب مولانا محمد منیر خان لکھیم پوری ہندی نے اردو زبان میں اپنے ترجمہ و مقدمہ سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے ہم دونوں کے شکرگزار ہیں اور مزید توفیقات کے آرزومند ہیں، اسی منزل میں ہم اپنے تمام دوستوں اور معاونین کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کے منظر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھائی ہے، خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کا باعث قرار پائے۔

والسلام مع الاکرام

مدیر امور ثقافت، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

فہرست کتاب

مناوین | **صفحہ نمبر**

حرف اول ۷

مقدمہ : ۱۳

ا۔ کچھ اس رسالہ کے بارے میں ۱۳

۲۔ عقد ام کلثومؑ کا افسانہ ۱۹

۳۔ علامہ جلال الدین سیوطی کا مختصر تعارف ۳۱

۴۔ رواۃِ احادیث اور علمائے اہل سنت کے اسمائے گرامی ۴۳

۵۔ حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ کی مختصر توثیق ۴۵

رسالہ ھٰذا کے وہ نسخے جو ہندوستان اور دمشق سے شائع ہوئے ۴۹

ترجمۂ احیاء المیت بفضائل اہل البیت علیہم السلام ۶۱

پہلی حدیث: رسولؐ کے قرابتداروں کی مودت ہی اجر رسالت ہے ۶۱

دوسری حدیث: رسول کے قرابتدار کون لوگ ہیں؟ ۶۳

تیسری حدیث: حسنہ سے مراد آل محمد علیہم السلام کی محبت ہے ۶۷

چوتھی حدیث: ایمان کا دارومدار آل محمد علیہم السلام کی محبت و مودت پر ہے ۶۷

پانچویں حدیث: اہل بیتؑ کے بارے میں خدا کا لحاظ کرو.......................... ۷۰
چھٹی حدیث: کتاب خدا اور اہل بیتؑ سے تمسک ضروری ہے.......................... ۷۰
ساتویں حدیث: کتاب خدا اور اہل بیتؑ تا بہ حوض کوثر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے.......... ۷۶
آٹھویں حدیث: حدیث ثقلین.......................... ۷۶
نویں حدیث: اگر رسولؐ کے دوستدار ہونا چاہتے ہو تو اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرو.......... ۷۹
دسویں حدیث: اہل بیتؑ کی بارے میں رسولؐ کا خیال رکھو.......................... ۷۹
گیارہویں حدیث: دشمن اہل بیتؑ جہنم کی ہوا کھائے گا.......................... ۸۱
بارہویں حدیث: بنی ہاشم کا بغض باعث کفر ہے.......................... ۸۳
تیرہویں حدیث: اہل بیتؑ سے بغض رکھنے والا منافق ہے.......................... ۸۳
چودھویں حدیث: اہل بیتؑ کا دشمن یقیناً جہنم میں جائے گا.......................... ۸۳
پندرہویں حدیث: اہل بیتؑ سے بغض وحسد رکھنے والا حوض کوثر سے دھتکارا جائے گا.......... ۸۶
سولھویں حدیث: عترت رسولؐ کے حق کا اعتراف نہ کرنے والا منافق، ولدالزنا اور ولدالحیض ہوگا...... ۸۶
سترھویں حدیث: رسول کا آخری ارشاد گرامی: میرے اہل بیتؑ کے بارے میں میرا پاس رکھنا..... ۹۰
اٹھارہویں حدیث: بے حب اہل بیتؑ تمام اعمال بے کار ہیں.......................... ۹۰
انیسویں حدیث: اہل بیتؑ کا دشمن بروز قیامت یہودی محشور ہوگا.......................... ۹۲
بیسویں حدیث: جو بنی ہاشم کو دوست نہ رکھے وہ مؤمن نہیں.......................... ۹۲
اکیسویں حدیث: اہل بیتؑ امت مسلمہ کے لئے امان ہیں.......................... ۹۵
بائیسویں حدیث: دو چیزوں سے تمسک رکھنے والا کبھی گمراہ نہ ہوگا.......................... ۹۵
تیئیسویں حدیث: اہل بیتؑ اور کتاب خدا سے تمسک رکھنے والا گمراہ نہ ہوگا.......................... ۹۸
چوبیسویں حدیث: اہل بیتؑ کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے.......................... ۹۸
پچیسویں حدیث: حدیث سفینہ.......................... ۱۰۰

پچیسویں حدیث: حدیث سفینہ.......................۱۰۰
چھبیسویں حدیث: حدیث سفینہ اور حدیث باب حطہ.......................۱۰۰
ستائیسویں حدیث: حدیث سفینہ اور حدیث باب حطہ بنی اسرائیل میں.......................۱۰۳
اٹھائیسویں حدیث: محمد و آل محمدؐ کی محبت اسلام کی بنیاد ہے.......................۱۰۳
انتیسویں حدیث: رسول اسلامؐ اولاد فاطمہ زہراؑ کے باپ اور رشتہ دار ہیں.......................۱۰۵
تیسویں حدیث: رسول خداؐ اولاد فاطمہؑ کے ولی اور رشتہ دار ہیں.......................۱۰۵
اکتیسویں حدیث: حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے دونوں بیٹے رسول کے فرزند ہیں.......................۱۰۷
بتیسویں حدیث: رسول خداؐ کے سببی اور نسبی رشتے بروز قیامت منقطع نہ ہوں گے.......................۱۰۷
تینتیسویں حدیث: رسول اسلامؐ کا سلسلۂ نسب وسبب کبھی نہ ٹوٹے گا.......................۱۰۸
چونتیسویں حدیث: رسول خداؐ کا سببی اور دامادی رشتہ کبھی نہ ٹوٹے گا.......................۱۰۸
پینتیسویں حدیث: اہل بیتؑ سے مخالفت کرنے والے شیطانی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں.......۱۰۸
چھتیسویں حدیث: اولاد رسولؐ عذاب میں مبتلا نہ ہوگی.......................۱۱۱
سینتیسویں حدیث: اہل بیت رسولؐ میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا.......................۱۱۱
اڑتیسویں حدیث: اولاد فاطمہؑ جہنم میں نہیں جائے گی.......................۱۱۳
انتالیسویں حدیث: فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے جہنم میں نہیں جائیں گے.......................۱۱۳
چالیسویں حدیث: کبھی گمراہ نہ ہونے کا آسان نسخہ.......................۱۱۳
اکتالیسویں حدیث: رسولؐ کی شفاعت محبان اہل بیت سے مخصوص ہے.......................۱۱۶
بیالیسویں حدیث: رسول خداؐ سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کریں گے.......................۱۱۶
تینتالیسویں حدیث: رسولؐ قیامت میں قرآن اور اہل بیتؑ کے بارے میں بازپرس کریں گے....۱۱۸
چوالیسویں حدیث: قیامت میں چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا.......................۱۱۸
پینتالیسویں حدیث: سب سے پہلے اہل بیت رسولؐ وارد حوض کوثر ہوں گے.......................۱۲۰

چھیالیسویں حدیث: اپنی اولاد کو تین باتوں کی تلقین کرو..................۱۲۰
سینتالیسویں حدیث: جو محب اہل بیتؑ ہو گا وہی پل صراط پر ثابت قدم رہے گا..................۱۲۳
اڑتالیسویں حدیث: سادات کے خدمت کرنے والے بخش دیے جائیں گے..................۱۲۳
انچاسویں حدیث: آل محمد کو اذیت دینے والے سے خدا سخت غضبناک ہوتا ہے..................۱۲۳
پچاسویں حدیث: چھ قسم کے لوگوں کو خدا برا جانتا ہے..................۱۲۴
اکیاونویں حدیث: نیک سادات تعظیم اور برے سادات درگزر کے مستحق ہیں..................۱۲۴
باونویں حدیث: فرزندان عبدالمطلب پر کیے گئے احسان کا بدلہ رسول خداؐ دیں گے..................۱۲۶
ترپنویں حدیث: قیامت میں اولاد عبدالمطلب پر کی گئی نیکی کا بدلہ رسولؐ دیں گے..................۱۲۶
چونویں حدیث: اہل بیتؑ پر کیے گئے احسان کا بدلہ قیامت میں رسول خداؐ دیں گے..................۱۲۸
پچپنویں حدیث: اہل بیتؑ سے تمسک ذریعۂ نجات ہے..................۱۲۸
چھپنویں حدیث: کتاب خدا اور اہل بیت رسول نجات امت کے ذریعے ہیں..................۱۳۰
ستاونویں حدیث: چھ قسم کے لوگوں پر خدا اور اس کے رسولؐ نے لعنت کی ہے..................۱۳۰
اٹھاونویں حدیث: چھ قسم کے لوگ خدا اور رسولؐ کی نظر میں ملعون ہیں..................۱۳۲
انسٹھویں حدیث: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے دین و دنیا سنورتے ہیں..................۱۳۴
ساٹھویں حدیث: ساری دنیا میں سب سے بہتر بنی ہاشم ہیں..................۱۳۴
کتاب کے مدارک و مآخذ..................۱۳۷

مقدمہ :

ا۔ کچھ اس رسالہ کے بارے میں

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی سیدنا رسول الله(ص) وآله الامناء واللعنة الدائمة علی اعدائهم ومنکری فضائلهم من الآن الیٰ یوم لقاء الله، وبعد: نَسُرُّ ان نقدم الیوم الی القراء الکرام اثرا نفیساً وکنزا ثمیناً فی فضائل اهل البیت (وان کان فضائلهم لا تعد ولا تحصٰی کما شهدت به اعدائهم والفضل ما شهدت به الاعداء).

اما بعد :

مفاد حدیث ثقلین (ا) کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی امت کی راہنمائی کیلئے دو گرانقدر چیزیں چھوڑیں: قرآن اور اہل بیتؑ، اگر مسلمانوں نے ان دونوں سے تا قیامت تمسک بر

(ا) حدیث ثقلین وہ حدیث ہے جو علمائے اسلام کے نزدیک تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے، یہاں تک اہل سنت کی مشہور وصحیح کتاب ''صحیح مسلم'' میں بھی زید بن ارقم سے نقل کی گئی ہے، خود علامہ جلال الدین سیوطی نے اس کتاب میں اس کی جانب اشارہ کیا ہے، جس کی تکمیل اسی کتاب کے حاشیہ میں کردی گئی ہے .

قرار رکھا تو ہدایت یافتہ، اور اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دیا تو پھر گمراہی اور ضلالت کے علاوہ کچھ نصیب نہ ہوگا ،لہٰذا حدیث کی رو سے تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسی راہ اختیار کریں جو قرآن و اہل بیت پر منتہی ہوتی ہو، یہی وجہ ہے کہ اس حدیث کے مدنظر مسلمانوں کا ہر فرقہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے کہ ہم ہی نبی کی مذکورہ حدیث پر عمل پیرا ہیں، اگر قرآن کی بات آتی ہے تو اپنے کو اہل قرآن بتاتا ہے اور اہل بیت کی بات آتی ہے تو ہر ایک کو اس بات کا یقین کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ ہم ہی اہل بیت کے صحیح چاہنے والے ہیں، لیکن حقیقت کیا ہے؟ اس کو وہی سمجھ سکتا ہے جو بصیرت اور انصاف کے ساتھ تمام ان فرق و مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرے جو اس بات کا دعوی کرتے ہیں، اس وقت حقیقت اس کے سامنے عیاں ہو جائے گی۔

چنانچہ مسلمانوں کے مختلف فرق و مذاہب کے علماء نے اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ ہمارا فرقہ ہی قرآن کے ساتھ اہل بیت کو مانتا ہے، اہل بیت کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے، تا کہ ثابت کر سکیں کہ ہم اہل بیت سے دور نہیں ہیں، ان میں امام احمد بن حنبل اور نسائی قابل ذکر ہیں جنھوں نے اہل بیت کے فضائل میں ''المناقب'' نامی کتابیں لکھیں، اسی طرح شیخ ابی الحسن علی بن ابی الرحمٰن، ابی علی محمد بن محمد بن عبید اللہ اور شیخ علی بن مؤدب بن شاکر کی کتابیں ''فضائل اہل بیت علیہم السلام'' ہیں، اسی طرح ابی نعیم کی کتاب ''نزول القرآن فی مناقب اہل البیت علیہم السلام'' یا جوینی حموی کی ''فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والزہراء والسبطین'' نیز دار قطنی کی کتاب ''مسند زہراء'' یا ''مناقب خوارزمی'' مناقب مغازلی، جواہر العقدین سمہودی، تذکرۃ الخواص علامہ سبط ابن جوزی، الفصول المہمہ : ابن صباغ مالکی، ذخائر العقبی، محب الدین طبری، نور الابصار، شبلنجی، ینابیع المودۃ، حافظ سلیمان ابن قندوزی، کوکب دری، ملا صالح کشفی اور امام جلال الدین سیوطی ...... وغیرہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں جنھوں نے اہل بیت کے فضائل سے متعدد صفحات کو مزین فرما کر محبت اہل بیت کا ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی، ان کے علاوہ بہت سے علمائے اہل سنت ایسے ہیں جنھوں نے خصوصیت سے اس موضوع پر کتاب نہیں لکھی ہے لیکن اپنی کتابوں کے اندر دوسرے مباحث کے ساتھ فضائل اہل

بیت کو نقل کیا ہے، مثلاً صواعق محرقہ: ابن حجر ہیثمی، مجمع الزوائد، ہیثمی، اور طبرانی کی تینوں کتابیں ''المعاجم'' اسی طرح مناوی کی کتاب ''کنوز الدقائق'' اور دیگر کتابیں .... ان سب کتابوں میں اہل بیت کے فضائل نقل کیے گئے ہیں۔

قارئین کرام! زیر نظر کتاب ''احیاء المیت بفضائل اہل بیت'' بھی اسی کوشش کا ایک سلسلہ ہے، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ امام اہل سنت علامہ جلال الدین سیوطی نے اس کتاب کو لکھ کر پہل نہیں کی ہے بلکہ ان سے پہلے بھی علمائے اہل سنت اس موضوع سے متعلق متعدد کتابیں لکھتے آئے ہیں، جن سے آج بھی اسلامی کتب خانے پر ہیں، البتہ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علامہ موصوف نے اپنے ذوق کے مطابق اہل بیت کے فضائل سے متعلق ۶۰ احادیث جمع کی ہیں، اور اس کتاب میں ان مدارک اور مآخذ پر اعتماد کیا ہے جو اہل سنت کے یہاں معتبر اور اصح مدرک مانے جاتے ہیں منجملہ:

صحاح ستہ اور سنن سعید بن منصور، اسی طرح ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور محمد بن جریر طبری کی کتب تفاسیر اور طبرانی کی معجم کبیر و معجم اوسط و نیز عبد ابن حمید، ابن ابی شیبہ اور مسدد وغیرہ کی کتابیں یا ابن عدی کی اکلیل اور ابن حبان کی صحیح و بیہقی کی شعب الایمان، حکیم ترمذی کی نوادر الاصول، خلاصہ یہ کہ تاریخ ابن عساکر، تاریخ بخاری، تاریخ بغداد خطیب، افراد دیلمی، حلیۃ الاولیاء ابو نعیم اور تاریخ حاکم، ان سب کتابوں میں اہل بیت کے فضائل نقل ہوئے ہیں، بہر کیف اگرچہ علامہ کی یہ کتاب حجم کے لحاظ سے ایک کتابچہ ہے لیکن مدرک اور منابع کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتی ہے، البتہ اس کی بیسویں حدیث میں عمر ابن خطاب کے ساتھ بنت علی علیہ السلام کی تزویج کا جو بیان آیا ہے وہ جزء حدیث نہ ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہے، کیونکہ اسے علمائے اہل تشیع اور محققین اہل سنت نے رد کیا ہے، بہر حال علامہ جلال الدین سیوطی کا یہ رسالہ کئی مرتبہ چھپ چکا ہے، لاہور پاکستان میں ۱۸۹۳ء میں چند رسالوں کی ضمن میں چھپا (۱)

---

(۱) قارئین کرام! جب یہ رسالہ ناچیز کے قلم سے ترجمہ ہو کر چھپنے کیلئے آمادہ تھا اس وقت ایک صاحب کے ذریعہ

اسی طرح شہر فاس (مراکش) میں ۱۳۱۶ھ میں چھپ چکا ہے، اور ایک مرتبہ جونپور ہندوستان سے شائع ہوا، اسی طرح کتاب ''الاتحاف بحب الاشراف'' مؤلفہ عبد اللہ شبراوی، کے حاشیہ پر قاہرہ ۱۳۱۶ ہجری میں شائع ہوا، پھر کتاب ''العقیلۃ الطاہرہ زینب بنت علی'' مؤلفہ احمد فہمی محمد، کے ساتھ ۲۳۔۱۴ صفحات تک منظر عام پر آئی، لیکن افسوس کہ ان تمام ایڈیشنوں میں اس کتاب کے بارے میں کوئی تحقیقی کام انجام نہیں دیا گیا تھا، الحمد للہ شیخ محمد کاظم فتلاوی اور شیخ محمد سعید طریحی کی تحقیق وتصحیح کے بعد اب یہ کتاب اہل تحقیق کے لئے ایک دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتی ہے، آپ حضرات نے اس کے تمام اصلی اور مشابہ مدارک ومنابع ذکر کر کے اس کتاب کی کمی کو دور کر دیا ہے، نیز مناسب مقامات پر احادیث کے ناقلین کے مختصر حالات بھی قلمبند کر دئے ہیں، بہر حال علامہ جلال الدین سیوطی کی یہ مختصر خدمت قابل قدر ہے، اہل بیتؑ کی شان والا میں آپ کے قلم سے اتنا ہی صفحہ قرطاس پر آجانا کافی اہمیت رکھتا ہے۔

رسالہ کی تحقیق:

شیخ محمد طریحی نے کتاب احیاء المیت کے جن نسخوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیق کی ہے ان میں ایک نسخہ پیر محمد شاہ لائبریری گجرات ہندوستان میں موجود ہے، اور دیگر نسخے جن کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیق کی ہے وہ ظاہریہ لائبریری دمشق شام میں موجود ہیں، ان میں سے پہلے نسخہ کا اندراج نمبر

☜ علم حاصل ہوا کہ اس کا اردو ترجمہ فخر المحققین جناب نجم الحسن کراروی کے ہاتھوں پچھتر سال پہلے شائع ہو چکا ہے، چنانچہ اس اطلاع کے ملتے ہی بندے نے اس کی اشاعت کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا اور اس تک ودو میں لگ گیا کہ آیا موصوف کا ترجمہ کیسا ہے؟ بڑی تلاش وجستجو کے بعد یہ ترجمہ دستیاب ہوا تو اس کو ملاحظہ کرنے کے بعد اس بات کا اندزہ ہوا کہ مولانا موصوف نے اس میں صرف متن احادیث کا ترجمہ کیا ہے لیکن بندے نے جس کا ترجمہ کیا ہے اس میں شیخ محمد کاظم فتلاوی اور شیخ محمد سعید طریحی جیسے بزرگ اساتذہ کی تحقیق وتصحیح بھی شامل ہے جو ہمارے ترجمہ کو علامہ نجم الحسن صاحب کے ترجمہ کے مقابلہ میں ممتاز کرتی ہے، نیز اس کے مقدمہ میں عقد ام کلثوم کے افسانہ پر سیر حاصل تحقیقی وتنقیدی بحث بھی شامل کر دی گئی ہے۔

۵۲۹۶ ہے، اور جن رسالوں کے ساتھ یہ شائع ہوا ہے ان کے صفحہ ۱۱۸ سے ۱۲۱ تک یہ مرقوم ہے، اس کو ابراہیم بن سلمان بن محمد بن عبد العزیز الحنفی نے لکھا ہے، اس کی تاریخ اختتام ۴رشعبان المعظم ۱۱۷۶ھ ہے۔

دوسرا نسخہ، اور دیگر رسائل جو (۱۴۷) صفحات پر مشتمل ہیں ان کے ساتھ ۸۴ سے ۹۱ صفحہ تک مشتمل ہے، اور ان کا ناسخ: عثمان بن محمود بن حامد ہیں، جس کی سال اشاعت: ۱۱۸۱ھ ہے۔

شیخ قتلاوی نے بھی انہیں دونسخوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیق فرمائی ہے جو ظاہریہ لائبریری میں موجود ہیں۔ (۱)

---

(۱) حق کے متلاشی حضرات کیلئے احیاء المیت کا قدیم نسخہ جو ہندوستان اور دمشق شام سے چھپا ہے اس کی زیراکس کاپی اسی کتاب میں منسلک کردی گئی ہے۔ مترجم۔

رسالہ کی وجہ تسمیہ:

علامہ موصوف سے قبل کسی بھی شخص نے اہل بیت کے فضائل سے متعلق اس نام کا انتخاب نہیں کیا ہے، لیکن اس کے بعد علامہ صدیق حسن بن حسن بخاری کنوجی (یو، پی) ہندی (۱۲۴۸ھ ہجری۔ ۱۳۰۷ھ۔ ۱۸۳۲ء۔ ۱۸۸۹ء) نے: ''احیاء المیت بذکر مناقب اہل البیت'' نامی کتاب لکھی جو ابھی تک نہیں چھپی ہے، بہرحال علمائے لغت نے لفظ میت (باتشدید و جزم) کے معنی میں اختلاف کیا ہے، چنانچہ استاد صبحی الصام نے اس بارے میں چند اقوال ذکر کے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ لفظ میت تشدید کے ساتھ ہو یا جزم کے ساتھ دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی وہ شخص جو مر چکا ہو، اسی قول کی تائید و تصدیق فراء، خلیل اور ابوعمرو جیسے نحویوں کے قول سے بھی ہوتی ہے، لہذا اس نظریہ کے برخلاف صاحب ''القاموس'' اور صاحب ''تاج العروس'' کا قول صحیح نہیں ہے۔

۲۔ عقد ام کلثوم کا افسانہ

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ جس قوم کی تاریخ صدیوں بعد لکھی جائے گی اس میں غلط واقعات، فرسودہ عقائد اور مہمل باتیں زر خرید راویوں کے حافظے سے صفحۂ قرطاس پر منتقل ہوتے ہوتے حقیقت کا روپ دھار لیتے ہیں، کیونکہ ان حالات میں اکثر اصل واقعات مسخ ہو جاتے ہیں، بلکہ اہل قلم کے کردار اور قلم کی رفتار پر وقتی مصلحتوں کی حکومت ہوتی ہے، جس کی بنا پر ایسے ایسے افراد بھی غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں، جن کے بارے میں ہم سوچ بھی نہیں سکتے مثلاً آپ علامہ جلال الدین سیوطی کو ہی لے لیجیے، آپ کا علمائے اہل سنت کے محققین میں شمار ہوتا ہے، آپ نے نت نئے موضوعات پر قلم اٹھایا ہے، لیکن جب بیسویں حدیث کہ جس میں حضرت عمر کی بنت علی علیہ السلام سے شادی کا تذکرہ ہوا ہے، نقل کیا، تو بغیر کسی تنقید و تبصرہ کئے گزر گئے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اس واقعہ کو قبول کرتے تھے، جبکہ آپ نے اس رسالہ کو اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب میں لکھا ہے، لیکن اس بات سے غافل رہے ہیں کہ اس روایت سے خاندان رسالتمآب کی توہین ہوتی ہے، چنانچہ اہل تشیع اور محققین اہل سنت نے اسے رد فرمایا ہے، جیسے امام بیہقی، دار قطنی اور ابن حجر مکی اپنی کتابوں میں کہتے ہیں: یہ واقعہ غلط ہے، کیونکہ حضرت علیؑ نے اپنی صاحبزادیوں کو اپنے بھتیجوں سے منسوب کر رکھا تھا، چنانچہ جب حضرت عمر ام کلثوم سے رشتہ لے کر گئے تو آپ نے کہا: ان کا رشتہ میں اپنے بھتیجوں سے طے کر چکا ہوں، یا امام ابن ماجہ اور ابن داوٗد کہتے ہیں: ام کلثوم دو تھیں، ام کلثوم بنت راہب اور ام

کلثوم بنت علی ان کی شادی محمد ابن جعفر طیار سے ہوئی، اور ام کلثوم بنت راہب کے بارے میں تاریخ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ عمر کی زوجیت میں تھیں۔

بہر کیف قارئین کی معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس مسئلہ پر اختصار کے طور پر یہاں روشنی ڈالتے ہیں تاکہ یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو جائے کہ علامہ جلال الدین سیوطی کی ذکر کردہ روایت کذب پر محمول ہے، اور علامہ اس سلسلے میں ایک بے سروپا افواہ کے شکار ہوئے ہیں:

جناب ام کلثوم بنت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی عمر ابن خطاب سے شادی کا ہونا یا پھر خلیفہ کی منگنی ہونا، اس سلسلہ میں متعدد اقوال پائے جاتے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ بعض علماء کا نظریہ یہ ہے کہ ام کلثوم حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی نہیں تھیں بلکہ یہ ام کلثوم وہ ہیں جن کی حضرتؑ نے پرورش کی تھی۔

۲۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ شادی انجام کو نہیں پہونچی تھی بلکہ عمر نے صرف شادی کرنے کی خواہش کی تھی جسے حضرت علیؑ نے قبول نہیں کیا۔

۳۔ بعض لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عقد نکاح باقاعدہ ہو گیا تھا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی جس کی بنا پر عمر نامراد ہی دنیا سے رخصت ہوئے۔

۴۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے راضی وخوشی کے ساتھ ام کلثوم کی شادی خلیفہ سے کردی تھی اور رخصتی بھی ہو گئی تھی۔

۵۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت علیہ السلام نے خلیفہ کے جبر واکراہ کی بنا پر ام کلثوم کی شادی عمر کے ساتھ کر دی تھی۔

اس کے علاوہ بھی بہت سے اقوال ہیں جو آئندہ مباحث کے ضمن میں آئیں گے۔

بعض اہل سنت بحث امامت میں اس واقعہ سے استدلال پیش کرتے ہیں کہ جناب ام کلثوم کی خلیفہ سے شادی ہونا اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ امام علی علیہ السلام اور خلیفہ کے درمیان روابط بالکل ٹھیک ٹھاک تھے اور آپس میں کوئی رنجش نہیں تھی، بلکہ حضرت علی علیہ السلام حضرت عمر کی خلافت کی تائید کرتے

تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ نے عمر سے اپنی لڑکی بیاہ دی، چنانچہ باقلانی نے اس واقعہ سے اسی بات کا استدلال کیا ہے!

مذکورہ واقعہ سے متعلق روایات

جن وجوہات جن کی بنا پر یہ مسئلہ پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتا گیا وہ یہ ہیں کہ شیعہ اور اہل سنت دونوں نے اس واقعہ کو اپنی حدیث کی کتابوں میں نقل کیا ہے، البتہ اس واقعہ کو اہل سنت نے تفصیل اور بڑی شد و مد کے ساتھ نقل کیا ہے، لیکن شیعوں نے اس کو یا تو مجمل اور ضعیف یا پھر اہل سنت سے حکایت یا الزام خصم کے طور پر نقل کیا ہے، جس سے بعض نافہم اہل سنت کا دعوی ہرگز ثابت نہیں ہوتا ، بہر حال ہم یہاں ان روایات کو نقل کرکے جن میں اس مسئلہ کا بیان ہوا ہے تحقیق کرتے ہیں:

۱۔ابن سعد کہتے ہیں: عمر ابن خطاب نے ام کلثوم بنت علی علیہ السلام سے اس وقت شادی کی جبکہ ابھی وہ بالغ بھی نہیں ہوئی تھیں، اور شادی کے بعد وہ عمر کے پاس ہی تھیں کہ عمر کا قتل ہوگیا، اور آپ کے بطن سے دو بچے زید اور رقیہ نام کے پیدا ہوئے۔(۱)

۲۔حاکم نیشاپوری اپنی سند کے ساتھ علی ابن حسین علیہما السلام سے نقل کرتے ہیں: عمر ابن خطاب ام کلثوم بنت علیؑ سے شادی کرنے کی غرض سے حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئے، اور اپنی خواہش کو حضرت کے سامنے پیش کیا، حضرت علی علیہ السلام نے کہا: میں نے اس کو اپنے بھتیجے عبد اللہ ابن جعفر سے منسوب کیا ہوا ہے، عمر نے کہا: آپ کو اس کی شادی میرے ساتھ ہی کرنا ہوگی، چنانچہ حضرت علی علیہ السلام نے جناب ام کلثوم کی شادی عمر سے کردی، اس کے بعد عمر مہاجرین کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم لوگ مجھے مبارک باد کیوں نہیں پیش کرتے؟ سب نے پوچھا: کس بات کی مبارک بادی؟ کہنے لگے: اس لئے کہ میں نے علی و فاطمہ کی بیٹی ام کلثوم سے شادی کی ہے، اور میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہر سببی اور نسبی رشتہ روز قیامت منقطع ہوجائے گا سوائے میرے سببی اور نسبی رشتے کے، اسی

---

(۱) طبقات ابن سعد ج۸،ص۴۶۲.

لئے میں چاہتا تھا کہ میرے اور رسول کے درمیان نسبی اور سببی رشتہ برقرار ہوجائے (اور وہ اب ہوگیا ہے)۔(۱)

۳۔بیہقی اپنی سند کے ساتھ علی ابن حسین علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر سے جب جناب ام کلثوم سے نکاح ہوگیا تو عمر مہاجرین کے پاس آ کر اپنے لئے تبریک کے طالب ہوئے اس لئے کہ انھوں نے سن رکھا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ہر سببی اور نسبی رشتہ روز قیامت منقطع ہوجائے گا سوائے میرے سببی اور نسبی رشتے کے، اسی لئے میں چاہتا تھا کہ میرے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان نسبی اور سببی رشتہ برقرار ہوجائے (اور وہ اب ہوگیا ہے) ۔(۲)

اس واقعہ کو اہل سنت کے دیگر مورخین نے بھی اپنی کتابوں میں لکھا ہے جیسے خطیب بغدادی، ابن عبدالبر، ابن اثیر اور ابن حجر عسقلانی۔(۳)

تمام روایتوں کی جانچ پڑتال

۱) امام بخاری اور مسلم نے اپنی مشہور اور مہم کتابوں میں ان روایتوں کے ذکر کرنے سے اجتناب کیا ہے، چنانچہ بہت سی روایات ایسی ہیں جنھیں ان کتابوں میں نقل نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا گیا ہے، لہٰذا اہل سنت کو ان روایات پر بھی غور کرنا ہوگا۔

۲) جس طرح یہ حدیثیں صحاح ستہ میں نقل نہیں کی گئی ہیں، اسی طرح یہ روایتیں اہل سنت کی دیگر مشہور کتابوں میں بھی نقل نہیں ہوئی ہیں جیسے مسند احمد بن حنبل۔

ہر روایت کی جدا جدا سند کے لحاظ سے چھان بین

حاکم نیشاپوری نے اس واقعہ کو صحیح جانا ہے، لیکن ذہبی نے تلخیص المستدرک میں اس کی سند کو

....

(۱) مستدرک حاکم جلد ۳، ص ۱۴۲ .

(۲)بیهقی؛ سنن کبری جلد ۷، ص ۶۳.

(۳)تاریخ بغداد، جلد ۶، ص ۱۸۲. الاستیعاب ج ۴،ص ۱۹۵۴. اسد الغابة جلد۵،ص ۶۱۴. الاصابة جلد ۴، ص ۴۹۲.

منقطع قرار دیا ہے، اسی طرح بیہقی نے اس کو مرسل کہا ہے، نیز بیہقی نے دوسری سندوں کے ساتھ بھی اس واقعہ کو نقل کیا ہے لیکن یہ سب سندیں ضعیف ہیں۔

ابن سعد نے بھی ''الطبقات الکبری'' میں اس کی سند کو مرسل نقل کیا ہے، اور ابن حجر نے اصابہ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ہے، لیکن اہل سنت کے اکثر علمائے رجال نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔(۱)

اسی طرح اس سند میں عبداللہ بن وہب ہے جس کی تضعیف کی گئی ہے۔(۲)

ابن حجر کہتے ہیں: یہ روایت دوسری سند کے ساتھ بھی نقل کی گئی ہے جس میں عطا خراسانی ہے لیکن اس کو امام بخاری اور ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔(۳)

خطیب بغدادی نے دوسری روایت جس سند کے ساتھ نقل کی ہے اس میں احمد بن حسین صوفی، عقبہ بن عامر جہنی اور ابراہیم بن مہران مروزی نظر آتے ہیں ان میں سے پہلے راوی کیلئے صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ یہ ضعیف ہے، اور دوسرا راوی معاویہ کے لشکریوں میں سے تھا، اور تیسرا مہمل ہے، اس تفصیل کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان روایتوں میں سے کوئی بھی روایت معتبر سند نہیں رکھتی۔

متون احادیث کی تفتیش

مختلف احادیث کے متون ملاحظہ کرنے کے بعد قابل اعتراض چند باتیں ظاہر ہوتی ہیں:

۱۔ڈرانا اور دھمکانا

بعض روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خواستگاری تہدید کے ساتھ تھی۔

ابن سعد نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے عمر کے جواب میں فرمایا وہ ایک چھوٹی لڑکی ہے،

---

(۱) عقیلی؛ الضعفاء ج ۲، ص ۳۳۱ . ابن عدی؛ الکامل فی الضعفاء ج ۷، ص 1581 .

(۲) ابن عدی؛ الکامل فی الضعفاء ج۵، ص۳۳۷.

(۳)الکامل ج ۷، ص ۶۹ .

لیکن عمر نے جواب دیا کہ خدا کی قسم آپ کو حق نہیں کہ مجھے اس کام سے روکیں، میں اس کو جانتا ہوں کیوں نہیں تم اس کو میرے نکاح میں لاتے ؟(۱)

ابن مغازلی عمر سے نقل کرتے ہیں کہ عمر نے کہا: قسم خدا کی مجھے اس شادی کے اصرار پر کسی نے مجبور نہیں کیا مگر اس بنا پر کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا......۔(۲)

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام نے بہت زیادہ اصرار کرنے پر اس کام کو مجبوراً انجام دیا۔

۲۔ متن حدیث میں اضطراب وتزلزل

عقد ام کلثوم کے بارے میں جتنی روایتیں نقل کی گئی ہیں وہ اپنے متن اور مضمون کے لحاظ سے مضطرب ومتزلزل نظر آتی ہیں، اور یہ اضطراب وتزلزل ایسا ہے جو ان کو حجت اور معتبر ہونے سے ساقط کر رہا ہے، مثلاً بعض روایتوں میں اس طرح وارد ہوا ہے: حضرت علی علیہ السلام خود اس عقد نکاح کے متولی تھے اور بعض میں آیا ہے کہ اس عقد کی ذمہ داری عباس کی حوالے تھی، اسی طرح بعض روایتوں میں آیا ہے کہ یہ عقد ڈرا اور دھمکا کے کیا گیا، بعض میں ہے کہ امیر المومنینؑ اس پر راضی تھے، اسی طرح بعض روایتوں میں ہے کہ عمر ان سے بچہ دار بھی ہوئے، ان میں سے ایک بچہ کا نام زید تھا، بعض کہتے ہیں کہ عمر مباشرت کرنے سے پہلے ہی مر گئے تھے، اسی طرح کچھ روایتوں میں ہے کہ زید بن عمر نے اپنے بعد اپنی نسل بھی چھوڑی، بعض روایتوں میں آیا ہے کہ زید بن عمر نے کوئی نسل نہیں چھوڑی، بعض کہتے ہیں کہ زید اور ان کی ماں مار دیئے گئے تھے، بعض میں ہے کہ زید کے مرنے کے بعد ان کی ماں زندہ تھیں، اسی طرح کچھ روایتوں میں ہے کہ عمر نے اس شادی میں چالیس ہزار درہم مہر رکھا تھا، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ چار ہزار درہم تھا............۔!!

اس کثرت سے روایتوں میں اختلاف کا پایا جانا ان کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

---

(۱) طبقات ابن سعد ج ۸، ص ۴۶۴.

(۲) مناقب امام علی ص ۱۱۰.

۳۔حضرت ام کلثوم اور عمر کے سن میں تناسب نہیں تھا

فقہاء حضرات بحث نکاح میں زوجین کا آپس میں کفو ہونا شرط جانتے ہیں چنانچہ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے عمر اور ام کلثوم کے سن میں زمین وآسمان کا فرق نظر آتا ہے، کیونکہ ۹ھ میں جناب ام کلثوم پیدا ہوئیں، اس طرح ان کی عمر ۱۷ ہجری میں آٹھ یا نو برس ہوتی ہے جبکہ حضرت عمر اس وقت ستاون سال کے ہو رہے تھے، چنانچہ ابن سعد کہتے ہیں: علی علیہ السلام نے عمر سے کہا میری لڑکی ابھی صغیرہ ہے، (بعض روایتوں میں صبیہ کی لفظ آئی ہے، جس کے معنی وہ بچی جو بہت چھوٹی ہو) (۱) کیا حضرت علی علیہ السلام کو ام کلثوم کیلئے کوئی رشتہ دستیاب نہیں ہو رہا تھا کہ ستاون سال کے بڈھے سے کردیا؟!

۴۔یہ ام کلثوم حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھی

بعض تاریخ سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر کی ایک لڑکی کا نام ام کلثوم تھا عمر نے اس سے شادی کرنے کی درخواست کی تھی جسے قبول کرلیا گیا تھا، چونکہ ام کلثوم حضرت علی علیہ السلام کی بچی کا نام بھی تھا لہٰذا نام کی مشابہ ہونے کی وجہ سے بعض نافہم لوگوں نے اسے ام کلثوم بنت علیؑ کی طرف منسوب کردیا، چنانچہ ابن قتیبہ معارف میں لکھتے ہیں: جب عمر ام کلثوم بنت ابی بکر سے شادی کرنے کی درخواست عائشہ کی پاس لے کر گئے تو عائشہ نے اسے قبول کرلیا، لیکن ام کلثوم عمر کو پسند نہیں کرتی تھیں۔(۲)

حضرت ابوبکر کی طرح حضرت عائشہ اور حضرت عمر کے درمیان وسیع تعلقات کا قائم ہونا اس احتمال کے قوی ہونے پر مزید دلالت کرتا ہے۔

عمری موصلی اور عمر رضا کحالہ نے بھی اس واقعہ کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔(۳)

---

(۱)طبقات ابن سعد ج ۶، ص ۳۱۲.

(۲)ابن قتیبه، المعارف ص ۱۷۵.

(۳)عمر موصلي؛الروضة الفيحاء في تواريخ النساء ص ۳۰۳. عمر رضا كحالة؛ اعلام النساء ج ۴، ص ۲۵۰.

۵۔ جرول کی بیٹی ام کلثوم

بعض مورخین نے زید بن عمر کی ماں ام کلثوم بنت جرول خزاعی جانا ہے، لہٰذا اسم کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ام کلثوم بنت علیؑ لکھ دیا گیا، چنانچہ طبری کہتے ہیں: زید اصغر اور عبید اللہ (جو جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ مارے گئے) کی ماں ام کلثوم بنت جرول خزاعی تھی، جس کے درمیان اسلام نے عمر سے جدائی کروادی تھی۔ (۱)

اکثر مورخین ام کلثوم بنت جرول اور عمر کے درمیان شادی زمانہ جاہلیت میں جانتے ہیں۔ (۲)

۶۔ ام کلثوم بنت عقبہ ابن معیط

بعض تاریخ سے استفادہ ہوتا ہے کہ یہ ام کلثوم بنت عقبہ بن معیط تھی۔

۷۔ ام کلثوم بنت عاصم

بعض تاریخ سے استفادہ ہوتا ہے کہ یہ ام کلثوم بنت عاصم تھی۔

۸۔ ام کلثوم بنت راہب

امام ابن ماجہ اور ابن داؤد کے قول کے مطابق عمر کی شادی انھیں سے ہوئی تھی۔

۹۔ عقد ام کلثوم شرعی معیار سے منافات رکھتا ہے

عقد ام کلثوم سے متعلق روایات کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یا عمر شرعی مسائل سے بے خبر تھے یا پھر یہ واقعہ ہی جعلی اور گڑھا ہوا ہے، جیسا کہ خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے کہ قبل اس کے کہ عمر حضرت علی علیہ السلام سے ام کلثوم سے شادی کی درخواست کرتے حضرتؑ نے ام کلثوم سے کہا: جاؤ اپنی زینت کرو اور خوب سج دھج کر آؤ، جب وہ اپنا سنگار کر کے آئیں تو آپ نے ان کو عمر کے پاس بھیج دیا جب عمر نے ان کو دیکھا تو ان کی طرف لپکے اور اپنے ہاتھوں سے ان کی پنڈلیاں کھول دیں! اور کہنے

---

(۱) تاریخ طبری ج ۳، ص ۲۶۹، کامل ابن الیر ج ۳، ص ۲۸.

(۲) الاعصابه ج ۴، ص ۴۹۱. صفوة الصفوة ص ۱۱۲. تاریخ المدینه المنورة ج ۲، ص ۶۵۹.

لگے: اپنے بابا سے کہو میں راضی ہوں، جب ام کلثوم حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئیں تو آپ نے کہا: عمر نے کیا کہا؟ کہنے لگیں: جب عمر نے مجھے دیکھا تو اپنی طرف بلایا، اور جب میں ان کے نزدیک گئی تو میرے بوسے لینے لگے اور جب کھڑی ہوگئی تو میری پنڈلیاں پکڑلیں!

لاحول ولاقوۃ الا باللہ، اگر اس روایت کی تنقید کرنا مقصود نہ ہوتی تو ہم ہرگز ایسی رکیک اور توہین آمیز روایت نقل نہ کرتے، یہ واقعہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی غیرت سے بالکل سازگاری نہیں رکھتا، حضرت علیؑ شادی سے پہلے کیسے اپنی لڑکی کا ہاتھ ایسے شخص کے حوالے کردیں گے جو شرعی حدود کی رعایت کرنا جانتا ہی نہ ہو، اسی وجہ سے سبط ابن جوزی اس واقعہ کو اپنے جد صاحب "المنتظم" سے نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: یہ واقعہ بہت قبیح ہے، اگرچہ میرے جد اس واقعہ کو نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے شادی سے پہلے ام کلثوم کو عمر کے پاس بھیجا تاکہ وہ اس کو دیکھ لیں لیکن عمر نے اس کو دیکھا تو اسکی شلوار کو اٹھا کر اس کی پنڈلیاں ہاتھوں سے مس کرنے لگے، لیکن میرا کہنا یہ ہے کہ اگر ام کلثوم کے علاوہ کوئی کنیز بھی ہوتی تب بھی خدا کی قسم یہ عمل قبیح اور خلاف شرع تھا، کیونکہ تمام مسلمین کا اس پر اجماع ہے کہ غیر محرم عورت کا مس کرنا ہرگز جائز نہیں ہے، اور وہ بھی عمر ایسا کام کریں!!(۱)

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب ام کلثوم نے یہ کام کرتے دیکھا تو بہت ناراض ہوئیں اور کہنے لگیں: اگر تو خلیفہ نہ ہوتا تو میں تیری ناک توڑ دیتی، اس وقت خلیفہ کے گھر سے باہر نکلیں اور اپنے باپ کے پاس آگئیں، اور سارا ماجرہ بیان کیا اور کہنے لگیں: اے بابا جان آپ نے کس پست اور بدتمیز بڈھے کے پاس بھیج دیا تھا؟(۲)

۱۰۔ یہ ام کلثوم بنت فاطمہ زہراؑ نہیں

اہل سنت والجماعت اس بات پر شدت سے اصرار کرتے ہیں کہ یہ ام کلثوم حضرت فاطمہ زہراؑ

---

(۱) سبط ابن جوزی؛ تذکرۃ الخواص، ص ۲۸۸۔

(۲) اسد الغابۃ ج ۵، ص ۶۱۴۔ الاصابۃ ج ۴، ص ۴۹۲۔ ذہبی؛ تاریخ الاسلام ج ۴، ص ۱۳۸۔

کی بیٹی تھیں انھیں سے عمر نے شادی کی درخواست کی تھی تا کہ عمر کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سببی رشتہ ہو جائے ،لیکن تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی ایک دوسری لڑکی ام کلثوم نام کی تھی، جو شہزادی فاطمہ کے بطن سے نہیں تھی ، اسی طرح بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی اور دو لڑکیاں زینب صغری اور ام کلثوم صغری نام کی تھیں اور وہ دونوں ام ولد تھیں ۔(۱)

ابن قتیبہ نے بھی ام کلثوم کو صرف امام علی علیہ السلام کی لڑکی جانا ہے جو حضرت فاطمہ علیہا السلام کے بطن سے نہیں تھی، کہتے ہیں: اس کی ماں ام ولد اور کنیز تھی۔ (۲)

نیز علامہ طریحی کہتے ہیں: ام کلثوم زینب صغری حضرت علی کی لڑکی تھی (فاطمہ علیہا السلام کی نہیں) جو اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کربلا میں تھیں، اصحاب کے درمیان مشہور ہے کہ عمر نے ان سے جبراً شادی کی تھی، جیسا کہ سید مرتضی اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ یہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کی بیٹی نہیں تھیں بلکہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی تھیں ان ہی سے جبراً شادی کرنے کیلئے عمر نے بات کی، اور یہی قول صحیح ہے۔(۳)

نتیجہ:

اگر ہم نفسیاتی اور عقلی طور پر اس واقعہ کے منفی ہونے پر نظر ڈالیں تو حسب ذیل باتوں سے اس کی تائید ہوتی ہے:

۱) ام کلثوم اسی فاطمہ بنت رسولؐ کے بطن سے تھیں جن سے عقد کرنے کی خواہش پر عمر کو دربار رسالت سے جواب مل چکا تھا، لہذا جس فعل کو رسولؐ نے فاطمہؑ کیلئے مناسب نہ سمجھا علیؑ اس کی بیٹی کیلئے کس طرح اسے مناسب سمجھیں گے؟

۲) ام کلثوم اسی ماں کی بیٹی تھیں جو جیتے جی عمر سے ناراض رہیں اور مرتے دم بھی وصیت کر گئیں

---

(۱) تاریخ موالید الائمة ص ۱۶ . نور الابصار ص ۱۰۳ . نهاية الادب ج ۲، ص ۲۲۳.

(۲) ابن قتیبة : المعارف ص ۱۸۵ .

(۳) اعیان الشیعة ج ۱۳ ، ص ص ۱۲ .

کہ وہ ان کے جنازے میں شریک نہ ہوں، کیا حضرت علی علیہ السلام اس بات سے غافل تھے کہ اگر ام کلثوم کی شادی عمر سے کردی تو فاطمہؑ کی روح کے لئے تازیانہ ثابت نہ ہوگی؟

۳) جیسا کہ ہم نے گزشتہ بحث میں عرض کیا کہ ام کلثوم اور عمر کے سن میں زمین وآسمان کا فرق تھا، ونیز روایت کے مطابق ام کلثوم کی شادی چچازاد بھائی سے پہلے ہی طے ہوچکی تھی، تو پھر ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام عمرؓ سے شادی کرنے کے لئے کیسے راضی ہوگئے؟

۴) اگر ہم حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عمرؓ کے درمیان تعلقات پر غور کریں تو اس بات کا فیصلہ کرنا آسان ہوجاتا ہے، کیونکہ رسولؐ کی وفات کے بعد سے ہی حضرت علیؑ اور عمرؓ کے درمیان تنازع شروع ہوگیا تھا یہاں تک کہ آپ کے گلے میں رسی کا پھندہ ڈالنے والے عمر تھے، خلافت کا رخ عمرؓ کی وجہ سے اپنے محور سے منحرف ہوا، فاطمہؑ کا پہلو عمرؓ نے شکستہ کیا، شکم مادر میں محسن کی شہادت عمر کی وجہ سے ہوئی، ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے کیا حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کوئی انسان سوچ بھی سکتا ہے کہ آپ راضی وخوشی سے اپنی بیٹی عمر سے بیاہ دیں گے؟!

۵) بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ حضرت علی علیہ السلام نے عمر سے خوف زدہ ہوکر ام کلثوم کی عمر سے شادی کردی تھی، یہ بات وہی حضرات کہہ سکتے ہیں جو تاریخ اسلام کا مطالعہ نہیں رکھتے، جس کی تیغ کا لوہا بدر واحد، خیبر وخندق کے بڑے بڑے شہسوار اور سورما مان چکے ہوں وہ ان للو پنجو سے ڈر کر اپنا سارا عز ووقار خاک میں ملا کر بیٹی سے شادی کردے گا! حیرتم برین عقل ودانش!

البتہ مسئلہ خلافت پر صبر کرتے ہوئے تلوار کا نہ اٹھانا ایک دیگر مسئلہ ہے، کیونکہ نبی اکرمؐ کی وصیت تھی کہ علیؑ اس سلسلہ میں تم صبر کرنا، اگر علیؑ اس موقع پر صبر نہ کرتے اور تلوار اٹھا لیتے تو بہت سے وہ لوگ جو تازے تازے مسلمان ہوئے تھے اسلام سے پلٹ جاتے، اور مسلمان اپنی خانہ جنگی کے شکار ہوجاتے، جس کے نتیجہ میں خارجی طاقتیں اسلام پر غالب ہوجاتیں اور اسلام کا شیرازہ بکھر جاتا، لیکن جہاں تک ام کلثوم کی شادی کا مسئلہ ہے تو اس میں آپ کیوں کسی سے خوف کھاتے؟ یہ کوئی دین اسلام کی نابودی کا مسئلہ تو تھا نہیں کہ اگر آپ ام کلثوم کی شادی عمر سے نہ کرتے تو عمر جنگ پر آجاتے

جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے درمیان تمام نہ ہونے والی جنگ شروع ہو جاتی !اور جب اس جنگ کے کوئی اسباب دریافت کرتا تو یہ کہا جاتا کہ یہ جنگ عمر کی شادی نہ ہونے کی وجہ سے ہوئی !!!اور پھر کیا حضرت عمر بھی اس بات کو سوچ رہے ہوں گے کہ اگر شادی نہ ہوئی تو جنگ کریں گے، ہم اس بات کو بعید از عقل سمجھتے ہیں کہ حضرت عمر ایک بچی سے شادی کرنے کیلئے اتنا ہلڑ ہنگامہ پسند کرتے !!لہذا جو لوگ حضرت عمر سے محبت کا دعوی کرتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ اس قضیہ کو طول دے کر برائے خدا ان کی مزید توہین نہ کریں، علامہ سبط ابن جوزی بڑے سمجھدار نکلے کہ انھوں نے اپنے دادا کی بات کو رد کرتے ہوئے فوراً لکھ دیا کہ اس واقعہ سے حضرت عمر کی فضیلت نہیں بلکہ ان کی منقصت ہوتی ہے۔

۶) کچھ رواتیوں میں آیا ہے کہ اس شادی میں حضرت عمر نے چالیس ہزار درہم مہر رکھا تھا، یہ پہلو بھی حضرت عمر کی تنقیص پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ اہل سنت کا ہر فرد اس بات کو جانتا ہے کہ حضرت عمر نے فقیرانہ زندگی میں خلافت کی چکی چلائی ہے، آپ کی تنخواہ ایک معمولی انسان کے برابر تھی، چنانچہ تاریخ ابن خلدون میں آیا ہے: حضرت عمر کے کپڑوں میں ہمیشہ پیوند لگے ہوئے ہوتے تھے، آپ کی قمیص میں ستر پیوند تھے، اسی طرح ایک مرتبہ آپ نماز عید پڑھانے نکلے تو جوتوں میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے، ایک مرتبہ گھر سے باہر نہیں نکلے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ ان کے پاس کپڑے نہیں تھے، اور آپکے تہہ بند میں ۱۲ پیوند لگے ہوئے تھے۔

ان تمام باتوں پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ روایت من گھڑت اور جعلی ہے، اس کا حقیقت سے کوئی سروکار نہیں ہے، ممکن ہے یہ روایت دشمنان اسلام کی جانب سے اسلامی راہنماؤں کی توہین کی خاطر سوچے سمجھے پروپیگنڈے کی ایک کڑی ہو۔

۷) حضرت عمر کی جس فضیلت کو بیان کرنے کے لئے یہ روایت گڑھی گئی ہے وہ تو موصوف کو پہلے ہی سے حاصل تھی، کیونکہ اگر اس شادی کو تسلیم کرلیا جائے تو حد اکثر، عمر کا رشتہ رسول سے سببی قرار پائیگا، حالانکہ آپ کی بیٹی حفصہ، زوجہ رسول پہلے ہی ہو چکی تھیں، لہذا سببی رشتہ تو پہلے ہی سے تھا پھر عمر کیوں کہہ رہے تھے کہ یہ شادی میں رسول سے سببی رشتہ برقرار ہونے کی بنا پر کرنا چاہتا ہوں؟

۳۔ مؤلف کا مختصر تعارف

علامہ جلال الدین سیوطی کی شخصیت اہل علم کے لئے محتاج تعارف نہیں ہے لیکن عوام الناس کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے حالات زندگی کو اختصار کے طور پر یہاں تحریر کیا جاتا ہے:

علامہ جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان سیوطی شافعی، یکم رجب المرجب بروز یکشنبہ ۸۴۹ ہجری، شہر اسیوط مصر میں پیدا ہوئے، ابھی آپ کا سن پانچ سال بھی نہیں ہوا تھا کہ باپ کا انتقال ہوگیا، آپ بچپن سے ہی علم دین پڑھنے میں مشغول ہوگئے، اور آٹھ سال ہونے تک قرآن کریم اور دیگر درسی رائج متون کو حفظ کرلیا، اور ۸۶۴ ہجری کے ابتداء تک قانونی حیثیت سے اچھے اور مایہ ناز طالب علم کی حیثیت سے شمار کیا جانے لگا، آپ نے فقہ، نحو، اصول اور دیگر اسلامی علوم پر کافی دست رسی حاصل کی، اور اس وقت کے پچاس سے زیادہ بزرگ علماء سے کسب فیض کیا، اور ۸۶۶ ہجری میں آپ نے اپنے علم کا کتابی شکل میں مظاہرہ کیا، اور ۸۷۱ ہجری میں مقام افتاء پر قدم رکھا، اور ۸۷۲ ہجری سے املاء حدیث کی مجلس ترتیب دی، آپ نے تلاش علم میں شام، حجاز، یمن، ہندوستان اور مغرب متعدد سفر کئے، اور یہاں کے علماء سے علمی مذاکرہ کیا، علامہ موصوف نے تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، بدیع، اصول فقہ، قرائت، تاریخ، اور طب جیسے موضوعات سے متعلق مختلف کتابیں تحریر کیں، جو آج بھی مرجع خاص و عام ہیں، لہٰذا اس بات سے

اندازہ ہوتا ہے کہ آپ بہت ہی زحمت کش اور قوی حافظہ کے مالک تھے چنانچہ آپ کہا کرتے تھے کہ میں نے دو لاکھ حدیثیں حفظ کیں ہیں اور اگر اس سے زیادہ میسور ہوتیں تو ان کو بھی حفظ کر لیتا، آپ کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ حدیثیں اس وقت روئے زمین پر موصوف کی اطلاع میں نہ تھیں، آپ کی چھوٹی اور بڑی کتابوں کو ملا کر تقریباً ۵۰۰ رکتابیں ہوتی ہیں، آپ نہایت بردبار، پاکیزہ نفس اور پرہیزگار انسان سے تھے، ہمیشہ حکام وقت سے ملنے سے کتراتے اور ان کے تحائف اکثر رد کر دیا کرتے تھے، عمر کے آخری حصہ میں آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ ترک کر کے پروردگار کی عبادت کیلئے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی، آخر کار بروز پنجشنبہ سنہ ۹۱۱ ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا، اور شہر خوش قوصون کے اطراف میں دفن کر دیا گیا۔ (۱)

علامہ جلال الدین سیوطی کو جن وجوہات کی بنا پر آج تک یاد کیا جاتا ہے وہ ان کی وسعت تالیف و تصنیف ہے، علامہ ابن حماد حنبلی لکھتے ہیں: علامہ سیوطی کی تصانیف و تالیفات خود ان کے زمانہ میں شرق و غرب میں پھیل چکی تھیں۔ (۲) چنانچہ علامہ سیوطی کے وفادار شاگرد داوَدی لکھتے ہیں: ان کی تالیفات کی تعداد پانچ سو تک پہنچتی ہے۔

علامہ سیوطی نہ صرف یہ کہ وسعت تالیف کے مالک تھے بلکہ آپ کی تالیفات میں دقت نظر بھی پائی جاتی ہے، بہر کیف یہاں پر ہم علامہ کی ان کتابوں کی ایک فہرست نقل کرتے ہیں جو ہماری دست رس میں تھیں:

۱- الاتقان فی علوم القرآن ۲- مسالک الحنفاء فی اسلام والدی المصطفیٰ ۳- نشر العالمین فی اخبار الابوین الشریفین ۴- العرف الوردی فی اخبار المهدی ۵- احیاء المیت بفضائل اهل البیتؑ ۶- تفسیر الدر المنثور ۷- تفسیر الجلالین ۸- تلخیص البیان فی علامات المهدی صاحب الزمانؑ

---

(۱) شذرات الذهب فی اخبار من ذهب ؛ ابن حماد حنبلی. معجم المصنفین ؛ عمر رضا کحاله.

(۲) شذرات الذهب.

۹-الثغور الباسمه فی مناقب فاطمه (س) ۱۰ - تاریخ الخلفاء ۱۱ - اللئالی المصنوعة فی احادیث الموضوعة ۱۲ - المرقاة العلیة فی شرح الاسماء النبویة ۱۳ - الفوائد الکامنة فی ایمان السیدة (یسمی ایضاً التعظیم فی ان ابوی ﷺ فی الجنة) ۱۴ - العجاجة الزرنبیة فی السلالة الزینبیة (س) ۱۵ - الخصائص والمعجزات النبویة ۱۶ - قطف ثمر فی موافقات عمر ۱۷ - ابواب السعادة فی اسباب الشهادة ۱۸ - الآیة الکبری فی شرح قصة الاسراء ۱۹ - بلوغ المامول فی خدمة الرسول ۲۰ -تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی ۲۱ - اتمام النعمة فی اختصاص الاسلام بهٰذه الامة ۲۲ -القول الجلی فی حدیث الولی ۲۳ - الاحادیث المنیفة ۲۴ - احاسن الاقتباس فی محاسن الاقتباس ۲۵ - الاحتفال بالاطفال ۲۶ - الاخبار الماثورة فی الاطلاء بالنورة ۲۷ - اخبار الملائکة ۲۸ - الاخبار المرویة فی سبب وضع العربیة ۲۹ -آداب الملوک ۳۰ - ادب الفتیاء ۳۱- اذکار الاذکار ۳۲ -الاذکار فی ماعقده الشعراء من الآثار ۳۳- اربعون حدیثاً فی فضل الجهاد ۳۴ -اربعون حدیثاً فی ورقة ۳۵ -اربعون حدیثاً من روایة مالک عن نافع عن ابن عمر ۳۶-الارج فی الفرج ۳۷ -الارج المسکی ۳۸- ازالة الوهن عن مسئلة الرهن ۳۹ -ازهار الاکام فی اخبار الاحکام ۴۰- الازهار الغضة فی حواشی الروضة ۴۱- الازهار الفائحة علی الفاتحة ۴۲- الازهار المتناثرة فی الاخبار المتواترة ۴۳- الاساس فی مناقب بنی عباس ۴۴ - الاسئلة المائة ۴۵ - الاسئلة الوزیریة و اجوبتها ۴۶ - اسعاف المبطاء برجال الموطاء ۴۷- الاشباه والنظائر الفقهیة ۴۸ -الاشباه والنظائر النحویة ۴۹- اطراف الاشراف بالاشراف علی الاطراف ۵۰ - اعذب المناهل فی حدیث من قال انا عالم فهو جاهل ۵۱- اعمال الفکر فی فضل الذکر ۵۲- الافصاح ۵۳ -الاقتراح

فی اصول النحو جدله ٥٤- الاقتناص فی مسئلة النماص ٥٥- اكام المرجان فی احكام الجان ٥٦- الاكليل فی استنباط التنزيل ٥٧ -الالفاظ المعرّبة ٥٨- الالفية فی القرائت العشر ٥٩ -الالفية فی مصطلح الحديث ٦٠ - القام الحجر لمن ذكی ساب ابی بكر و عمر ٦١ - انباء الاذكياء بحياة الانبياء ٦٢ - الانصاف فی تميز الاوقاف ٦٣ - انموذج اللبيب فی خصائص الحبيب ٦٤ - الوية النصر فی خصيصی بالقصر ٦٥ - الاوج فی خبر عوج ٦٦ - اتحاف الفرقه برفو الخرقه ٦٧ -البارع فی اقطاع الشارع ٦٨- بدائع الزهور فی وقائع الدهور ٦٩ - البدر الّذی انجلی فی مسئلة الولا ٧٠ - البدور السافرة عن امور الاخرة ٧١ - البديعة ٧٢- بذل الهمة فی طلب برائة الذمة ٧٣ - البرق الوامض فی شرح تائية ابن الفارض ٧٤ - بزوغ الهلال فی الخصال الموجبة الظلال ٧٥- بسط الكف فی اتمام الصف ٧٦ - بشری الكنيب فی لقاء الحبيب ٧٧ -بغية الرائد فی الذيل علی مجمع الزوائد ٧٨ - بغية الوعاة فی طبقات اللغويين و النحاة ٧٩ - بلغة المحتاج فی مناسک الحاج ٨٠ - اتحاف النبلاء فی اخبار الفضلاء ٨١ -البهجة المرضية فی شرح الالفية ٨٢ -التاج فی اعراب مشكل المنهاج ٨٣ -تاريخ سيوط ٨٤- تاريخ العمر ٨٥ - تارخ مصر ٨٦- تاييد الحقيقة العلية و تشييد الطريقة الشاذلية ٨٧ - تبييض الصحيفة ٨٨- تجريد العناية فی تخريج احاديث الكفاية ٨٩ -تجزيل المواهب فی اختلاف المذاهب ٩٠ - التحبير لعلم التفسير ٩١ - التحدث بنعمة الله ٩٢ - تحذير الخواص من اكاذيب القصاص ٩٣- تحفة الانجاب بمسئلة السنجاب ٩٤ - تحفة الجلساء برؤية الله للنساء ٩٥ -تحفة الحبيب ٩٦ - تحفة الظرفاء باسماء الخلفاء ٩٧ -تحفة الكرام باخبار الاهرام ٩٨ -تحفة المجالس و نزهة المجالس ٩٩ - تحفة المذاكر فی المنتهی من تاريخ

ابن عساکر ۱۰۰ ۔تحفة النابة بتلخیص المتشابة ۱۰۱ ۔تحفة الناسک ۱۰۲ ۔التحبیر فی علم التفسیر ۱۰۳ ۔تخریج احادیث الدرة الفاخرة ۱۰۴ ۔تخریج احادیث شرح العقائد ۱۰۵ ۔تذکرة المؤتسی بمن حدث و نسی ۱۰۶ ۔اتمام الدرایہ لقراء النقایہ ۱۰۷ ۔التذنیب فی الروایة علی التقریب ۱۰۸ ۔ترجمان القرآن ۱۰۹ ۔ترجمة البلقینی ۱۱۰ ۔ترجمة النووی ۱۱۱ ۔تزیین الارائک فی ارسال النبی ﷺ الی الملائک ۱۱۲ ۔تشنیف الاسماع بمسائل الاجماع ۱۱۳ ۔تشیید الارکان من لیس فی الامکان ابدع مما کان ۱۱۴ ۔تعریف الاعجم بحروف المعجم ۱۱۵ ۔التعریف باداب التالیف ۱۱۶ ۔تعریف الفئة اجوبة الاسئلة المائة ۱۱۷ ۔التعقیبات ۱۱۸ ۔التفسیر المأثور ۱۱۹ ۔تقریب الغریب ۱۲۰ ۔تقریر الاستناد فی تیسیر الاجتهاد ۱۲۱ ۔تمهید الفرش فی الخصال الموجبة لظل العرش ۱۲۲ ۔تناسق الدرر فی تناسب السور ۱۲۳ ۔تنبیه الواقف علی شرط الواقف ۱۲۴ ۔تنزیه الاعتقاد عن الحلول والاتحاد ۱۲۵ ۔تنزیه الانبیاء عن تسفیه الاغبیاء ۱۲۶ ۔التنفیس فی الاعتذار عن الفتیاء والتدریس ۱۲۷ ۔تنویر الحلک فی امکان رؤیة النبی والملک ۱۲۸ ۔تنویر الحوالک فی شرح موطاء الامام مالک ۱۲۹ ۔التوشیح علی التوضیح ۱۳۰ ۔التوشیح علی الجامع الصحیح ۱۳۱ ۔توضیح المدرک فی تصحیح المستدرک ۱۳۲ ۔ثلج الفؤاد فی احادیث لبس السواد ۱۳۴ ۔الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر ۱۳۵ ۔الجامع الکبیر ۱۳۶ ۔الجامع فی الفرائض ۱۳۷ ۔جزء فی اسماء المدلسین ۱۳۸ ۔جزء فی الصلاة ۱۳۹ ۔جزء فی صلاة الضحی ۱۴۰ ۔الجمانة ۱۴۱ ۔الجمع والتفریق فی الانواع البدیعة ۱۴۲ ۔جمع الجوامع ۱۴۳ ۔الجواب الجزم عن حدیث التکبیر جزم ۱۴۴ ۔

الـجواب الحـاتـم عن سؤال الخـاتـم ١٤٥ -الجـواهـر فـى عـلـم التفسير ١٤٦ -الـجهـر بمنع البروز على شاطئ النهر ١٤٧ - حـاطب الليل و حارف سيل ١٤٨ -حـاشية على شرح الشذور ١٤٩ -حـاشية على القطيعة للاسنوى ١٥٠ -حـاشية عـلـى المختصر ١٥١ - الـحـاوى للفتاوى ١٥٢ - الـحـجج المبينة فى التـفـضيل بين مكة والمدينة ١٥٣ -حسن التعريف فى عدم التحليف ١٥٤ -حـسـن التسليك فى عدم التشبيك ١٥٥ -حسن الـمـحاضرة فى اخبار مصر والقاهرة ١٥٦ -حسن المقصد فى عمل المولد ١٥٧ -لـحصر والاشاعة فى اشراط الساعة ١٥٨ - الـحـظ الـوافر من المغنم فى استدراك الكافر اذا اسلم ١٥٩ - حلبة الاولياء ١٦٠ - حـمـائل الزهر فى فضائل السور ١٦١ -الحواشى الـصغرى ١٦٢ - الـخبر الـدال عـلـى وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال ١٦٣ -الـخـلاصة فـى نظم الروضة ١٦٤ .خصائص يوم الجمعة ١٦٥ -الدرارى فـى ابـنـاء السرارى ١٦٦ -در التـاج فـى اعـراب مشكل المنهاج ١٦٧ -در السـحـابة فيـمن دخل مصر من الصحابة ١٦٨ -الـدرر الـمـنتشرة فى الاحاديث الـمشتهرة ١٦٩ - الـدر الـمنشور فى التفسير المأثور ١٧٠ -الـدر الـمنظم فى الاسم الاعظم ١٧١ - الدر النثير فى تلخيص نهاية ابن الاثير ١٧٢ - درج المعالى فـى نصرة الغزالى على المنكر المتعالى ١٧٣ - الدرج المنيفة ١٧٤ درر البحار فى احاديث القصار ١٧٥ -درر الحكم و غرر الكلم ١٧٦ -الـدرة التاجية على الاسئلة الناجية ١٧٧ -دفـع التـعسف عن اخوة يوسف ١٧٨ -دقـائق الملحة ١٧٩ - الـديباج عـلـى صحيح مسلم بن الحجاج ١٨٠ - ديوان الحيوان ١٨١ -ديـوان خـطب ١٨٢ - ديوان شعر ١٨٣ -ذكـر التشنيـع فـى مسئلة التسميع ١٨٤ - ذم زيارة الامراء ١٨٥ - ذم القضاء ١٨٦ -ذم الـمـكـس ١٨٧ -الذيل

المـمهد على القول المسدد ١٨٨ - الـرحلة الدمياطية ١٨٩ - الـرحلة الفيومية ١٩٠ - الـرحـلةالمكية ١٩١ -رسـالة فى الـنعـال الشريفة ١٩٢ -رشف الزلال ١٩٣ - رفع الباس عن بنى العباس ١٩٤ -رفع الخدر عن قطع السدر ١٩٥ -رفع الخصاصة فى شرح الخلاصة ١٩٦ -رفع السنة فى نصب الزنة ١٩٧ -رفع شان الحبشان ١٩٨ -رفع الصوت بذبح الموت ١٩٩ -رفع اللباس و كشف الالتباس فى ضـرب الـمثل من الـقرآن والالـتمـاس ٢٠٠ -رفـع مـنـار الـدين و هدم بنـاء المفسدين ٢٠١ - رفع اليد فى الدعا ٢٠٢ - الروض الاريض فى طهر المحيض ٢٠٣ - الـروض الـمكلل والورد المعلل فى المصطلح ٢٠٤ -الرياض الانيفة فى شرح اسماء خير الخليقة ٢٠٥ -الزجاجة فى شرح سنن ابن ماجة ٢٠٦ - الزند الورى فى الجواب عن السئوال الاسكندريه ٢٠٧ - الزهر الباسم فيما يزوج فيه الحاكم ٢٠٨ - زهر الربى فى شرح المجتبى ٢٠٩ - زوائد الرجال على تهذيب الـكمال ٢١٠ -زوائـد شـعـب الايـمـان للبيهقى ٢١١ -زوائـد نوادر الاصول لـلحكيم الترمذى ٢١٢ -زيـادات الـجامع الصغير ٢١٣ -السبل الجلية ٢١٤ - السلاف فى التـفـضيل بين الصلاة والطواف ٢١٥ -السـلالة فى تـحقيق المقر والاستحالة ٢١٦ - السماح فى اخبار الرماح ٢١٧ -السيف الصيقل فى حواشى ابـن عقيل ٢١٨ - السيف الـنـطـار فى الـفرق بين الثبوت والتكرار ٢١٩ -شد الاثواب فى سد الابواب ٢٢٠ - شد الرحال فى ضبط الرجال ٢٢١ -شذ العرف فى اثبات الـمعنى للحرف ٢٢٢ - شـرح ابيـات تلخيص المفتاح ٢٢٣ -شرح الاستعاذة والبسملة ٢٢٤ -شـرح البديعة ٢٢٥ -شـرح التدريب ٢٢٦ - شرح التنبيه ٢٢٧ - شـرح الـرجبية فى الفرائض ٢٢٨ - شـرح الروض ٢٢٩ -شرح الشاطبية ٢٣٠ -شرح شواهد المغنى ٢٣١ - شرح الصدور بشرح حال الموتى

والقبور ۲۳۲ -شرح ضروری التصریف ۲۳۳ - شرح عقود الجمان ۲۳۴ -شرح الكافية فی التصریف ۲۳۵ - شرح الكوكب الساطع ۲۳۶ - شرح الكوكب الوقاد فی الاعتقاد ۲۳۷ - شرح لغة الاشراف فی الاسعاف ۲۳۸ - شرح الملحة ۲۳۹ -شرح النقاية ۲۴۰ -شرح بانت سعاد ۲۴۱ -شرح تصريف العزى ۲۴۲ - الشماريخ فی علم التاريخ ۲۴۳ -الشمعة المضيئة ۲۴۴ - شوارد الفوائد ۲۴۵ - الشهد ۲۴۶ -صون المنطق والكلام عن فنی المنطق والكلام ۲۴۷ - ضوء الشمعة فی عدد الجمعة ۲۴۸ -ضوء الصباح فی لغات النكاح ۲۴۹ -الطب النبوی ۲۵۰ -طبقات الاصوليين ۲۵۱ - طبقات الحفاظ ۲۵۲ - طبقات شعراء العرب ۲۵۳ - طبقات الكتاب ۲۵۴ -طبقات المفسرين ۲۵۵ -طبقات النحاة الصغرى ۲۵۶ - طبقات النحاة الوسطى ۲۵۷ -طلوع الثريا باظهار ما كان خفيا ۲۵۸ طی اللسان عن ذم الطيلسان ۲۵۹ الظفر بقلم الظفر ۲۶۰ -العاذب السلسل فی تصحيح الخلاف المرسل ۲۶۱ - العشاريات ۲۶۲ - عقود الجمان فی المعانی والبيان ۲۶۳ -عقود الزبرجد على مسند الامام احمد ۲۶۴ - عين الاصابة فی معرفة الصحابة ۲۶۵ -غاية الاحسان فی خلق الانسان ۲۶۶ -الغنية فی مختصر الروضة ۲۶۷ - فتح الجليل للعبد الذليل فی الانواع البديعية المستخرجة من قوله تعالى: "ولی الذين آمنوا" ۲۶۸ - الفتح القريب على مغنی اللبيب ۲۶۹ - فتح المطلب المبرور و برد الكبد المحرور فی الجواب عن الاسئلة الواردة من التكرور ۲۷۰ - فتح المغالق من انت تالق ۲۷۱ -فجر الثمد فی اعراب اكمل الحمد ۲۷۲ -فصل الحدة ۲۷۳ -فصل الخطاب فی قتل الكلاب ۲۷۴ -فصل الشتاء ۲۷۶ -فصل الكلام فی حكم السلام ۲۷۷ - فصل الكلام فی ذم الكلام ۲۷۸ -فصل موت الاولاد

٢٧٩ -فلق الصباح فی تخریج احادیث الصحاح (یعنی صحاح اللغة للجوهری)
٢٨٠ -الفوائد المتكاثرة فی الاخبار المتواترة ٢٨١ -فهرست المرويات ٢٨٢
-قدح الزند فی السلم فی القند ٢٨٣ -القذاذة فی تحقيق محل الاستعاذة ٢٨٤
-قصيدة رائية ٢٨٥ -قطر الندا فی ورود الهمزة للنداء ٢٨٦ -قطع المجادلة
عند تغيير المعاملة ٢٨٧ -قطف الازهار فی كشف الاسرار ٢٨٨ - قلائد
الفوائد ٢٨٩ - القول الاشبه فی حديث من عرف نفسه فقد عرف ربه ٢٩٠
-الجوبة الزكيه عن الالغاز السبكية ٢٩١ - القول الحسن فی الذب عن السنن
٢٩٢ -القول الفصيح فی تعيين الذبيح ٢٩٣ -القول المجمل فی الرد على
المهمل ٢٩٤ -القول المشرق فی تحريم الاشتغال بالمنطق ٢٩٥ - القول
المشيد فی الوقف المؤبد ٢٩٦ -القول المضى فی الحنث فی المضى ٢٩٧
-الكافى فی زوائد المهذب على الوافى ٢٩٨ - الكاوى على السخاوى ٢٩٩ -
كتاب الاعلام بحكم عيسى عليه السلام ٣٠٠ - كشف التلبيس عن قلب اهل
التدليس ٣٠١ - كشف الريب عن الجيب ٣٠٢ - كشف الصلصلة عن وصف
الزلزلة ٣٠٣ - كشف الضبابه فی مسألة الاستنابة ٣٠٤ - كشف المغطاء فی
شرح الموطاء ٣٠٥ - كشف النقاب عن الالقاب ٣٠٦ -الكشف عن مجاوزة
هذه الامة ٣٠٧ -الكوكب الساطع فی نظم جمع الجوامع ٣٠٨-الكلام على
اول الفتح ٣٠٩ - الكلام على حديث ابن عباس احفظ الله يحفظك ٣١٠ -
الكلم الطيب والقول المختار فی المأثورة من الدعوات والاذكار ٣١١ - لباب
النقول فی اسباب النزول ٣١٢ - لب اللباب فی تحرير الانساب ٣١٣ - لبس
اليلب فی الجواب عن ايراد الحلب ٣١٤ -لم الاطراف و ضم الاتراف ٣١٥
-اللمع فی اسماء من وضع الاربعون المتباينة ٣١٦ -اللمعة فی تحرير الركعة

لادراک الجمعة ۳۱۷ -اللوامع والبوارق فی الجوامع والفوارق ۳۱۸ -ما رواه الواعون فی اخبار الطاعون ۳۱۹ -المباحث الزکیة فی المسألة الدورکیة ۳۲۰ -مجمع البحرین و مطلع البدرین فی التفسیر ۳۲۱ -مختصر الاحکام السلطانیة للماوردی ۳۲۲ -مختصر الاحیاء ۳۲۳ - مختصر الالفیة ۳۲۴ -مختصر تهذیب الاحکام ۳۲۵ -مختصر تهذیب الاسماء ۳۲۶- مختصر شرح ابیات تلخیص المفتاح ۳۲۷- مختصر شفاء الغلیل فی الذم الصاحب والخلیل ۳۲۸- مختصر معجم البلدان ۳۲۹ -مختصر الملحة ۳۳۰ -المدرج الی المدرج ۳۳۱- مذل العسجد لسوال المسجد ۳۳۲- مراصد المطالع فی تناسب المقاطع والمطالع ۳۳۳ مرقاة الصعود الی سنن ابی داؤد ۳۳۴ -مسألة ضربی زیداً قائما ۳۳۵ -المستظرفة فی احکام دخول الحشفة ۳۳۶- المسلسلات الکبری ۳۳۷ -المصاعد العلیة فی قواعد النحویة ۳۳۸ - المصابیح فی صلاة التراویح ۳۳۹ -مطلع البدرین فیمن یوتی اجرین ۳۴۰ - المعانی الدقیقة فی ادراک الحقیقة ۳۴۱ -معترک الاقران فی مشترک القرآن ۳۴۲ -مفاتح الغیب فی التفسیر ۳۴۳- مفتاح الجنة فی الاعتصام بالکتاب والسنة ۳۴۴ مفحمات الاقران فی مبهمات القرآن ۳۴۵ -المقامات ۳۴۶ -مقاطع الحجاز ۳۴۷- الملتقط من الدرر الکامنة ۳۴۸- مناهل الصفا فی تخریج احادیث الشفا ۳۴۹ -المنتقی ۳۵۰ - منتهی الامال فی شرح حدیث " انما الاعمال ......" ۳۵۱- المنجلی فی تطور الولی ۳۵۲- المنحة فی السبحة ۳۵۳- من عاش من الصحابة مأة و عشرین ۳۵۴ من وافقت کنیته زوجته من الصحابة ۳۵۵ -منهاج السنة و مفتاح الجنة ۳۵۶ -المنی فی الکنی ۳۵۷ -المهذب فی ما وقع فی القرآن من المعرب ۳۵۸- میزان المعدلة فی شرح البسملة ۳۵۹ -نتیجة

الفكر فى الجهر بالذكر ٣٦٠- نشر العبير فى تخريج احاديث الشرح الكبير ٣٦١ -نظم التذكرة ٣٦٢ -نظم الدرر فى علوم الاثر ٣٦٣ -النفحة المسكية والتحفة المكية ٣٦٤ -النقاية فى اربعة عشر علماً ٣٦٥- النقول المشرقة فى مسألة الفقة ٣٦٦- النكت البديعات ٣٦٧- النكت على الالفية والكافية والشافية والشذور والنزهة ٣٦٨ -نكت على حاشية المطول لابن العقرى ٣٦٩- نكت على شرح الشواهد للعينى ٣٧٠ -نور الحديقة ٣٧١ -الوافى فى مختصر التنبيه ٣٧٢- الورقات المقدمة ٣٧٣ - الوسائل الى معرفة الاوائل ٣٧٤ وصول الامانى باصول التهانى ٣٧٥ - هدم الجانى على البانى ٣٧٦- همع الهوامع فى شرح جمع الجوامع ٣٧٧ -الهيّة السنية فى الهية السنية ٣٧٨- اليد البسطى فى الصلاة الوسطى - ٣٧٩ الينبوع فيما زاد على الروضة من الفروع .

۴۔رواۃِ احادیث اور علمائے اہل سنت کے اسمائے گرامی

علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنے اس رسالہ میں جن جلیل القدر اور عظیم الشان راویوں اور علمائے اہل سنت سے روایتیں نقل کی ہیں اگرچہ ان کے مختصر حالات کتاب کے حاشیہ میں نقل کر دیے گئے ہیں لیکن یہاں قارئین کی آسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے اسمائے گرامی ذیل میں یکجا نقل کیے جا رہے ہیں:

راویوں کے اسماء:

۱۔سعید بن جبیر ۲۔حضرت ابن عباسؓ ۳۔مطلب بن ربیعہ ۴۔زید بن ارقم ۵۔زید بن ثابت ۶۔ابوسعید خدری ۷۔حضرت ابوبکر صدیقؓ ۸۔حضرت امام حسن علیہ السلام ۹۔حضرت علی علیہ السلام ۱۰۔عبداللہ ابن عمر ۱۱۔جابر بن عبداللہ انصاری ۱۲۔عبداللہ ابن جعفر ۱۳۔سلمہ بن الاکوع ۱۴۔ابو ہریرہ ۱۵۔عبداللہ ابن زبیر ۱۶۔حضرت ابوذر ۱۷۔حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا ۱۸۔حضرت عمر فاروقؓ ۱۹۔انس بن مالک ۲۰۔ابن مسعود ۲۱۔مطلب بن عبداللہ ۲۲۔حکیم ۲۳۔حضرت عثمان غنی ۲۴۔زوجہ رسول حضرت عائشہؓ

علمائے اہل سنت کے نام:

۱۔سعید بن منصور ۲۔ابن المنذر ۳۔ابی حاتم ۴۔ابن مردویہ ۵۔طبرانی ۶۔ترمذی ۷۔امام احمد بن حنبل ۸۔نسائی ۹۔حاکم ۱۰۔مسلم ۱۱۔عبد بن حمید ۱۲۔ابو احمد ۱۳۔ابویعلی ۱۴۔امام بخاری ۱۵۔ابن جریر ۱۶۔عقیلی ۱۷۔ابن شاہین ۱۸۔خطیب ۱۹۔دیلمی ۲۰۔حافظ ابونعیم ۲۱۔باوردی ۲۲۔ابن عدی ۲۳۔ابن حبان ۲۴۔امام بیہقی ۲۵۔ابن ابی شیبہ ۲۶۔مسدد ۲۷۔بزار ۲۸۔ابن عساکر۔

۵۔ حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ کی مختصر توثیق

حدیث ثقلین:

حدیث ثقلین کی ۳۴ صحابہ وصحابیات نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے، اور دور تالیف سے آج تک ہر عہد کے علماء، انہیں حدیث وسیرت ومناقب وتاریخ کی کتابوں میں درج کرتے چلے آئے ہیں:

۱۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے بزار، محبّ الدین طبری، دولابی، سخاوی، سمہودی وغیرہ نے اپنی تالیفات میں حدیث ثقلین کو درج کیا ہے۔

۲۔ امام حسن علیہ السلام سے، ابن قندوزی نے ''ینابیع المودۃ'' میں حدیث ثقلین کی روایت کی ہے۔

۳۔ سلمان فارسیؓ سے بھی قندوزی نے حدیث ثقلین کی روایت کی ہے۔

۴۔ حضرت ابوذر غفاریؓ سے (صحیح ترمذی)

۵۔ ابن عباس سے (قندوزی)

۶۔ ابوسعید خدری (مسعودی، طبری، ترمذی وغیرہ)

۷۔ جابر بن عبداللہ انصاری (ترمذی، ابن اثیر وغیرہ)

۸۔ ابوالہیثم تیہان (سخاوی وقندوزی)

۹۔ ابورافع (سخاوی وقندوزی)

۱۰۔ حذیفہ یمان (محبّ الدین طبری، مودۃ القربیٰ)

۱۱۔ حذیفہ بن اسید غفاری (ترمذی، ابونعیم اصفہانی، ابن اثیر، سخاوی وغیرہ)

۱۲۔ خزیمہ بن ثابت (سخاوی، سمہودی، قندوزی)

۱۳۔ ابوہریرہ (بزار، سخاوی، سمہودی)

۱۴۔ زید بن ثابت (احمد بن حنبل، محب الدین طبری، ابن اثیر وغیرہ)

۱۵۔ عبداللہ بن حطب (طبرانی، ابن اثیر وغیرہ)

۱۶۔ جبیر بن مطعم (ابونعیم اصفہانی وغیرہ)

۱۷۔ براابن عازب (ابونعیم اصفہانی)

۱۸۔ انس بن مالک (ابونعیم اصفہانی)

۱۹۔ طلحہ بن عبیداللہ بن تیمی (قندوزی)

۲۰۔ عبدالرحمن بن عوف (قندوزی)

۲۱۔ سعد بن وقاص (قندوزی)

۲۲۔ عمرو بن عاص (خوارزمی)

۲۳۔ سہل بن سعد انصاری (سخاوی، سمہودی)

۲۴۔ عدی بن حاتم (سخاوی، سمہودی وغیرہ)

۲۵۔ عقبہ بن عامر (سخاوی وغیرہ)

۲۶۔ ابوایوب انصاری (سخاوی)

۲۷۔ شریح خزاعی (سخاوی، سمہودی وغیرہ)

۲۸۔ ابوقدامہ انصاری (سخاوی وغیرہ)

۲۹۔ ضمیرہؓ اسلمی (سخاوی وغیرہ)

۳۰۔ ابولیلی انصاری (سخاوی، سمہودی، قندوزی)

۳۱۔ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا (قندوزی)

۳۲۔ ام المومنین ام سلمہ (سخاوی س، سمہودی)

۳۳۔ ام ہانی بنت ابو طالب (سخاوی، سمہودی وغیرہ)

۳۴۔ زید بن ارقم (صحیح مسلم، مسند احمد بن حنبل، کنز العمال۔ سیوطی؛ درمنثور، ترمذی)

حدیث ثقلین پر علامہ ابن حجر ہیثمی کی ایک نظر :

سمی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، القرآن وعترته ،وهى الاهل والنسل والرهط الادنون، ثقلين، لان الثقل كل نفيس خطير مصون، وهذان كذلك، اذ كل منهما معدن للعلوم اللُّدنيّة والاسرار والحكم العلية والاحكام الشرعية ، ولذا حث صلى الله عليه وآله وسلم على الاقتداء والتمسك بهم.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن وعترت کو جو کہ آپ کے اہل ونسل وقریب تر لوگ ہیں، ثقلین فرمایا، اس لئے کہ ثقل "ہر نفیس وگرانقدر شے کو کہتے ہیں"۔ اور یہ دونوں اسی طرح ہیں بھی۔ کیونکہ یہ دونوں علوم لدنی، بلند اسرار وحکم اور احکام شرعی کے معدن ہیں، اسی لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے تمسک اور ان کی اقتداء کا حکم فرمایا ہے۔(۱)

حدیث سفینہ:

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، امام مسلم، ابن قتیبہ دینوری، بزار، ابو یعلی موصلی، طبری، صولی صاحب کتاب الاوراق، ابو الفرج اصفہانی، طبرانی، حاکم نیشاپوری، ابن مردویہ اصفہانی، ثعلبی، ابو نعیم اصفہانی، ، ابن عبد البر، خطیب بغدادی، ابن مغازلی، سمعانی، فخر الدین رازی، سبط ابن جوزی، محمد بن یوسف گنجی، شہاب الدین حلبی، نظام اعرج نیشاپوری، خطیب تبریزی، طیبی شارح مشکاۃ، جمال الدین زرندی، شہاب الدین قندوزی، حموی جوینی، ابن صباغ مالکی، علی قاری اور عبد الرؤوف مناوی وغیرہ نے اپنی تالیفات میں درج کیا ہے۔

(۱) علامه ابن حجر هيثمي مكي،الصواعق المحرقة، ص ۷۵.

قارئین کرام! مقدمۂ کتاب کے طولانی ہونے کی بنا پر آپ سے بیحد معذرت خواہ ہیں، چونکہ اس کتاب سے مربوط کچھ مطالب ایسے تھے کہ جن کی وجہ سے ضرورت اس بات کی محسوس ہو رہی کہ مقدمہ میں ان پر قدرے روشنی ڈالی جائے، بہر حال اس کتاب کا پہلی دفعہ اردو ترجمہ دو بزرگ اساتذہ کی تحقیق و تصحیح کے ساتھ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے، امید ہے کہ مؤمنین اس سے کما حقہ فائدہ اٹھاتے ہوئے ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھیں گے، آخر میں ہم خداوند متعال کی بارگاہ اقدس میں دست بہ دعا ہیں کہ تادم آخر قرآن اور اہل بیت علیہم السلام کا دامن ہمارے ہاتھوں سے نہ چھوٹنے پائے۔ (آمین)

والسلام

مترجم: محمد منیر خان لکھیم پوری ہندی
گرام و پوسٹ بڑھیا، ضلع کھیری لکھیم پور
یوپی۔ ہندوستان۔
۱۸؍ ذی الحجہ (بروز عید سعید غدیر)
مطابق ۲۹؍ جنوری ۲۰۰۵ء بروز شنبہ
مقیم حال: قم مقدس، جمہوری اسلامی ایران

رسالۂ ہذا کے وہ نسخے جو ہندوستان اور دمشق سے شائع ہوئے

[illegible] وسميته احياء الميت بفضائل اهل البيت   اخرج سعيد بن منصور
في سننه عن سعيد بن جبير في قوله تعالى قل لا اسألكم عليه اجرا الا المودة في القربى قال قربى رسول
الله صلى الله عليه وسلم   اخرج ابن المنذر وابن ابي حاتم والطبراني وابن مردويه [illegible]
[illegible] عن ابن عباس رضي الله عنه قال لما نزلت هذه الآية قل لا اسألكم عليه اجرا الا المودة في القربى
قالوا يا رسول الله من قرابتك هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم قال علي وفاطمة وولداهما
وابناهما   اخرج ابن ابي حاتم عن ابن عباس رضي الله عنه في قوله ومن يقترف حسنة
قال المودة لآل محمد   اخرج احمد والترمذي وصححه والنسائي والحاكم عن المطلب بن ربيعة
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا يدخل قلب امرئ مسلم ايمان حتى
يحبكم لله ولقرابتي   اخرج مسلم والترمذي والنسائي عن زيد بن ارقم ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال اذكركم الله في اهل بيتي   اخرج الترمذي وحسنه
والحاكم عن زيد بن ارقم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم
ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي كتاب الله وعترتي اهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض فانظروا كيف
تخلفوني فيهما   اخرج احمد في مسنده عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي كتاب الله وعترتي
اهل بيتي وانهما لن يفترقا حتى يردا علي الحوض   اخرج احمد وابو يعلى عن ابي
سعيد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني اوشك ان ادعى فاجيب واني تارك فيكم
الثقلين كتاب الله وعترتي اهل بيتي وان اللطيف الخبير اخبرني انهما لن يفترقا حتى يردا
علي الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما   اخرج الترمذي وحسنه والطبراني
والحاكم عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم
به من نعمه واحبوني بحب الله واحبوا اهل بيتي بحبي   اخرج البخاري عن ابي بكر
الصديق رضي الله عنه قال ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في اهل بيته   اخرج الطبراني و
الحاكم عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني عبد المطلب اني سألت الله
لكم ثلاثا ان يثبت قائمكم وان يعلم جاهلكم ويهدي ضالكم وسألته ان يجعلكم [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى وبعد فهذه أربعون حديثا سميتها
إحياء الميت بفضائل أهل البيت الحديث الأول أخرج سعيد بن
منصور في سننه عن سعيد بن جبير في قوله تعالى قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة
في القربى قال قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث الثاني أخرج ابن المنذر
وابن أبي حاتم وابن مردويه في تفاسيرهم والطبراني في المعجم الكبير عن ابن عباس
قال لما نزلت هذه الآية قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة في القربى قالوا يا رسول
الله من قرابتك هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم قال علي وفاطمة وولداهما
الحديث الثالث أخرج ابن أبي حاتم عن ابن عباس في قوله تعالى ومن يقترف
حسنة قال المودة لآل محمد الحديث الرابع أخرج أحمد والترمذي وصححه والنسائي
والحاكم عن المطلب بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا يدخل قلب
امرئ مسلم إيمان حتى يحبكم لله ولقرابتي الحديث الخامس أخرج مسلم والترمذي
والنسائي عن زيد بن أرقم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أذكركم الله في أهل بيتي
الحديث السادس أخرج الترمذي وحسنه والحاكم عن زيد بن أرقم قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعدي كتاب الله
وعترتي أهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض فانظروا كيف تخلفوني
فيهما الحديث السابع أخرج عبد بن حميد في مسنده عن زيد بن ثابت قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به بعدي لم تضلوا كتاب
الله وعترتي أهل بيتي وإنهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض الحديث الثامن
أخرج أحمد وأبو يعلى عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال إني أوشك أن أدعى فأجيب وإني تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي
أهل بيتي وإن اللطيف الخبير خبرني أنهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض فانظروا
كيف تخلفوني فيهما الحديث التاسع أخرج الترمذي وحسنه والطبراني
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبوا الله لما يغذوكم به من نعمه
وأحبوني

الصفحة الأولى من نسخة الظاهريه

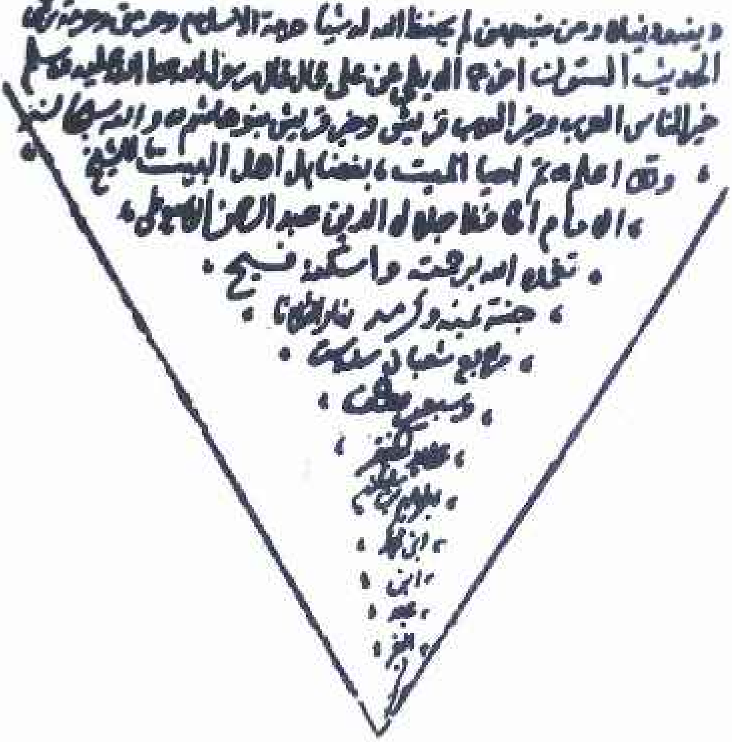
[illegible] ومن حبهم [illegible] حفظ الله له دنيا [illegible] الإسلام [illegible]
الحديث المستطرف أخرج الديلمي عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خير الناس العرب وخير العرب قريش وخير قريش بنو هاشم والله سبحانه أعلم
وقد [illegible] إحياء الميت بفضائل أهل البيت للشيخ
الإمام الحافظ جلال الدين عبد الرحمن السيوطي
تغمده الله برحمته وأسكنه فسيح
جنته بمنه وكرمه [illegible]
[illegible] شعبان [illegible]
[illegible]

الصفحة الأخيرة من نسخة الظاهرية

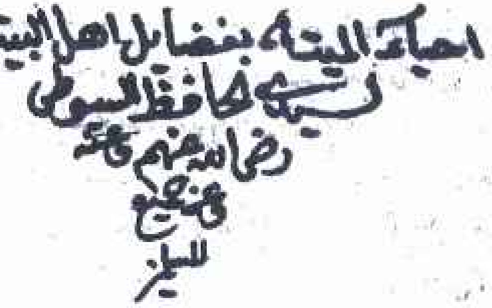
احیاء المیت بفضائل اهل البیت
للشیخ الحافظ السیوطی
رضی الله عنهم و عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى هذه ستون حديثا سميتها
احياء الميت بفضائل اهل البيت الحديث الاول اخرج سعيد بن
منصور في سننه عن سعيد بن جبير في قوله تعالى قل لا اسالكم عليه اجرا الا المودة
في القربى قال قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث الثاني اخرج ابن المنذر
وابن ابي حاتم وابن مردويه في تفاسيرهم والطبراني في المعجم الكبير عن ابن عباس
قال لما نزلت هذه الاية قل لا اسالكم عليه اجرا الا المودة في القربى قالوا يا رسول
الله من قرابتك هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم قال علي وفاطمة وولداها
الحديث الثالث اخرج ابن ابي حاتم عن ابن عباس في قوله تعالى ومن يقترف
حسنة قال المودة لآل محمد الحديث الرابع اخرج احمد والترمذي وصححه والنسائي
والحاكم عن المطلب بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا يدخل قلب
امرئ مسلم حتى يحبكم لله ولقرابتي الحديث الخامس اخرج مسلم والترمذي
والنسائي عن زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذكركم الله في اهل بيتي
الحديث السادس اخرج الترمذي وحسنه والحاكم عن زيد بن ارقم قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي كتاب الله
وعترتي اهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض فانظروا كيف تخلفوني
فيهما الحديث السابع اخرج عبد بن حميد في مسنده عن زيد بن ثابت قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به بعدي لم تضلوا كتاب
الله وعترتي اهل بيتي وانهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض الحديث الثامن
اخرج احمد وابو يعلى عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اني اوشك ان ادعى فاجيب واني تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي
اهل بيتي وان اللطيف الخبير خبرني انهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض فانظروا
كيف تخلفوني فيهما الحديث التاسع اخرج الترمذي وحسنه والطبراني
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم به من نعمه

واحبوني

واحبوني لحب الله واحبوا اهل بيتي لحبي. الحديث العاشر اخرج البخاري
عن ابي بكر الصديق قال ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في اهل بيته. الحديث
الحادي عشر اخرج الطبراني والحاكم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا بني عبد المطلب اني سألت الله لكم ثلاثا ان يثبت قائمكم وان يهدي
ضالكم وان يعلم جاهلكم وسألت الله ان يجعلكم جوداء نجداء رحماء فلو ان رجلا
صفن بين الركن والمقام فصلى وصام ثم لقي الله وهو مبغض لاهل بيت محمد صلى الله
عليه وسلم دخل النار. الحديث الثاني عشر اخرج الطبراني عن ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بغض بني هاشم والانصار كفر وبغض العرب نفاق.
الحديث الثالث عشر اخرج احمد في المناقب عن ابي سعيد الخدري قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابغضنا اهل البيت فهو منافق. الحديث الرابع
عشر اخرج ابن حبان في صحيحه والحاكم عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا يبغضنا اهل البيت رجل الا ادخله الله النار.
الحديث الخامس عشر اخرج الطبراني عن الحسن بن علي انه قال لمعاوية
ابن حديج يا معاوية بن حديج اياك وبغضنا فان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا يبغضنا احد ولا يحسدنا احد الا ذيد يوم القيامة عن الحوض بسياط
من نار. الحديث السادس عشر اخرج ابن عدي والبيهقي في شعب الايمان
عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يعرف حق عترتي والانصار والعرب فهو
لاحد ثلاث اما منافق واما لزنية واما امرؤ حملت به امه في غير طهر. الحديث
السابع عشر اخرج الطبراني في الاوسط عن الحسن بن علي ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم [illegible] الحديث الثامن عشر اخرج الطبراني في الاوسط
عن الحسن بن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الزموا مودتنا
اهل البيت فانه من لقي الله وهو يودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذي
نفسي بيده لا ينفع عبدا عمله الا بمعرفة حقنا. الحديث التاسع عشر
اخرج الطبراني في الاوسط عن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم فسمعته وهو يقول ايها الناس من ابغضنا اهل البيت حشره الله يوم

القيامة يهوديا

القيامة يوم ورود الحديث العشرون اخرج الطبراني في الاوسط عن عبد الله
ابن جعفر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا بني هاشم اني قد سالت الله لكم
ان يجعلكم نجداء رحماء وسالته ان يهدي ضالكم ويؤمن خائفكم ويشبع جائعكم والذي
نفسي بيده لا يؤمن احدكم حتى يحبكم بحبي اترجون ان تدخلوا الجنة بشفاعتي
ولا يرجوها بنو عبد المطلب الحديث الحادي والعشرون اخرج ابن ابي
شيبة ومسدد في مسنديهما والحكيم الترمذي في نوادر الاصول وابو يعلى والطبراني
عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النجوم امان لاهل السماء واهل
بيتي امان لامتي الحديث الثاني والعشرون اخرج البزار عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد خلفت فيكم اثنين لن تضلوا بعدهما كتاب الله
ونسبي ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض الحديث الثالث والعشرون اخرج
البزار عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني مقبوض واني قد تركت فيكم الثقلين
كتاب الله واهل بيتي وانكم لن تضلوا بعدهما الحديث الرابع والعشرون اخرج
البزار عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل اهل بيتي مثل سفينة
نوح من ركب فيها نجا ومن تخلف عنها غرق الحديث الخامس والعشرون
اخرج البزار عن عبد الله بن الزبير ان النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل اهل البيت
مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تركها غرق الحديث السادس والعشرون
اخرج الطبراني عن ابي ذر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل اهل بيتي
فيكم كمثل سفينة نوح في قوم نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك ومثل باب
حطة في بني اسرائيل الحديث السابع والعشرون اخرج الطبراني في الاوسط
عن ابي سعيد الخدري سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما مثل اهل
بيتي كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق وانما مثل اهل بيتي فيكم
مثل باب حطة في بني اسرائيل من دخله غفر له الحديث الثامن والعشرون
اخرج ابن النجار في تاريخه عن الحسن بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل
شيء اساس واساس الاسلام حب اصحاب رسول الله وحب اهل بيته الحديث
التاسع والعشرون اخرج الطبراني عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لكل بني انثى فان عصبتهم لابيهم ما خلا ولد فاطمة فاني عصبتهم فانا ابوهم الحديث
الثلاثون اخرج الطبراني عن فاطمة الزهراء رضي الله عنها قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم كل بني ام ينتمون الى عصبة الا ولد فاطمة فانا وليهم وانا عصبتهم
الحديث الحادي والثلاثون اخرج الحاكم عن جابر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لكل بني ام عصبة ينتمون اليهم الا ولدي فاطمة فانا وليهما وعصبتهما
الحديث الثاني والثلاثون اخرج الطبراني في الاوسط عن جابر انه سمع
عمر بن الخطاب يقول للناس حين تزوج بنت علي الا تهنئوني سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ينقطع يوم القيامة كل سبب ونسب الا سببي ونسبي
الحديث الثالث والثلاثون اخرج الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم كل سبب ونسب منقطع يوم القيامة الا سببي ونسبي الحديث
الرابع والثلاثون اخرج ابن عساكر في تاريخه عن ابن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم كل نسب وصهر منقطع يوم القيامة الا نسبي وصهري
الحديث الخامس والثلاثون اخرج الحاكم عن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بيتي
امان لامتي من الاختلاف فاذا خالفتها قبيلة اختلفوا فصاروا حزب
ابليس الحديث السادس والثلاثون اخرج الحاكم عن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعدني ربي في اهل بيتي من اقر منهم بالتوحيد
ولي بالبلاغ ان لا يعذبهم الحديث السابع والثلاثون اخرج ابن جرير
في تفسيره عن ابن عباس في قوله تعالى ولسوف يعطيك ربك فترضى قال
من رضى محمد ان لا يدخل احد من اهل بيته النار الحديث الثامن والثلاثون
اخرج البزار وابو يعلى والعقيلي والطبراني وابن شاهين في السنة
عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فاطمة احصنت
فرجها فحرمها الله وذريتها على النار الحديث التاسع والثلاثون اخرج
الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفاطمة ان الله
غير معذبك ولا ولدك الحديث الاربعون اخرج الترمذي وحسنه عن

جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس انى تركت فيكم ما ان اخذتم به
لن تضلوا كتاب الله وعترتى اهل بيتى الحديث الحادى والاربعون
اخرج الخطيب فى تاريخه عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شفاعتى لامتى
من احب اهل بيتى الحديث الثانى والاربعون اخرج الطبرانى عن ابن
عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول من اشفع له من امتى اهل
بيتى الحديث الثالث والاربعون اخرج الطبرانى عن المطلب بن عبد الله
ابن حنطب عن ابيه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجحفة فقال
الست اولى بكم من انفسكم قالوا بلى يا رسول الله قال فانى سائلكم عن اثنين عن
القران وعن عترتى الحديث الرابع والاربعون اخرج الطبرانى عن ابن
عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزول قدما عبد حتى يسأل عن اربع
عن عمره فيما افناه وعن جسده فيما ابلاه وعن ماله فيما انفقه ومن اين اكتسبه
وعن حبنا اهل البيت الحديث الخامس والاربعون اخرج الديلمى عن
على سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اول من يرد على الحوض اهل بيتى
الحديث السادس والاربعون اخرج الديلمى عن على قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ادبوا اولادكم على ثلاث خصال حب نبيكم وحب اهل بيته وعلى
قراءة القران فان حملة القران فى ظل الله يوم لا ظل الا ظله مع انبيائه واصفيائه
الحديث السابع والاربعون اخرج الديلمى عن على قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اثبتكم على الصراط اشدكم حبا لاهل بيتى ولاصحابى الحديث الثامن
والاربعون اخرج الديلمى عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة
انا لهم شفيع يوم القيامة المكرم لذريتى والقاضى لهم حوائجهم والساعى لهم فى
امورهم عندما اضطروا اليه والمحب لهم بقلبه ولسانه الحديث التاسع
والاربعون اخرج الديلمى عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اشتد غضب الله على من اذانى فى عترتى الحديث الخمسون اخرج الديلمى
عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبغض الاكل فوق
شبعه والغافل عن طاعة ربه والتارك لسنة نبيه والمخفر ذمته والمبغض

عترة نبيه والمودة جيرانه الحديث الثلاثون والخمسون اخرج الديلمي عن ابي
سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل بيتي والانصار كرشي وعيبتي فاقبلوا
من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم الحديث الثاني والخمسون اخرج ابو نعيم في
الحلية عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أولى رجلا من
بني عبد المطلب معروفا في الدنيا فلم يقدر المطلبي على مكافاته فانا اكافئه عنه يوم
القيامة الحديث الثالث والخمسون اخرج الخطيب عن عثمان بن عفان
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صنع صنيعة الى احد من خلف عبد المطلب
في الدنيا فعلي مكافاته اذا لقيني الحديث الرابع والخمسون اخرج ابن عساكر
عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صنع الى احد من اهل بيتي يدا كافيته
يوم القيامة الحديث الخامس والخمسون اخرج الباوردي عن ابي سعيد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا كتاب
الله سبب طرفه بيد الله وطرفه بايديكم وعترتي اهل بيتي وانهما لن يتفرقا حتى يردا
علي الحوض الحديث السادس والخمسون اخرج احمد والطبراني عن زيد بن
ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم خليفتين كتاب الله حبل
ممدود ما بين السماء والارض وعترتي اهل بيتي وانهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض
الحديث السابع والخمسون اخرج الترمذي والحاكم والبيهقي في شعب الايمان
عن عائشة مرفوعا ستة لعنتهم لعنهم الله وكل نبي مجاب الزائد في كتاب الله والمكذب
بقدر الله والمتسلط بالجبروت فيعز بذلك من اذل الله ويذل من اعز الله والمستحل
لحرم الله والمستحل من عترتي ما حرم الله والتارك لسنتي الحديث الثامن
والخمسون اخرج الدارقطني في الافراد والخطيب في المتفق عن علي قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ستة لعنهم الله ولعنتهم وكل نبي مجاب الزائد في كتاب الله
والمكذب بقدر الله والراغب عن سنتي الى بدعة والمستحل من عترتي ما حرم
الله والمتسلط على امتي بالجبروت ليعز من اذل الله ويذل من اعز الله والمرتد
اعرابيا بعد هجرته الحديث التاسع والخمسون اخرج الحاكم في تاريخه والديلمي
عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من حفظهن حفظ الله

اي كما عتق وصحابيته مرة
سري واما نى ؟

د بنوه بغباه ومن ضيعهن لم يحفظ الله له شيا حرمة الاسلام وحرمتي ورحمي

الحديث المسلسل اخرجه الديلمي عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

خير الناس العرب وخير العرب قريش وخير قريش بنو هاشم .. والله سبحانه

وتعالى اعلم .. تم احيا الميت بفضائل اهل البيت للشيخ

الامام الحافظ جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

تغمده الله برحمته واسكنه فسيح

جنته بمنه وكرمه نهار الثلاثا

مطلع شعبان سنة

وسبعين بعد

على يد الفقير

ابراهيم بن [illegible]

ابن محمد

ابن

محمد

الغز[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی .

هذه ستون حدیثا اسمیتها : " اِحیاءُ الْمَیْتْ بِفَضَائِلِ اَهْلِ الْبَیْتْ " .

تمام تعریفیں خداوند متعال سے مخصوص ہیں، اور سلام ہو اس کے برگزیدہ بندوں پر۔

یہ ساٹھ عدد حدیثیں ہیں جن کے مجموعہ کا نام میں نے "احیاء المیت بفضائل اہل البیت علیہم السلام" (فضائل اہل بیتؑ سے احیاء میت) رکھا ہے۔

پہلی حدیث(۱):

رسول کے قرابتداروں کی مودت ہی اجر رسالت ہے.

اخرج سعید بن منصور فی سننه ، عن سعید بن جبیر ، فی قوله تعالی :

﴿ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ﴾ قال: قربی رسول الله صلى الله عليه وسلم .

سعید بن منصور (۲) نے اپنی سنن میں سعید بن جبیر (۳) سے آیہ مودت:

﴿ قل لااسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربی ﴾

﴿ اے رسول! تم ان سے کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) کا اپنے قرابتداروں کی محبت کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا ﴾ (۴) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ "القربی" سے مراد: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار ہیں۔(۵)

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) محترم قارئین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ علمائے اہل سنت کی اصطلاح میں قول، فعل اور تقریر رسول کو حدیث کہا جاتا ہے، اسی طرح رسول کے خَلقی اور خُلقی اوصاف نیز صحابہ اور تابعین کے کلام کو بھی اہل سنت کے یہاں حدیث کہا

گیا ہے ۔

ڈاکٹر نور الدین عتر ؛ منہج النقد، ص ۲۷ . دکتر صبحی الصالح؛علوم الحدیث و مصطلحہ، ص ۲۲۶ .

لیکن شیعہ علماء کی اصطلاح میں حدیث وہ کلام ہے جو معصوم کے فعل، قول اور تقریر کی حکایت کرے ۔

سید حسن الصدر الکاظمی ؛نہایة الدرایة، ص ۸۰. شیخ عبد اللہ مامقانی ؛مقباس الهدایه فی علم الدرایة جلد ۱، ص ۵۹.

(۲) ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ خراسانی یا طالقانی: آپ جوزجان میں متولد ہوئے، اور بلخ میں پرورش پائی، اور آپ نے دیگر ممالک کی طرف متعدد سفر کیا، آخر کار مکہ میں سکونت اختیار کی، اور یہیں ۲۲۷ھ میں وفات پائی، امام مسلم نے ان سے روایت نقل کی ہے، ان سے مروی احادیث کتب صحاح ستہ میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں، بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذکرة الحفاظ ،جلد ۱، ص ۴۱۷ ،۴۱۶. تاریخ البخاری ،جلد ۲، ص ۴۷۲. الجرح والتعدیل جلد ۱، ص ۶۸ . مختصر تاریخ دمشق ،جلد ۶، ص ۱۷۵ .تهذیب التهذیب جلد ۳، ص ۸۹، ۹۰.

(۳) ابو محمد سعید بن جبیر بن ہشام اسدی والبی: آپ ۴۶ھ میں پیدا ہوئے، اور ۹۵ھ میں ۴۹ رسال کے سن میں حجاج بن یوسف ثقفی کے ہاتھوں قتل ہوئے، آپ کی شہادت کے بعد ابن جبیر نے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر کی شاگردی اختیار کی، یہ جملہ تابعین میں بہت ہی بلند پایہ کے عالم دین شمار کئے جاتے ہیں، اور انھیں تفسیر قرآن لکھنے والے گروہ میں قدیم ترین مفسر قرآن مانا جاتا ہے، بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذکرة الحفاظ ،جلد ۱، ص ۷۷، ۷۶. طبقات ابن سعد جلد ۶ ،ص ۲۶۷، ۲۵۶. الجرح والتعدیل جلد ۱، ص ۹. تهذیب التهذیب جلد ۴، ص ۱۲، ۱۱.

(۴) سورہ شوری آیت ۲۳ .

(۵) مذکورہ حدیث کو درج ذیل علمائے اہل سنت نے بھی نقل کیا ہے:

سیوطی ؛ تفسیر در منثور ج ۶، ص ۷. حسکانی ؛ شواهد التنزیل جلد ۲، ص ۱۳۵. حاکم؛ مستدرک الصحیحین جلد ۳، ص ۱۷۲. ابن حجر ؛ صواعق محرقة ص ۱۳۶. طبری ؛ ذخائر العقبی ص ۹.

☆☆

دوسری حدیث:

رسولؐ کے قرابتدار کون لوگ ہیں؟

اخرج ابن المنذر، و ابن ابی حاتم، و ابن مَرْدَوَيْه ، فی تفاسيرهم ، والطبرانی فی المعجم الكبير ، عن ابن عباس ؛لما نزلت هذه الآية : ﴿ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ﴾قالوا : يا رسول الله! من قرابتک هولاء الذين وجبت علينا مودتُهم ؟ قال:((علی وفاطمة وولداهما)) .

ترجمہ:۔ابن منذر (۱) ابن ابی حاتم (۲) اور ابن مردویہ (۳) نے اپنی تفاسیر میں اور طبرانی (۴) نے اپنی کتاب ''المعجم الکبیر'' میں ابن عباس (۵) سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت:

﴿ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ﴾

نازل ہوئی تو لوگوں نے رسولؐ سے کہا: یارسول اللہ! آپ کے وہ قرابتدار کون لوگ ہیں جن کی محبت ہمارے اوپر فرض کی گئی ہے؟

تو رسولؐ نے ارشاد فرمایا: وہ علیؑ، (۶) فاطمہؑ (۷) اور ان کے دونوں بیٹے (امام حسن اور امام حسینؑ) ہیں۔ (۸)

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابو بکر محمد بن ابراہیم ابن منذر نیشاپوری؛ آپ بہت بڑے حافظ، فقیہ، مجتہد اور مسجد الحرام کے پیش امام تھے، آپ کی مشہور کتابیں: المبسوط فی الفقیہ، الاشراف فی اختلاف العلماء اور کتاب الاجماع ہیں، آپ ۲۴۳ھ میں متولد ہوئے اور ۳۱۸ھ میں اللہ کو پیارے ہوگئے، آپ کے بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذكرة الحفاظ جلد ۲ ، ص ۷۸۳ ، ۷۸۲. كتاب طبقات الشافعيه جلد ۲، ص ۱۰۸ ، ۱۰۲ . كتاب الاعلام جلد ٦ ، ص ۱۸۴ .شذرات الذهب جلد۲، ص ۲۸۰.

(۲) ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادریس بن منذر تمیمی حنظلی رازی:
آپ ۲۴۰ ھ میں شہر "رے" میں پیدا ہوئے اور ۳۲۷ ھ میں اسی شہر میں دنیا سے گزر گئے، آپ کا اپنے زمانے کے مشہور محدثین میں شمار ہوتا تھا، اور آپ نے علم حدیث کو اپنے والد محترم اور فن جرح و تعدیل کے ماہر جناب ابو زرعہ جیسے اساتذہ سے سیکھا، اسی طرح آپ کا شمار علم قرائت کے مشہور علماء میں ہوتا تھا، علم دین کی تلاش میں آپ نے مکہ، دمشق، مصر، اصفہان اور دیگر شہروں کی جانب متعدد سفر کئے، بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذکرۃ الحفاظ جلد ۳، ص ۸۳۲، ۸۲۹. کتاب طبقات الشافعیہ جلد ۲، ص ۳۲۸، ۳۲۴. شذرات الذھب جلد ۲، ص ۳۰۸،۳۰۹. فوات الوفیات جلد ۱ ص ۵۴۳، ۵۴۲. طبقات الحنابلہ جلد ۲، ص ۵۵. لسان المیزان جلد ۳، ص ۴۳۲، ۴۳۳.

المیزان جلد ۳، ص ۴۳۲. مرآۃ الجنان جلد ۳، ص ۲۸۹.

(۳) ابو بکر بن احمد موسیٰ بن مردویہ بن فورک اصفہانی: آپ ہی تفسیر ابن مردویہ، تاریخ ابن مردویہ" و چند دیگر کتابوں کے مؤلف ہیں، آپ کا شمار اپنے معاصر محدثین، مورخین، مفسرین اور علم جغرافیہ کے جاننے والوں میں ہوتا ہے، آپکی پیدائش ۳۲۳ ھ میں اور وفات ۴۱۰ ھ میں ہوئی، بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۱۰۵۱. ۱۰۵۰. اخبار اصفھان جلد ۱، ص ۱۶۸. المنتظم جلد ۳، ص ۲۹۴.

(۴) ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی شامی طبرانی: آپ ۲۶۰ ھ میں شہر عکا میں متولد ہوئے، اور سو سال کی عمر میں ۳۶۰ ھ میں شہر اصفہان میں انتقال کر گئے، آپ نے حدیث رسول کی تلاش میں حجاز، یمن، ایران اور الجزیرہ وغیرہ کے متعدد سفر کئے، آپ کی اہم کتابیں یہ ہیں: المعجم الکبیر، المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر، بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذکرۃ الحفاظ جلد ۳، ص ۹۱۲،۹۱۸. ذکر اخبار اصفھان جلد ۱، ص ۳۲۵. میزان الاعتدال جلد ۲، ص ۱۹۰. النجوم الزاھرۃ جلد ۴، ص ۵۹. الاعلام جلد ۳، ص ۱۸۱. لسان المیزان جلد ۲، ص ۷۳.

(۵) ابو العباس عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب قرشی ہاشمی: آپ حبر امت، جلیل القدر صحابی تھے، آپ ہجرت کے تین سال پہلے دنیا میں آئے، رسول اسلام نے دعا فرمائی تھی کہ خدا ان کو دین اسلام کا فقیہ قرار دے، اور علم تاویل عطا فرمائے، صحاح ستہ کے مؤلفین نے سولہ سو ساٹھ [۱۶۶۰] حدیثیں اپنی کتب صحاح میں ان سے نقل کی ہیں، موصوف نے جنگ صفین اور جنگ جمل میں حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے شرکت کی تھی، اور واحدی کے قول کے مطابق آپ کی وفات ۷۲ سال کی عمر میں ۶۸ ھ میں شہر طائف میں ہوئی، بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتابوں

میں دیکھئے:

وفیات الاعیان جلد ۳، ص ۶۳، ۶۲. الاصابۃ جلد ۴، ص ۹۳، ۹۰. جوامع السیرۃ ص ۲۷۶. تذکرۃ الحفاظ جلد ۱، ص ۳۲۵. العقد الثمین جلد ۵، ص ۱۹۰. نکت الھمیان ص ۱۸۰. تاریخ دمشق جلد ۶، ص ۲۶۰. الاعلام ج ۴، ص ۲۲۸. لسان المیزان جلد ۳ ص ۷۳.

(۶) ابوالحسن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب علیہ السلام: آپ کی ولادت بعثت سے دس سال قبل مکہ میں ہوئی، اور آغوش رسالت میں پرورش پائی، کتاب "الاصابہ" میں ابن حجر کے قول کے مطابق آپ ہی پہلے وہ فرد ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، (اظہار اسلام کیا) آپ نے سوائے جنگ تبوک کے اسلام کی تمام مشہور جنگوں میں شرکت فرمائی، کیونکہ اس جنگ میں آپ مدینہ میں رسول کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے قیام پذیر رہے، آپ کے بیشمار فضائل ہیں، چنانچہ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں:

جتنے فضائل و مناقب علی علیہ السلام کے لئے رسولؐ سے نقل ہوئے ہیں اس مقدار میں کسی بھی صحابی کیلئے نقل نہیں ہوئے ہیں، آپ کی شہادت ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ میں ہوئی، بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتابوں میں دیکھئے:

الاصابۃ جلد ۴، ص ۲۷۱، ۲۶۹. تذکرۃ الحفاظ جلد ۱، ص ۱۲، ۱۰. حلیۃ الاولیاء جلد ۱، ص ۷۸، ۶۱. الاستیعاب جلد ۲ ص ۴۶۱. اسد الغابۃ جلد ۴، ص ۲۹۲.

(۷) آپ ہی سیدۃ نساء العالمین، حسنین علیہم السلام کی مادر گرامی، جناب خدیجہ کی لخت جگر اور رسول اسلام کی دختر نیک اختر ہیں، آپ خدا کے نبی کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز تھیں، آپ کی ذات سے رسول کی نسل چلی، بعض اقوال کی بنا پر آپ کی ولادت باسعادت؛ ۲۰ رجمادی الثانیہ بروز جمعہ، بعثت سے دو سال قبل شہر مکہ میں ہوئی، البتہ شیخ کلینی اور ابن شہر آشوب نے شہزادی کی تاریخ ولادت کو بعثت سے پانچ سال قبل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل فرمائی ہے، اور یہی مشہور بھی ہے، اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے نقل کے مطابق آپ کے شہادت ۳ رجمادی الثانیہ ۱۱ھ میں ہوئی، دیکھئے:

کتاب اعیان الشیعۃ جلد ۲، ص ۳۲۰، ۲۷۱.

(۸) اس حدیث کو اہل سنت کے مشہور و جلیل القدر علماء نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے، چنانچہ حسب ذیل کتابیں دیکھئے:

سیوطی؛ در منثور جلد ۶، ص ۷.

(سیوطی نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے ابن عباس سے اس حدیث کو نقل کیا ہے)۔

طبرانی المعجم الکبیر؛ جلد ۱، ص ۱۲۵. (قلمی نسخہ، ظاہریہ لائبریری، دمشق سوریہ).

ابن حجر هیثمی ؛ مجمع الزوائد جلد ۹، ص ۱۱۸. محب الدین طبری ؛ ذخائر العقبی ص ۲۵.

محب الدین طبری کہتے ہیں: اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اپنی اپنی کتاب "المناقب" میں نقل کیا ہے۔

ابن صباغ مالکی ؛ الفصول المهمۃ ص ۲۹.

ابن صباغ نے بغوی سے مرفوع سند کے ساتھ ابن عباس سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

قرطبی ؛ الجامع لاحکام القرآن جلد ۱۶، ص ۲۱،۲۲.

قرطبی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: اس حدیث میں دو بیٹوں سے مراد رسول اسلام کے دونوں نواسے حسنین علیہما السلام ہیں جو جوانان جنت کے سردار ہیں۔

تفسیر کشاف جلد ۲، ص ۳۳۹. اسعاف الراغبین ص ۲۰۵. ارشاد العقل السلیم جلد ۱، ص ۲۲۵. حلیۃ الاولیاء جلد ۳، ص ۲۰۱. مسند امام احمد بن حنبل جلد ۱، ص ۲۲۹. شواهد التنزیل جلد ۲، ص ۳۰ و ص ۱۵۰. تفسیر طبری جلد ۲۵، ص ۱۷. تفسیر ابن کثیر جلد ۴، ۱۱۲. الصواعق المحرقۃ ص ۱۰۱. نزل الابرار ص ۳۱. ینابیع المودۃ ص ۲۶۸. الغدیر جلد ۳، ص ۱۲۷.

تیسری حدیث:

حسنہ سے مراد آل محمد کی محبت ہے

اخرج ابن ابی حاتم، عن ابن عباس فی قولہ تعالی: ﴿ وَمَنْ يَقْتَرِف حَسَنَةً﴾قال : ((المودة لآل محمد)).

ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اس آیہ ﴿ ومن یقترف حسنۃ...... :اور جو شخص بھی ایک نیکی حاصل کرے گا ہم اس کے لئے اس کی خوبی میں اضافہ کردیں گے ﴾(۱) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ آیت میں ''حسنۃ'' سے مراد آل محمد کی مودت ہے۔(۲)

چوتھی حدیث:

ایمان کا دارومدار آل محمدؐ کی محبت ومودت پر ہے

اخرج احمد ، والتّرمذی و صححه ،والنسائی والحاکم ،عن المطلب بن ربیعة ؛ قال: قال رسول الله ﷺ:((والله لا یدخل قلب امریء مسلم ایمان حتی یحبکم لله ولقرابتی))

احمد، (۳) ترمذی (۴) (صحیح سند کے ساتھ)، نسائی (۵) اور حاکم (۶) نے مطلب بن ربیعہ (۷) سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلامؐ نے فرمایا:

قسم بخدا کسی بھی مسلم مرد کے دل میں اس وقت تک ''ایمان'' (۸) داخل ہی نہیں ہوسکتا جب تک وہ خدا کی رضایت اور میری قرابتداری کی وجہ سے تم (اہل بیت) کو دوست نہ رکھے۔(۹)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) سورہ شوری آیت ۲۳.

(۲) مذکورہ حدیث علمائے اہل سنت کی دیگر کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے، چنانچہ مندرجہ ذیل کتابیں ملاحظہ فرمائیں:

سیوطی: تفسیر در منثور جلد ۶، ص ۷. تفسیر کشاف جلد ۳، ص ۴۶۸. الفصول المهمة ص ۲۹. الجامع لاحکام القرآن جلد ۱۶، ص ۲۴.

قرطبی مذکورہ آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: اقتراف کے معنی حاصل اور اکتساب کرنے کے ہیں جس کا مادہ قرف بمعنی کسب ہے، اور اقتراف بمعنی اکتساب آیا ہے۔

الصواعق المحرقة ص ۱۰۱. الشواهد التنزيل جلد ۲، ص ۱۲۷. فضائل الخمسة ج ۲، ص ۶۷.

(۳) ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال ذہلی شیبانی مروزی بغدادی: آپ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے، اور ۷۷ سال گزار کر ۲۴۱ھ میں شہر بغداد میں چل بسے، آپ کو اہل سنت کے فقہی چاروں اماموں میں سے ایک جلیل القدر امام کے طور پر مانا اور پہچانا جاتا ہے، آپ ایک بلند پایہ کے حافظ اور محدث تھے، یہاں تک کہ دس لاکھ حدیثیں آپ کو یاد تھیں، آپ کی اہم ترین کتاب "المسند" ہے، آپ کی سوانح عمری درج ذیل کتابوں میں نقل کی گئی ہے:

شذرات الذهب، جلد ۲، ص ۹۸، ۹۶. تذكرة الحفاظ ج ۲، ص ۴۳۲، ۴۳۱.

(۴) ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی ترمذی: آپ جلیل القدر محدث، نابینا اور امام بخاری کے خاص شاگرد تھے، آپ ۲۱۰ھ میں پیدا ہوئے، اور ۲۷۹ھ میں شہر ترمذ میں گزر گئے، اشتیاق علم میں خراسان، عراق، اور دیگر شہروں وغیرہ کا سفر کیا، آپ کی سوانح عمری درج ذیل کتابوں نقل کی گئی ہے:

تذكرة الحفاظ جلد ۲، ص ۲۳۵، ۲۳۳. شذرات الذهب جلد ۲، ص ۳۰۸،۳۰۹. وفيات الاعيان جلد ۱ ص ۶۱۲. ميزان الاعتدال ج ۳، ص ۱۱۷. لباب ابن اثير ج ۱، ص ۱۷۴. مرآة الجنان جلد ۲، ص ۱۹۳. النجوم الزاهره ج ۳، ص ۸۱. تهذيب التهذيب ج ۹، ص ۳۸۷.

(۵) ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر النسائی: آپ ۲۱۵ھ میں شہر نساء (خراسان کا ایک شہر) میں متولد ہوئے، اور ۳۰۳ھ میں ۸۸ رسال کے سن میں فلسطین میں وفات پائی، کہا جاتا ہے کہ آپ کے جنازے کو فلسطین سے مکہ لاکر وہاں دفن کیا گیا، آپ اشتیاق علم میں خراسان، عراق، حجاز، شام اور مصر کے علماء کی خدمت میں گئے، اور ان سے حدیث کے بارے میں کسب فیض کیا، آپ کا بزرگ علمائے محدثین میں شمار ہوتا ہے، آپ ایک مدت تک مصر میں قیام پذیر رہے، اس کے بعد دمشق میں سکونت اختیار کی، آپ کی مشہور کتابیں "السنن اور الخصائص" ہیں، آپ کی سوانح عمری درج ذیل کتابوں نقل کی گئی ہے:

طبقات الشافعية ج ۲، ص ۱۶، ۱۴. شذرات الذهب جلد ۲، ص ۲۴۱، ۲۳۹. وفيات الاعيان جلد ۱ ص ۳۵. مرآة الجنان جلد ۲، ص ۲۴. تهذيب التهذيب ج ۱۰، ص ۳۶.

(۶) حاکم ابوعبداللہ محمد بن محمد بن حمدویہ بن نعیم طہمانی نیشاپوری : آپ ۳۱۲ھ میں پیدا ہوئے، اور ۴۰۵ھ میں وفات ہوئی، آپ علم کے اشتیاق میں ۲۰ رسال کے سن سے ہی عراق چلے گئے تھے، اس کے بعد خراسان اور ماوراء النہر سفر کیا، آپ ایک مدت تک شہر نساء کے قاضی رہے، لیکن بعد میں اس عہدے سے استعفاء دیدیا، بہر حال آپ متعدد مرتبہ آل بویہ کی حکومت میں اہم منصب پر فائز رہے، آپ سے دار قطنی، بیہقی اور دیگر بڑے محدثین نے روایتیں نقل کی ہیں، آپ کی مشہور کتابیں یہ ہیں: مستدرک الصحیحین، اور المدخل الی العلم الصحیح، اور آپ کی سوانح عمری درج ذیل کتابوں نقل کی گئی ہے:

تذکرة الحفاظ ج ۳، ص ۱۰۴۹، ۱۰۴۵. وفیات الاعیان ج ۴، ص ۴۰۸. اعلام المحدثین ۳۲۴.

(۷) آپ مطلب بن ربیعہ بن حرث بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی یعنی ربیعہ (بن حرث) اور ام الحکم (بنت زبیر بن عبدالمطلب) کے بیٹے ہیں، آپ نے رسول اور علیؑ سے احادیث نقل کی ہیں، اور جن لوگوں نے آپ سے حدیثیں نقل کی ہیں وہ یہ حضرات ہیں: خود آپ کے بیٹے عبداللہ اور عبد بن حرث بن نوفل ہیں، علمائے انساب نے آپ کو مطلب کے نام سے یاد کیا ہے حالانکہ بعض محدثین آپ کو عبدالمطلب کے نام سے جانتے ہیں، آپ پہلے مدینہ میں پھر شام میں رہنے لگے، اور ۶۲ھ میں وفات پائی، آپ کی سوانح عمری درج ذیل کتابوں میں نقل کی گئی ہے:

الاصابۃ جلد ۴، ص ۱۹۱. نیز جلد ۲، ص ۱۰۴. الاستیعاب جلد ۳، ص ۴۱۳.

(۸) مذکورہ حدیث نقل کیے گئے حوالوں کے بعض نسخوں میں کلمہ ایمان نہیں آیا ہے لہٰذا اس صورت میں حدیث کے معنی اس طرح ہوں گے: خدا کسی مسلمان کے دل میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ تم کو خدا کیلئے اور میری قرابت کی خاطر دوست نہ رکھے۔

(۹) مذکورہ حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی تمام اسناد کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے: ایک مرتبہ جناب عباس یعنی رسول کے چچا آپؐ کے پاس آئے، اور کہنے لگے: یارسول اللہ! کچھ مقامات پر میں نے دیکھا کہ قریش آپس میں باتیں کر رہے تھے، لیکن جب میں وہاں پہنچا تو وہ سب خاموش ہوگئے، یہ سنکر رسول بہت ناراض ہوئے اور فرمایا:

((واللہ لا یدخل قلب امری مسلم ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی))

المسند جلد ۳، ص ۲۱۰، حدیث نمبر: ۱۷۷. ترمذی؛ الجامع الصحیح ج ۳، ص ۳۰۵، ۳۰۲. باب مناقب عباس ابن عبد المطلب.

(ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے). سیوطی؛ الدر المنثور ج ۶، ص ۷. (سیوطی نے اس حدیث کو آیہ مودت کے ذیل میں نقل کیا ہے). طبری؛ ذخائر العقبی ص ۲۹. متقی ھندی؛ کنز العمال ج ۶، ص ۲۱۸. خطیب تبریزی؛ مشکاۃ المصابیح ج ۳، ص ۲۵۹، ۲۵۸.

پانچویں حدیث:

اہل بیت کے بارے میں خدا کالحاظ کرو

اخرج مسلم ، والترمذی والنسائی ،عن زید بن ارقم ؛ ان رسول الله ﷺ قال:((اذکر کم الله فی اهل بیتی))

مسلم(۱)،ترمذی اورنسائی نے زید بن ارقم (۲) سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے ارشادفرمایا: اے میری امت والو! میں تم کو اپنے اہل بیت کے بارے میں خدا کو یاددلاتا ہوں،(ان کا خیال رکھنا کیونکہ میں قیامت میں تم سے ان کے بارے میں سوال کروں گا اگر تم نے ان سے نیکی کی تو خدا کی رحمت تمھارے شامل حال ہوگی اور اگر تم نے انھیں ستایا تو اس کے عذاب سے ڈرو،اقتباس از احادیث).(۳)

چھٹی حدیث:

کتاب خدااوراہل بیت سے تمسک ضروری ہے

اخرج الترمذی و حسنه ، والحاکم ،عن زید بن ارقم ؛قال: قال رسول الله ﷺ :((انی تارک فیکم مان تمسکتم به لن تضلوا بعدی ،کتاب الله ، وعترتی اهل بیتی و لن یفترقاحتی یرداعلیّ الحوض ،فانظروا کیف تخلفونی فیهما))

ترمذی (حسن سند کے ساتھ)اور حاکم نے زید بن ارقم سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا:اے لوگو!میں تمھارے درمیان وہ چیز چھوڑرہاہوں کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیاتو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے،اوروہ کتاب خدااور میری عترت ہے، جو میرے اہل بیت ہیں،اوردیکھو!یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے،(لہٰذااچھی طرح اور خوب سمجھ بوجھ لو!)تم میرے بعدان کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتے ہو،اوران کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو؟(۴)

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) آپ کا پورا نام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری ہے آپ ۲۰۲ھ (یا ۲۰۶) میں متولد ہوئے، اور ۲۶۱ھ میں (دیہات) نصر آباد، ضلع نیشاپور میں وفات ہوئی، آپ نے بغداد کے کئی مرتبہ سفر کئے، آپ بہت بڑے محدث اور عالم دین تھے، آپ کی مشہور کتاب الجامع الصحیح (صحیح مسلم) ہے، اور آپ کی سوانح عمری درج ذیل کتابوں میں نقل کی گئی ہے:

تذکرة الحفاظ ج ۲، ص ۱۵۰. طبقات الحنابلہ ص۲۳۶. مرآة الجنان ج ۲ ص ۱۷۴. وفیات الاعیان ج۲، ص ۱۱۹. تاریخ بغداد ج ۳، ص ۱۰۰. بستان المحدثین ص ۱۰۴.

(۲) زید بن ارقم بن زید انصاری خزرجی؛ ذہبی نے آپ کو بیعت رضوان والوں میں شمار کیا ہے، موصوف نے تقریباً ۱۷ غزووں (جنگوں) میں رسول اسلام کے ساتھ شرکت کی، اور جنگ صفین میں حضرت علیؑ کی طرف سے شرکت فرمائی، اور ۶۶ھ میں جناب مختار کے دور حکومت کوفہ میں وفات پائی، آپ کی سوانح عمری درج ذیل کتابوں میں نقل کی گئی ہے:

تذکرة الحفاظ ج ۱، ص ۳۵. الاصابة ج ۳، ص ۲۱. الاستیعاب ج ۱ ص ۵۲۶، ۵۷۸.

(۳) مذکورہ حدیث کو سیوطی نے اس جگہ اختصار کے ساتھ نقل کی ہے، لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو تفصیل کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے:

حدثنی یزید بن حیان؛ قال: انطلقت انا و حُصَین بن سَبْرَة و عمر بن مسلم، الی زید بن ارقم، فلمّا جلسنا الیه، قال له حُصَین: یازید! لقد لقیت خیرا کثیرا، رأیت رسولَ اللّٰه، وسمعت حدیثه، وغزوت معه، و صلیت خلفه، لقد لقیت یا زیدُ! خیرا کثیراً، حدثنا یا زید! ما سمعت من رسولَ اللّٰه، قال یابن اخی: واللّٰه لقد کَبِرت سنی، وقَدُمَ عهدی، و نسیت بعض الذی أعِی من رسولَ اللّٰه، فماحدّثتکم فاقبلوا، ومالا. فلاتکلفونیه. ثم قال: قام رسولَ اللّٰه یوما فینا خطیباً بماءٍ یُدعیٰ خمّاً بین مکة و المدینة، فحمِد اللّٰه وَ اَثنیٰ علیه و وعظ و ذکّر، ثم قال: اَما بعدُ: اَلاَ یا ایها الناس! فانما انا بشر یوشک ان یاْتِیَ رسولُ ربی، فاُجیب، و اَنَا تارِکٌ فِیکُم ثَقَلَین اَوّلُهُمَا کتابُ اللّٰه، فِیهِ الهُدیٰ وَ النُّورُ فَخُذُوا بِکِتاب اللّٰهِ وَاستَمسِکُوا به، فحث بِکِتابِ اللّٰه وَ رَغَّبَ فِیهِ، ثم قَالَ: وَ اَهلُ بَیتی اُذَکِّرُکُمُ اللّٰه فی اَهلِ بَیتِی اُذَکِّرُکُمُ اللّٰه فِي اَهلِ بَیتِي اُذَکِّرُکُمُ اللّٰه فِی

اَهلِ بَیْتی ثَلاثاً،فقال له حصین :و من اهل بیته؟ یازید !الیس نسائه من اهل بیته؟ قال: نسائه من اهل بیته، و لکن اهل بیته من حُرِم الصّدقة بعده ،قال :و من هم؟ قال: هم آلُ علی ،و آل عقیل، و آل جعفر،و آل عباس، قال: کل هٰؤلاء حُرِم الصدقةُ،قال: نعم......"

مسلم نے روایت کی ہے کہ یزید بن حیان کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور حصین بن سبرہ اور عامر بن مسلم، زید بن ارقم کے پاس گئے، اور زید بن ارقم کی مجلس میں بیٹھ گئے، اور حصین زید سے اس طرح گفتگو کرنے لگے: "اے زید بن ارقم! تو نے خیر کثیر کو حاصل کیا ہے، کیونکہ تو رسول خداؐ کے دیدار سے مشرف ہو چکا ہے، اور حضرتؐ کی گفتگو سے فیض حاصل کر چکا ہے، اور تو نے رسول کے ساتھ جنگوں میں شرکت کی، اور حضرتؐ کی اقتداء میں نماز پڑھی، اس طرح تو نے خیر کثیر کو حاصل کیا ہے، لہٰذا جو تو نے رسولؐ سے سنا ہے اسے ہمارے لئے بھی نقل کر! زید بن ارقم کہتے ہیں: اے برادر زادہ! اب تو میں بوڑھا ہو گیا ہوں، اور میری عمر گزر چکی ہے، چنانچہ بہت کچھ کلام رسولؐ میں فراموش کر چکا ہوں، لہٰذا جو بھی کہہ رہا ہوں اسے قبول کر لینا، اور جہاں سکوت کر لوں تو اصرار نہ کرنا، اس کے بعد زید بن ارقم کہتے ہیں: ایک روز رسول اسلام مکہ اور مدینہ کے درمیان میدان غدیر خم میں کھڑے ہوئے، اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا، اور بعد از حمد و ثنا و موعظہ و نصیحت فرمایا: اے لوگو! میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں لہٰذا ممکن ہے کہ موت کا فرشتہ میرے سراغ میں بھی آئے، اور مجھے موت سے ہم کنار ہونا پڑے، (لیکن یہ یاد رکھو) یہ دو گرانقدر امانتیں میں تمہارے درمیان چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی کتاب خدا ہے جو ہدایت کرنے والی اور روشنی دینے والی ہے، لہٰذا کتاب خدا کا دامن نہ چھوٹنے پائے اس سے متمسک رہو، اور اس سے بہرہ مند رہو، اس کے بعد آپ نے فرمایا:

اے لوگو! دوسری میری گرانقدر امانت میرے اہل بیت ہیں، اور میرے اہل بیت کے بارے میں خدا سے خوف کرنا، اور ان کو فراموش نہ کرنا (یہ جملہ تین مرتبہ تکرار کیا)۔

زید نے جب تمام حدیث بیان کردی، تو حصین نے پوچھا: اہل بیت رسول کون ہیں جن کے بارے میں اس قدر سفارش کی گئی ہے؟ کیا رسول کی بیویاں اہل بیت میں داخل ہیں؟

زید ابن ارقم نے کہا: ہاں رسول کی بیویاں بھی اہل بیت میں ہیں مگر ان اہل بیت میں نہیں جن کی سفارش رسولؐ فرما رہے ہیں، بلکہ یہ وہ اہل بیت ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

حصین نے پوچھا: وہ کون حضرات ہیں جن پر صدقہ حرام ہے؟

زید بن ارقم نے کہا: وہ اولاد علیؑ، فرزندان عقیل و جعفر و عباس ہیں!

حصین نے کہا: ان تمام لوگوں پر صدقہ حرام ہے؟ زید نے کہا: ہاں.

عرض مترجم: اس حدیث کو مسلم نے متعدد اسناد کے ساتھ اپنی صحیح میں نقل کیا ہے لیکن افسوس کہ حدیث کا وہ جملہ جو غدیر خم سے متعلق تھا حذف کر دیا ہے، حالانکہ حدیث غدیر کے سینکڑوں راویوں میں سے ایک راوی زید بن ارقم ہیں جو یہ کہتے تھے: "اس وقت رسولؐ نے فرمایا: خداوند متعال میرا اور تمام مومنین کا مولا ہے، اس کے بعد علیؑ کے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں یہ علی اس کے مولا و آقا ہیں، خدایا! جو اس کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ، اور جو اس کو دشمن رکھے تو اس کو دشمن رکھ"

البتہ زید بن ارقم نے اپنے عقیدہ کے لحاظ سے اہل بیت کے مصداق میں بھی فرق کر دیا ہے، حالانکہ خود رسولؐ نے اہل بیت سے مراد آیہ تطہیر اور آیہ مباہلہ کے ذیل میں بیان فرما دیا تھا.

یہ روایت مندرجہ ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

مسند احمد بن حنبل ج ۴، ص ۳۶۷، ۳۶۶. کنزالعمال ج ۱، ص ۱۵۹، ۱۵۸. سیوطی؛ در منثور ج۶، ص۷.

(مذکورہ حدیث سیوطی نے اس کتاب میں ترمذی اور مسلم سے نقل کی ہے).

اکلیل ص ۱۹۰. القول الفصل ج ۱، ص۴۸۹. عین المیزان ص ۱۲ فتح البیان ج۷، ص ۲۷۷.

(۴) مذکورہ حدیث کو ترمذی نے باب مناقب اہل بیت میں نقل کیا ہے، اور حدیث نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: یہ حدیث حسن اور غریب ہے.

دیکھئے: الجامع الصحیح (ترمذی شریف) ج ۲، ص ۳۰۸.

البتہ حاکم نیشاپوری نے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے:

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو غدیر خم کے مقام پر ٹھہرنے کا حکم دیا اور کہا یہاں سائبان لگایا جائے، پھر فرمایا:

کانی قد دعیت فاجبت، انی تارک فیکم الثقلین احدهما اکبر من الآخر کتاب الله، وعترتی، فانظروا کیف تخلفونی فیهما، و لن یفترقا حتی یردا علیّ الحوض، ثم قال صلی الله علیه وآله: ان الله عز وجل مولای و انا مولی کل مومن، ثم اخذ بید علیّ فقال: صلی الله علیه وآله "من کنت مولاه فهذا ولیه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه.

گویا میرے لئے خدا کی طرف سے دعوت ہونے والی ہے جسے مجھے یقینا قبول کرنا ہوگا، میں تمہارے درمیان دو

گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ان میں سے ایک؛ دوسرے سے اکبر ہے (یعنی ایک ثقل اکبر ہے اور دوسری ثقل اصغر) اور یہ کتاب خدا ہے اور میری عترت، پس دیکھو کہ تم میرے بعد کیا ان کے ساتھ سلوک کرتے ہو، یعنی ان کا احترام کرتے ہو یا نہیں؟ یقیناً وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے، اور میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونگے، اس وقت فرمایا: بیشک میرا مولا اور سرپرست خدا ہے، اور میں تمام مومنین کا مولا ہوں، پھر علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا ولی اور آقا علی ہے اے میرے خدا! تو دوست رکھ اسکو جو علی کو دوست رکھے، اور دشمن رکھ اس کو جو علی کو دشمن رکھے۔

حاکم اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: مذکورہ حدیث شرط شیخین (بخاری اور مسلم) کی روشنی میں صحیح ہے۔

ایک وضاحت:

امام بخاری اور مسلم نے اپنی کتابوں میں مخصوص شرائط کے ساتھ حدیثوں کو نقل کیا ہے، ممکن ہے ایک حدیث ان حضرات کے نزدیک صحت (اور صحیح ہونے) کے شرائط پر نہ اترے لیکن دوسرے محدثین کے نزدیک صحیح ہو، یا ان کے نزدیک کوئی حدیث صحیح ہو لیکن دوسروں کی نزدیک ضعیف ہو، اور نیز خود ان حضرات کے درمیان بھی حدیث کے شرائط صحت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ مسلم نے احادیث کو تین حصوں پر تقسیم کیا ہے:

۱۔وہ احادیث جن کے راوی اعتقاد کے اعتبار سے درست اور نقل روایت میں متقن ہوں، اور ان کی روایتوں میں نہ کسی قسم کی فاحش غلطی اور نہ ہی ان روایتوں کے اندر کوئی شدید اختلاف پایا جاتا ہو۔

۲۔وہ احادیث جن کے راوی حفظ اور اتقان میں پہلے درجہ تک نہ پہنچیں۔

۳۔وہ احادیث جن کے راوی اکثر محدثین کے نزدیک کذب بیانی میں متہم ہوں۔

مسلم نے اپنی کتاب میں مذکورہ تیسرے طبقے سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

امام بخاری کی شرط صحت کے بارے میں حافظ ابو الفضل بن طاہر کہتے ہیں:

احادیث کے تمام راوی موثق ہوں، اور ان کی وثاقت تمام محدثین کے نزدیک متفق علیہ ہونے کے ساتھ ان کی سند بھی متصل ہو، نیز سند مشہور صحابہ میں سے کسی ایک تک منتہی ہوتی ہو۔

حافظ ابو بکر حازمی کہتے ہیں: شرط صحت بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کے تمام اسناد متصل ہوں، اور راوی مسلمان اور صادق ہو، اور ان میں کسی طرح کی خیانت اور غش نہ پائی جائے، اور عادل، حافظ قوی اور عقیدہ سالم ہو، نیز ہر قسم کے اشتباہات سے دور ہوں۔

مزید معلومات کیلئے حسب ذیل کتابیں دیکھئے:

صحیح مسلم ج ۱، ص ۲ ۔فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱، ص۷۔ مترجم۔

نسائی نے بھی مذکورہ حدیث کو الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے، اور حدیث کے آخر میں یہ جملہ بھی نقل کیا ہے کہ زید سے جب کسی نے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس حدیث کو خود اپنے کانوں سے سنا ہے؟ تو انھوں نے کہا: ایسا کوئی فرد نہیں جو اس سائبان کے نیچے ہو اور اس نے اس حدیث کو نہ سنا ہو۔

قارئین کرام! مذکورہ کتابوں کے علاوہ درج ذیل کتابوں میں بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے:

کنز العمال ج ۱، ص ۱۵۴ ۔ذخائر العقبی باب فضائل اهل بیت ۔ مسند احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۱۷ او ج ۴ص ۳۶۶۔ سنن بیهقی ج ۲، ص ۱۴۸، ج ۷،ص ۳۰ ۔سنن دارمی ج ۲ ،ص ۴۳۱۔ مشکل الآثار ج ۴، ص ۳۶۸۔ اسد الغابة ج ۲، ص ۱۲ ۔ مستدرک الصحیحین ج ۳،ص ۱۰۹ و ص ۱۴۸۔ مجمع الزوائد جلد ۱،ص ۱۶۳ ۔و جلد ۱۰، ص ۳۶۳۔ طبقات ابن سعد جلد ۲، ص ۲ ۔ حلیة الاولیاء جلد ۱ ،ص ۳۵۵۔ تاریخ بغداد جلد ۸، ص ۴۴۲۔ الصواعق المحرقة ص ۷۵۔ الریاض النضرة جلد۲، ص ۱۷۷ ۔ نزل الابرار ص ۳۳۔ینابیع المودة، ص ۳۱۔ مصابیح السنة ص ۲۰۵۔ جامع الاصول جلد ۱ ،ص ۱۸۷۔ المواهب اللدنیة جلد۷، ص ۷۔

ساتویں حدیث:

کتاب خدا اور اہل بیت تا بہ حوض کوثر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے

اخرج عبد بن حُمَید ،فی مسنده ،عن زید بن ثابت ؛ قال: قال رسول ﷺ:((انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به بعدی لن تضلوا، کتاب الله و عترتی اهل بیتی ، و انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض))

عبد بن حمید (۱) اپنی مسند میں زید بن ثابت (۲) سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمھارے درمیان وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو میرے بعد گمراہ نہ ہوگے، اور وہ کتاب خدا اور میری عترت ہے جو میرے اہل بیت ہیں، اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونگے۔ (۳)

آٹھویں حدیث:

حدیث ثقلین

اخرج احمد ،وابو یَعْلی ، عن ابی سعید الخُدری ان رسول اللہ ﷺ قال:((انی اوشک ان ادعی فاجیب،و انی تارک فیکم الثقلین ، کتاب الله، وعترتی اهل بیتی و ان اللطیف الخبیر خبّرنی انهما لن یفترقا حتی یردا علیّ الحوض ،فانظروا کیف تخلفونی فیهما))

احمد اور ابو یعلی (۴) نے ابی سعید خدری (۵) سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسالتمآب نے اپنے (اصحاب کو مخاطب قرار دیتے ہوئے) فرمایا: مجھے عنقریب بلایا جائے گا اور میں چلا جاؤں گا، چنانچہ میں تمھارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں: (ایک) کتاب خدا اور (دوسری) میری عترت، جو میرے اہل بیت ہیں، اور بیشک خدائے لطیف وخبیر نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ یہ دونوں

چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گی، پس میں دیکھتا ہوں کہ میرے بعد تم ان کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتے ہو، اوران سے کیا سلوک کرتے ہو؟ (۶)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابومحمد بن عبد بن حمید بن نصر کشی: آپ سمرقند کے دیہات "کش" کے باشندہ ہیں، موصوف نے عبدالرزاق بن ہمام، ابوداؤد اور طیالسی و دیگر محدثین سے روایت نقل کرتے تھے ، امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے بھی آپ سے روایات نقل فرمائی ہیں، آپ کا شمار ثقہ اوران علماء میں ہوتا ہے جنھوں نے حدیث، اور تفسیر میں کتابیں تالیف کیں، بہرکیف آپ کی وفات ۲۴۹ھ میں ہوئی، آپ کے حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تهذيب التهذيب ج ۶، ص ۴۵۷، ۴۵۵. رجال قيسرانى ص ۳۳۷. شذرات الذهب ج ۲، ص ۱۲۰. تذكرة الحفاظ ج ۲، ص ۵۳۴. طبقات الحفاظ سيوطى ج ۲، ص ۴.

(۲) ابوسعید زید بن ثابت بن ضحاک انصاری خزرجی: موصوف کاتبین وحی میں سے تھے، آپ کی ۴۵ھ میں وفات ہوئی، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے:

الاصابة جلد ۱، ص ۵۶۲، ۵۶۱. الاستيعاب جلد ۱، ص ۵۵۴، ۵۵۱. تذكرة الحفاظ جلد ۳، ص ۲۲، ۲۳.

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

مسند عبد بن حميد (قلمى نسخه، ظاهريه لائبريرى دمشق). كنز العمال جلد ۱، ص ۱۶۶. العقد الفريد جلد ۲، ص ۱۱۱.

(۴) حافظ ابویعلی احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال تمیمی موصلی: آپ ہی محدث الجزیرہ اور کتاب المسند الکبیر کے مؤلف ہیں، آپ ۲۱۰ ہجری میں شہر موصل عراق میں پیدا ہوئے، اور ۳۰۷ھ میں وفات پائی، آپ نے احمد بن حاتم بن طویل، یحیی بن معین اور دوسرے لوگوں سے روایتیں سنی اور پھر انھیں نقل کیا ہے، آپ کی مشہور کتاب المسند الکبیر ہے، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے:

معجم البلدان جلد ۵، ص ۲۲۵. شذرات الذهب جلد ۲، ص ۲۵۰. تذكرة الحفاظ جلد ۲، ص ۷۰۷، ۷۰۹.

(۵) ابو سعید سعد بن مالک بن سنان بن عبید انصاری خزرجی مدنی خدری: آپ کی ہجرت کے تین سال قبل پیدائش ہوئی، اور ۷۴ھ میں وفات ہوگئی، آپ رسول کے ان صحابہ میں سے تھے، جو آپ کے ساتھ اکثر ساتھ رہا کرتے تھے، آپ نے بیعت الشجرہ میں شرکت کی، اور ۱۲ غزوں میں رسول اسلام کے ہم رکاب جنگ کی، آپ کے باپ شہدائے احد سے تھے، آپ سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں تقریباً ۵۲ حدیثیں نقل کی گئی ہیں، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے:

حلیۃ الاولیاء ج ۱، ص ۳۹۹. الاصابۃ ج۲، ص ۸۶، ۸۵. الاستیعاب ج ۴، ص ۸۹. تذکرۃ الحفاظ ج ۱، ص ۴۴.

(۶) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

مسند احمد بن حنبل ج ۲، ص ۷۱. مسند ابو یعلی ج ۱، ص ۳۸۷.

(یہ قلمی نسخہ ہے جو ظاہریہ لائبریری دمشق میں موجود ہے)۔

معجم طبرانی ج ۱، ص ۱۲۹. (قلمی نسخہ). کنز العمال ج ۱، ص ۱۸۶، ۱۶۷. طبقات ابن سعد ج ۲، ص ۱۹۴. ذخائر العقبی ص ۱۶.

نویں حدیث:

اگر رسول کے دوستدار ہونا چاہتے ہو تو اہل بیت سے محبت کرو

اخرج الترمذی وحسنه و الطبرانی ،عن ابن عباس؛ قال: قال رسول الله ﷺ :((احبوا الله لما یغذوکم به من نعمه ، واحبونی لحب الله، واحبوا اهل بیتی لحبی))

ترمذی (حسن سند کے ساتھ) اور طبرانی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: اے لوگو! خدا کو دوست رکھو کیونکہ وہ تمھیں اپنی نعمتوں سے شکم سیر اور آسودہ کرتا ہے، اور مجھے بھی خدا کیلئے دوست رکھو، اور میری محبت کے واسطے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔ (۱)

دسویں حدیث:

اہل بیتؑ کی بارے میں رسولؐ کا خیال رکھو

اخرج البخاری ،عن ابی بکر الصدیقؓ ؛ قال:((ارقبوا محمداً رسول الله ﷺ فی اهل بیته))

امام بخاری (۲) حضرت ابو بکر صدیقؓ (۳) سے نقل کرتے ہیں: رسول اسلام کا ان کے اہل بیت (۴) کے بارے میں پورا پورا لحاظ اور پاس رکھو۔

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

الجامع الصحیح ج۲ ،ص ۳۰۸، باب "مناقب اهل بیت"

(ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن اور غریب ہے)۔

معجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ،ص ۱۲۵ ۔ ج۳، ص ۹۳ ۔

سیوطی نے اس کتاب کے علاوہ تفسیر در منثور میں ترمذی، طبرانی، حاکم اور بیہقی سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

مستدرک الحاکم ج ۲،ص ۱۳۹ . کنز العمال ج ۶، ص ۳۱۶. منتخب کنز العمال ج۵، ص ۹۳. جامع الاصول ابن اثیر ج۹، ص ۱۵۴. جلد ۱۰، ص ۱۱۰. تاریخ ج ۴،ص ۱۵۹. اسد الغابة ج۲، ص ۱۲. ذخائر العقبی ص ۱۸. مسترک الصحیحین ج۳،ص ۱۵۰. میزان الاعتدال ج۲، ص ۴۳. مشکاة المصابیح ص ۵۷۳. نزل الابرار ص ۳۳. ینابیع المودة ص ۱۹۲ و ۲۷۱.

(۲) ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بدرزبہ بخاری جعفی: موصوف ۱۹۴ھ میں متولد ہوئے، اور ۲۵۶ھ میں قریہ خرتنگ سمرقند میں وفات پائی، آپ کی مشہور کتاب الجامع الصحیح (صحیح بخاری) ہے، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذکرة الحفاظ ج ۲ ص ۵۵۵،۵۵۷. تاریخ بغداد ج ۲،ص ۱۲. الجرح والتعدیل ج۳،ص ۱۹۱. وفیات الاعیان ج۳،ص ۵۷۶. شذرات الذهب ج۲،ص ۱۳۴. جامع الاصول ج۱، ص ۱۸۵،۱۸۶.

(۳) ابوبکر عبد اللہ بن عثمان قرشی تیمی صحابی: آپ رسول خداؐ کے یار غار اور بزرگ صحابی میں سے تھے، آپ کا نام زمانۂ جاہلیت میں عبد العزی یا عبد اللات تھا، لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد عبد اللہ رکھ دیا گیا، موصوف ہی نے رسول کی وفات کی بعد زمام خلافت کو سنبھالا، اور اپنی حکومت میں عراق اور فلسطین کے اطراف کو جو ابھی تک اسلامی حکومت کے بالکل کنٹرول میں نہیں تھے، ان کو فتح کیا، اور دو سال کچھ کم حکومت کرنے کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں ۱۳ھ میں وفات پائی، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذکرة الحفاظ ج ۱، ص۵-۲. الاصابة ج ۴،ص ۱۰۲،۹۷.

(۴) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

صحیح بخاری ج ۳، ص ۲۵۱، باب "مناقب قرابة الرسول" طبری؛ ذخائر العقبی ص ۱۸. کنزالعمال ج ۷،ص ۱۰۲. الصواعق المحرقة ص ۲۲۸. در منثور ج ۶،ص ۷.

کاش خلیفہ اول حضرت ابوبکر اس حدیث کے مضمون پر عمل کرتے جسے خود انھوں نے نقل کیا ہے!! حضرت ابوبکر کا اہل بیت کے ساتھ کیا رویہ تھا، اس سلسلے میں کتاب النص والاجتہاد، مؤلفہ سید شرف الدین، فصل اول نمبر ۱۔۷۔۸۔۹ دیکھئے۔

گیارھویں حدیث:

دشمن اہل بیت جہنم کی ہوا کھائے گا

اخرج الطبرانی ، والحاکم ،عن ابن عباس ؛قال:قال رسول اللہ ﷺ :((یا بنی عبد المطلب انی قد سالت اللہ لکم ثلاثاً ، ان یثبّت قلوبکم و ان یُعلم جاھلکم، ویھدی ضالکم ، و سالتہ ان یجعلکم جوداء نجداء رحماء ، فلو ان رجلاً صفن بین الرکن والمقام فصلی و صام ثم مات وھو مبغض لاھل بیت محمد(ص) دخل النار))

طبرانی اور حاکم ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبد المطلب! میں نے خدا سے تمھارے لئے تین چیزیں طلب کی ہیں ،(اول) یہ کہ وہ تمھارے دلوں کو ثابت قدم رکھے ،(دوم) یہ کہ تمھارے جاہلوں کو تحصیل علم کی توفیق عطا کرے ،(سوم یہ کہ) تم میں سے جو راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں ان کی ہدایت فرمائے ،اور میں نے خدا سے چاہا ہے کہ وہ تم کو سخی ،دلیر اور باہمی رحم وکرم کا خوگر بنائے ،(کیونکہ یہ طے ہو چکا ہے کہ) جوشخص رکن ومقام (۱) کے درمیان نمازیں ادا کرے ،اور روزے رکھے (اور اپنی ساری عمر اسی طرح گزار دے) لیکن اگر وہ بغض اہل بیت لے کر مرا تو وہ جہنم میں جائے گا۔(۲)

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) یہ مسجد الحرام میں دو مقدس مقام کے نام ہیں۔

(۲) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

المعجم الکبیر ج ۳، ص ۱۲۱ . حاکم ،مستدرک الصحیحین ج۳، ص ۱۴۸ .

حاکم اس حدیث کو ابن عباس سے مرفوع سند کے ساتھ نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: یہ حدیث بشرط مسلم صحیح ہے .

مجمع الزوائد ج۹، ص ۱۷۱. منتخب کنز العمال ج ۵، ص ۳۰۶. تاریخ بغداد ۳، ص ۱۲۲.

الصواعق المحرقة ص ۱۳۰. محب الدین طبری ؛ ذخائر العقبی ص ۱۸.

محب الدین طبری نے اس حدیث کو اپنی مذکورہ کتاب میں اختصار کے طور پر نقل کیا ہے، اور کہتے ہیں: یہ حدیث ملا قاری نے اپنی کتاب "السیرۃ" میں نقل کیا ہے۔

ملاقاری ؛ کتاب السیرۃ. دیلمی ؛ مسند الفردوس (قلمی نسخہ لالہ لی لائبریری)

دیلمی نے اس حدیث کو ابن عباس سے اس طرح نقل کیا ہے:

((لو ان رجلاً صفن قدمیه بین الرکن والمقام و صام وصلی ثم لقی الله مبغضاً لآل محمد دخل النار))

پس جو شخص رکن ومقام کے درمیان کھڑے روزے اور نمازیں ادا کرے، (اور اپنی ساری عمر اسی طرح گزار دے) لیکن اگر بغض اہل بیت لے کر مرا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

بارھویں حدیث:

بنی ہاشم کا بغض باعث کفر ہے

اخرج الطبرانی ،عن ابن عباس ؛قال:قال رسول الله ﷺ :((بغض بنی هاشم والانصار کفر ، وبغض العرب نفاق))

طبرانی ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: بنی ہاشم (۱) اور انصار سے بغض رکھنا باعث کفر ہے، اور عرب (لوگوں) سے دشمنی رکھنا موجب نفاق ہے۔(۲)

تیرھویں حدیث:

اہل بیتؑ سے بغض رکھنے والا منافق ہے

اخرج ابن عدی ، فی " الاکلیل " عن ابی سعید الخدری ؛ قال :قال رسول الله ﷺ :((من ابغضنا اهل البیت فهو منافق))

ابن عدی (۳) کتاب اکلیل میں ابی سعید خدری سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو اہل بیت سے بغض اور دشمنی رکھتا ہے وہ منافق ہے۔(۴)

چودھویں حدیث:

اہل بیت کا دشمن یقیناً جہنم میں جائے گا

اخرج ابن حبّان فی صحیحه، والحاکم ، عن ابی سعید الخدری ؛ قال :قال رسول الله ﷺ :((والذی نفسی بیده لا یبغضنا اهلَ البیت رجلٌ الا ادخله الله النارَ))

ابن حبان (۵) (اپنی صحیح میں) اور حاکم، ابی سعید خدری سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو اہل بیت کو دشمن رکھے گا خدا

یقیناً اسے جہنم میں داخل کرے گا۔(۶)

....

اسنادو مدارک کی تحقیق:

(۱)مذکورہ حدیث محل اشکال معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ نص قرآن سے متعارض ہے، اس لئے کہ انسان کی فضیلت تقوی اوراس کے کردار سے ہوتی ہے، علاوہ اس کے خود رسول اسلام نے متعدد مقامات پر فرمایاہے کہ عرب کو عجم پر اور قرشی کو حبشی پر کوئی فضیلت نہیں ہے، فضیلت صرف تقوی الٰہی سے ہوتی ہے، احتمال قوی ہے کہ یہ حدیث اس زمانہ میں گڑھی گئی کہ جب ذات پات اور نژاد پرستی کا دور دورہ تھا، ورنہ اس حدیث کے مطابق ابولہب کو جو بنی ہاشم سے تھا دیگر مسلمانوں پر فوقیت حاصل ہو جائیگی جبکہ اس کے بارے میں قرآن کی نص ہے کہ وہ جہنمی ہے! لیکن اہل بیت کی فضیلت خاندان پرستی کی بنا پر نہیں ہے، ان کی فضیلت ان کی ذاتی لیاقت، شرافت اور کرامت کی بنا پر ہے۔ مترجم۔

(۲)مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی منقول ہے:

مجمع الزوائد ج ۲، ص ۱۷۲ . کنز العمال ج ۶، ص ۲۰۴.

(۳)ابو احمد عبداللہ بن عدی جرجانی مشہور بہ ابن قطان؛ موصوف کی پیدائش ۲۷۷ھ میں جرجان میں ہوئی، اور ۳۶۵ھ میں چل بسے، آپ بہت بڑے محدث، فقیہ اور علم رجال کے ماہر عالم تھے، آپ نے طلب علم میں مختلف شہروں کا سفر کیا، آپ کی بعض کتابیں یہ ہیں:

الکامل ، المعجم ، الانتصار اور اسماء الصحابة .

موصوف کے حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذکرة الحفاظ ج ۳ ص ۹۴۰ لسان المیزان ج ۱، ص ۲. اللباب ج ۱، ص ۲۱۹. شذرات الذھب ج ۳، ص ۵۱.

(۴)مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

ذخائر العقبی .

(اس حدیث کو اس کتاب میں مناقب احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے)۔

مناوی؛ کنوز الحقائق ص ۱۳۴ . ینابیع المودة ص ۲۷ .سیوطی در منثور ج ۲، ص ۷.

مذکورہ حدیث بعض نسخوں میں اس طرح وارد ہوئی ہے:

من ابغض اهل البیت فهو منافق .

جو بھی اہل بیت سے دشمنی رکھے وہ منافق ہے۔

(۵) ابوحاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان تمیمی بستی: موصوف ۲۷۰ھ میں متولد ہوئے، اور سیستان میں ۳۵۴ھ میں وفات پائی، آپ علم فقہ، حدیث، طب، نجوم اور لغت میں کافی دست رس رکھتے تھے، آپ سمرقند کے قاضی بھی تھے، آپ نے متعدد کتابیں تالیف کی ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں: المسند الصحیح، الضعفاء اور التاریخ۔ آپ شہر نیشاپور، بخارہ، نسا اور سیستان میں قیام پذیر رہے، بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتاب میں دیکھئے:

تذکرۃ الحفاظ ج ۳، ص ۹۲۴، ۹۲۰.

(۶) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

ھیثمی ؛ الظمان الی زوائد ابن حبان ص ۵۵۵

(ہیثمی نے اس کتاب میں لفظ اہل البیت حذف کردیا ہے)

الصواعق المحرقۃ ص ۲۳۷، ابن حجر.

حاکم؛ مستدرک الصحیحین ج۳، ص ۱۵۰.

حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث بشرط صحیح مسلم صحیح ہے۔

سیوطی ؛ الخصائص الکبری ج ۲، ص ۲۶۶. در منثور ج۶، ص ۲۱۸.

اور سیوطی کہتے ہیں: یہ حدیث احمد بن حنبل، حاکم اور ابن حبان نے ابو سعید خدری سے نقل کی ہے۔

پندرھویں حدیث:

اہل بیت سے بغض وحسد رکھنے والا حوض کوثر سے دھتکارا جائے گا

اخرج الطبرانی ،عن الحسن بن علی رضی الله عنهما انه قال لمعاوية بن خديج: يا معاويه بن خديج! اياک و بغضنا ، فان رسول الله ﷺ قال: ((لا يبغضنا احد ، ولا يحسدنا احد الا ذيد يوم القيامة عن الحوض بسياط من نار))

طبرانی حسن بن علی (۱) سے نقل کرتے ہیں کہ امام حسن نے معاویہ بن خدیج کو مخاطب قرار دیتے ہوئے کہا: اے معاویہ بن خدیج (۲)! ہمارے بغض سے اجتناب کر، کیونکہ رسولؐ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی ہم سے بغض اور حسد کرے گا اسے روز قیامت آتشیں کوڑوں سے دھتکار کے بھگا دیا جائے گا۔ (۳)

سولھویں حدیث:

عترت رسولؐ کے حق کو اعتراف نہ کرنے والا منافق، حرامی اور ولد الحیض ہوگا

اخرج ابن عدی، والبیهقی فی "شعب الایمان "عن علیؑ ؛ قال: قال رسول ﷺ :((من لم يعرف حق عترتي والانصار فهو لاحد ى ثلاث ، اما منافق ، واما لزنية ، واما لغير طهور .يعني حملته امه على غير طهر .))

ابن عدی اور بیہقی (۴) [اپنی کتاب شعب الایمان میں] نے علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو میری عترت اور انصار کے حق کو نہ پہنچانے وہ تین حالتوں سے خالی نہیں: یا وہ منافق ہوگا، یا زنا زادہ یا پھر اس کا نطفہ ایام عادت میں استقرار پایا ہوگا (یعنی اس کی ماں کے رحم میں اس کا نطفہ اس وقت قائم ہوا ہو جب اس کی ماں حیض کی حالت میں ہو)۔ (۵)

☜

س ....

گزشتہ اسنادومدارک کی تحقیق:

(۱) ابومحمد امام حسن مجتبیٰ ابن علی ابی طالب علیہ السلام ہاشمی: آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ رمضان ۳ھ میں ہوئی، اور ۵۰ھ میں معاویہ کے بہکانے پر آپ کی بیوی جعدہ نے آپ کو زہر دیدیا، جس کی بنا پر آپ کی شہادت واقع ہوگئی، آپ کی اور امام حسین علیہ السلام کی ہی شان میں رسول اسلام نے فرمایا:

"الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة"

حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں، بہرحال حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد عراق کے لوگوں نے امام حسن علیہ السلام کی بیعت کی، بیعت کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام معاویہ بن ابی سفیان سے اس کی سرکشی کی بنا پر نبرد آزما ہوئے، لیکن آپ کے لشکر والوں نے آپ کے ساتھ دھوکہ دیا، اور معاویہ کی دولت کے جال میں آکر وہ حضرت ہی کے مقابلہ میں آگئے، جسکی وجہ سے ناگزیر ہوکر امام حسن علیہ السلام نے معاویہ سے صلح کی، اور مدینہ پلٹ آئے، آپ کے حالات زندگی متعدد کتابوں نقل کئے گئے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

فی رحاب ائمة اهل البیت ج ۲، ص ۳۶. حلیة الاولیاء ج ۲، ص ۳۵، ۳۹. الاستیعاب ج ۱، ص ۳۸۳، ۳۹۴. الاصابة ج ۲، ص ۱۱، ۱۳.

(۲) معاویہ بن خدیج بن عقبہ سکونی کندی: موصوف کا معاویہ بن ابوسفیان کے قریب مشاوروں میں شمار ہوتا ہے، اور بغض اہل بیت میں بہت زیادہ شہرت رکھتے تھے، چنانچہ علامہ مدائنی ابوطفیل سے اس طرح نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: کیا تم معاویہ بن خدیج کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، تو امام نے کہا: اب جب بھی تم اسے دیکھو تو مجھے خبر کرنا، پس اس صحابی نے معاویہ بن خدیج کو عمرو بن حریث کے گھر سے نکلتا ہوا دیکھا، تو اس نے امام سے کہا: یہی معاویہ بن خدیج ہے، حضرت نے اس کو بلایا اور کہا:

انت شاتم علیاً عند ابن آکلة الاکباد ؟!

تو ہی ہندہ جگر خوار کے بیٹے کے نزدیک میرے باپ علی کو گالی دیتا ہے:

((واللہ لئن وردت الحوض ولا ترده لترينه مشمرا عن ساقيه حاسراً عن ذراعيه يذود عنه المنافقين))

خدا کی قسم جب تو روز قیامت حوض کوثر کے کنارے پہنچے گا، تو پتہ چلے گا کہ تو ہرگز وہاں سے نہیں گزر سکے گا، اور وہاں علی علیہ السلام کو دیکھے گا کہ وہ اپنی آستینوں اور پائجامہ کو سمیٹے منافقین کیلئے بالکل آمادہ کھڑے ہیں، اور منافقوں کو پکڑ

پکڑ کر حوض کوثر سے دور کررہے ہیں ۔

مزید معلومات کیلئے دیکھئے:

فی رحاب ائمه اهل البیت جلد ۳، ص ۲۸. ۴۲.

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی منقول ہے:

طبرانی؛ المعجم الکبیر جلد ۱، ص ۱۲۴، وص ۱۳۲ (قلمی نسخه ،ظاهریه لائبریری دمشق سوریه) مجمع الزوائد جلد ۹، ص ۱۷۲. کنزالعمال ج لد۶، ص ۲۱۸. منتخب کنز العمال جلد۵، ص ۹۴. درمنثور جلد ۶، ص ۷.

طبرانی نے مذکورہ حدیث کے ضمن میں ایک واقعہ نقل کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

ابو مسلم عبداللہ بن عمرو واقفی کشی چند واسطے کے بعد معاویہ بن خدیج سے نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ یزید بن معاویہ نے مجھے (معاویہ بن خدیج) بلایا اور حضرت امام حسن کی بیٹی یا آپ کی بہن سے اپنا رشتہ طے کرنے کیلئے بھیجا، جب اس چیز کو میں نے امام حسن سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: "انا قوم لانزوج نسائنا حتی نستامرهن فاتها" ہم وہ لوگ ہیں جو اپنی بیٹیوں کی شادی کسی سے نہیں کرتے مگر ان سے مشورہ کرنے کے بعد، لہٰذا تو خود اس کے پاس جا اور اپنے مطلب کو بیان کر، معاویہ بن خدیج امام کی بات کو سن کر آپ کی دختر کے پاس گیا، اور اپنے مطلب کو بیان کیا، تو اس باعفت دختر نے فرمایا: خدا کی قسم میں یہ کام ہرگز نہیں کرسکتی، اس لئے کہ اگر یہ کام انجام پاگیا تو تیرا دوست (یزید) فرعون ہوگا جو بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرتا تھا، اور پھر ان کی لڑکیوں کو قیدی بنالیتا تھا، میں (معاویہ بن خدیج) یہ سن کر بہت پشیمان ہوا، اور امام کے پاس آکر عرض کیا: آپ نے ایسی لڑکی کے پاس بھیجا تھا جو نہایت زیرک اور لا جواب خطیب ہے، وہ تو امیر المومنین معاویہ کے بیٹے کو فرعون کہہ رہی ہے اس وقت امام نے فرمایا:

یا معاویه بن خدیج! ایاک و بغضنا ، فان رسول الله ﷺ قال: ((لا یبغضنا احد ، ولا یحسدنا احد الا ذید یوم القیامة عن الحوض بسیاط من نار))

اے معاویہ بن خدیج! ہمارے بغض سے اجتناب کر، کیونکہ رسولؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

جو بھی ہم سے بغض اور حسد کرے گا اسے روز قیامت آتشی ں نیزوں سے دھتکار کے بھگا دیا جائیگا ۔

(۴) ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسی خسروجردی بیہقی : موصوف ۳۸۴ھ میں متولد ہوئے، اور ۴۵۸ھ میں وفات پائے، آپ کی جملہ کتابوں میں سے حسب ذیل کتابیں یہ ہیں:

السنن، الآثار ، شعب الایمان اور دلائل النبوة .

موصوف کے حالات زندگی حسب ذیل کتابوں میں دیکھئے:

تذکرۃ الحفاظ ج۳، ۱۱۳۵، ۱۱۳۲. الاعلام ج ۱، ص ۱۱۳.

(۵) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی منقول ہے:

کنز العمال جلد ۶، ص ۲۱۸. منتخب کنز العمال ج ۵، ص ۹۴. الفصول المھمۃ ص ۲۷. الصواعق المحرقۃ ص ۲۳۱.

سترھویں حدیث:

رسولؐ کا آخری ارشاد: میرے اہل بیت کے بارے میں میرا پاس رکھنا

اخرج الطبرانی فی الاوسط، عن ابن عمر؛ قال: ((آخر ما تکلم به رسول ﷺ: ((اخلفونی فی اهل بیتی)).

طبرانی کتاب ''المعجم الاوسط'' میں ابن عمر(۱) سے نقل کرتے ہیں: رسول اکرم نے آخری وقت (جب آپ دنیا سے رخصت ہورہے تھے) جس جملہ کو ارشاد فرمایا وہ یہ تھا: اہل بیت کے بارے میں تم میرا لحاظ رکھنا۔(۲)

اٹھارہویں حدیث:

بے حب اہل بیت تمام اعمال بیکار ہیں

اخرج الطبرانی فی الاوسط،عن الحسن بن علی رضی الله عنهما؛ ان رسول الله ﷺ قال: ((الزموا مودتنا اهل البیت فانه من لقی الله وهو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا،والذی نفسی بیده لاینفع عبداً عمله الا بمعرفة حقنا))

طبرانی کتاب ''المعجم الاوسط'' میں علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول نے فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت ومودت کی گرہ (اپنے دلوں میں) مضبوط باندھ لو، اور اسے اپنے اوپر لازم قرار دے لو، کیونکہ جو بھی ہماری محبت لے کر مرے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا، (اور بلاشک جس کے دل میں ہماری محبت نہ ہوگی وہ جہنم میں جائے گا) قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، کسی کا کوئی عمل فائدہ مند نہیں ہوگا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ۔ (۳)

☚

ھ ....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن الخطاب؛ موصوف ہجرت کے دس سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئے، اور ۷۳ھ میں مکہ میں وفات پا گئے، صاحبان کتب صحاح ستہ نے آپ سے اپنی کتابوں میں ۲۶۳۰ حدیثیں نقل فرمائی ہیں، آپ کے بقیہ حالات زندگی حسب ذیل کتابوں میں دیکھئے:

الاصابة ج ۲، ص ۱۰۹، ۱۰۷. تذکرة الحفاظ ج ۱، ص ۴۰، ۳۷.

(۲) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں نقل کی گئی ہے:

هیثمی؛ مجمع الزوائد ج ۹، ص ۱۴۶.

اس حدیث کو ہیثمی نے اس کتاب میں طبرانی سے نقل کیا ہے۔

الصواعق المحرقة ص ۹۰. نبهانی بیروتی؛ الشرف المؤبد

(۳) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں نقل کی گئی ہے:

هیثمی؛ مجمع الزوائد ج ۹، ص ۱۷۲.

اس حدیث کو ہیثمی نے طبرانی کی کتاب معجم اوسط سے اس کتاب میں نقل کیا ہے۔

الصواعق المحرقة ص ۲۳۰.

انیسویں حدیث:

اہل بیتؑ کا دشمن بروز قیامت یہودی محشور ہوگا

اخرج الطبرانی فی الاوسط ،عن جابر بن عبدا للہ رضی اللہ عنہ؛ قال: خطبنا رسول ﷺ فسمعته وهو يقول :((ايها الناس من ابغضنا اهل البيت حشره الله تعالى يوم القيامة يهودياً))

طبرانی "المعجم الاوسط" میں جابر بن عبداللہ(۱) سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام نے (ایک دن) خطبہ دیا جس میں آپ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جس نے اہل بیت سے بغض رکھا خدا روز قیامت اسے یہودی محشور کرے گا۔(۲)

بیسویں حدیث:

جو بنی ہاشم کو دوست نہ رکھے وہ مؤمن نہیں

اخرج الطبرانی فی الاوسط ،عن عبداللہ بن جعفر؛ قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول:((یا بنی هاشم ، انی قد سألت الله لكم ان يجعلكم نجداء رحماء ، وسألته ان يهدى ضالكم ، و يؤمن خائفكم ، ويشبع جائعكم ، والذى نفسى بيده لا يؤمن احد حتى يحبكم بحبى ، اترجون ان تدخلوا الجنة بشفاعتى ولا يرجوها بنو عبد المطلب))

طبرانی المعجم الاوسط میں عبداللہ بن جعفر(۳) سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام سے میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا: اے بنی ہاشم! میں نے خدا سے تمھارے لئے (چند چیزوں کو چاہا ہے): یہ کہ وہ تمھیں شجاع قرار دے، اور باہمی رحم و کرم کا خوگر بنائے، یہ کہ جو تم میں بھٹک جائے اس کی راہنمائی فرمائے، اور جو تم میں خائف اور کمزور ہوں ان کو امن و امان میں رکھے، جو بھوکے ہوں انھیں شکم سیر

کرے، اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، کوئی بھی شخص سچا مسلمان اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ میرے واسطے سے تم سے محبت نہ کرے، اے لوگو! کیا تم یہ سوچ سکتے ہو کہ تم میری شفاعت کے ذریعہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ، اور بنی عبد المطلب یہ امیدہ نہ رکھیں! (یہ ہر گز نہیں ہوسکتا بلکہ وہ میری شفاعت کے تمھاری بنسبت زیادہ حقدار ہیں) (۴).

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابو عبداللہ جابر بن عبداللہ بن عمر انصاری سلمی: آپ کا شمار رسول کے جلیل القدر صحابیوں، اور موثق راویوں میں ہوتا ہے، آپ ہجرت سے بیس سال قبل پیدا ہوئے، آپ عقبہ ثانیہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول کی خدمت میں مشرف ہوئے، حالانکہ اس وقت آپ بہت چھوٹے تھے، امام بخاری نقل کرتے ہیں: جنگ بدر میں جناب جابر کے ذمہ پانی کا اٹھانا، اور اس کا بندوبست کرنا تھا، اس کی بعد آپ نے ۱۸ رجنگوں میں رسول کے ساتھ شرکت کی، اور کلبی کے نقل کے مطابق آپ نے جنگ صفین میں حضرت علیؑ کی طرف سے شرکت کی، بہر حال آپ کا شمار بہت اچھے حفاظ احادیث میں سے ہوتا ہے، چنانچہ آپ کی طرف ایک صحیفہ بھی منسوب ہے، جس کے سلسلہ رُواۃ میں پہلا فرد سلیمان بن قیس یشکری ہے، آپ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے، اور آپ نے ۷۴ھ میں ۹۴ رسال کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی، آپ کے حالات زندگی کے مطالعہ کیلئے مندرجہ کتابیں دیکھئے:

الاستیعاب ج ۱، ص ۲۲۰، ۲۱۹، طبقات ابن سعد ج۵، ص ۲۶۷، تهذیب التهذیب ج ۲، ص ۲۱۴، اسد الغابة ج ۱ ص ۳۵۸، ۳۵۶.

(۲) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں نقل کی گئی ہے:

هيثمي : مجمع الزوائد ج ۹، ص ۱۷۲.

ہیثمی نے اس حدیث کو اس کتاب میں طبرانی سے نقل کیا ہے)

ابن حجر عسقلانی : لسان الميزان، ج ۳، ص ۱۰.

(۳) عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ہاشمی قرشی: آپ رسول اسلام کے خاص صحابی، تھے ماں کا نام اسماء بنت عمیس تھا، ہجرت کے پہلے سال آپ کی ولادت حبشہ کی سرزمین پر ہوئی، آپ ہی مسلمان کے پہلے وہ فرزند تھے جس کی پیدائش حبشہ میں ہوئی، اس کے بعد آپ اپنے باپ کی ساتھ مدینہ آئے، اور حدیث رسول کو حفظ کرنے کے

بعد نقل کرنے لگے، اور بعد میں بصرہ، کوفہ اور شام میں سکونت اختیار کی، اور اپنے نہایت جود وسخاوت کی بنا پر سخی وکریم جیسے القاب سے مشہور ہوئے، آپ نے جنگ صفین میں حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے ایک ممتاز لشکری کی حیثیت سے جنگ میں شرکت کی، اور ۹۰ سال کی عمر میں ۹۰ھ میں شہر مدینہ میں وفات پائی.

(۴) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں نقل کی گئی ہے:

هیثمی؛مجمع الزوائد ج ۹، ص ۱۷۰.

ہیثمی نے اس حدیث کو اس کتاب میں طبرانی سے نقل کیا ہے.

کنز العمال ج۶،ص ۲۰۳. حاکم؛ مستدرک الصحیحین ج۳،ص ۱۴۸.

(حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث شرط مسلم کے اعتبار سے صحیح ہے .

الصواعق المحرقة ص ۱۲۰.

اکیسویں حدیث:

اہل بیتؑ امت مسلمہ کے لئے امان ہیں

اخرج ابن ابی شیبة ،و مُسدَّد فی مسندیهما ،والحکیم الترمذی ،فی نوادر الاصول ،و ابو یعلی و الطبرانی ،عن سلمة بن اکوع ؛ قال: قال رسول الله ﷺ:((النجوم امان لاهل السماء و اهل بیتی امان لامتی))

ترجمہ:۔ابن ابی شیبہ(۱) اورمسدد(۲) نے اپنی اپنی ''مسندوں'' میں اورحکیم ترمذی (۳) نے اپنی کتاب ''نوادر الاصول'' میں نیز ابو یعلی وطبرانی نے سلمہ بن اکوع (۴) سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: جیسے اہل آسمان کیلئے ستارے باعث امان ہیں اسی طرح میری امت کیلئے میرے اہل بیتؑ امن ونجات کے مرکز ہیں۔(۵)

بائیسویں حدیث :

دو چیزوں سے تمسک رکھنے والا کبھی گمراہ نہ ہوگا

اخرج البزار ، عن ابی هریرة ؛ قال: قال رسول الله ﷺ :((انی خلفت فیکم اثنین لن تضلوا بعد هما کتاب الله و نسبتی و لن یفترقا حتی یردا علیَّ الحوض))

بزار(۶) نے ابو ہریرہ (۷) سے نقل کیا ہے کہ رسول خداﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے،اوروہ کتاب خدااورمیرانسب ہے(یعنی میری نسل اورعترت) جوکبھی بھی ایک دوسرے سے جدانہیں ہوں گے، یہاں تک کہ وہ باہم حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں گے۔(۸)

☜ ....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان کوفی : موصوف ۱۵۹ھ میں پیدا ہوئے، اور ۲۳۵ھ میں وفات پائی، آپ مقام رصافہ میں استاذ تھے، اور آپ کا اپنے زمانہ کے مشہور محدثین میں شمار ہوتا تھا، آپ کے حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں ملاحظہ کریں:

طبقات ابن سعد ج ۶، ص ۲۷۷. فهرست نديم ص ۲۲۹. تاريخ بغداد ج ۱۰ ص ۶۶،۱۷.
تذكرة الحفاظ ج ۲، ص ۲۳۳، ۲۳۲. شذارات الذهب ج ۲، ص ۸۵.

(۲) ابوالحسن مسدد بن مسرہد اسدی بصری: یہ وہ فرد ہیں جن سے ابوزرعہ، بخاری، ابوداؤد، قاضی اسمعیل، اور ابو حنیفہ وغیرہ نے حدیثیں نقل کی ہیں، آپ پہلے وہ فرد ہیں جنھوں نے بصرہ میں مسند کی تالیف پر کام شروع کیا، چنانچہ آپ کو اپنے زمانہ کا امام المصنفین اور حجت کہا جاتا ہے، آپ کی امام احمد بن حنبل سے خط و کتابت جاری رہتی تھی، آپ کی موت ۲۲۸ھ میں واقع ہوئی، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں ملاحظہ کریں:

طبقات حنابله ج ۱، ص ۳۴۱،۳۵۳. الاعلام ج ۸، ص ۱۰۸. ابن سعد ج ۶، ص ۲۷۷.

(۳) ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن بن شیر ملقب بہ حکیم ترمذی : آپ کا خراسان کے بزرگ اساتذہ میں شمار ہوتا تھا، آپ اپنے باپ اور قتیبہ بن سعید و دیگر لوگوں سے حدیث نقل کرتے تھے، آپ کی اہم ترین تالیف نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول، ختم الولایہ، علل الشریعہ و الفروق ہیں، آپ کی موت ۲۸۵ھ میں ہوئی، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابو میں ملاحظہ کریں:

طبقات الشافعيه حنابله ج ۲، ص ۲۰. الاعلام ج ۷، ص ۱۵۶. معجم المؤلفين ج ۱۰، ص ۳۱۵.

(۴) سلمہ بن عمرو بن اکوع : آپ عرب کے مشہور شجاع لوگوں میں سے تھے، آپ کی پیدائش ہجرت کے چھ سال قبل ہوئی، اور بیعت الشجرہ میں رسول کے ہاتھوں پر جان نثاری کی غرض سے بیعت کی، اور رسول کے ساتھ سات جنگوں میں شریک ہوئے، اور ۷۴ ہجری میں وفات پائی، آپ کے بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں ملاحظہ کریں:

الاصابة ج ۳، ص ۱۱۸. طبقات ابن سعد ج ۴، ص ۳۸.

(۵) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

مستدرک الصحیحین ج ۳، ص ۴۵۷.

جو حدیث اس کتاب میں نقل ہوئی ہے اس کے الفاظ میں تھوڑا سا فرق پایا جاتا ہے ۔

کنز العمال ج ۶، ص ۲۱۶ ۔ ج۷، ص ۲۱۷ ۔ مجمع الزوائد ج ۹، ص ۱۷۴ ۔ (نقل از طبرانی)

محب الدین طبری ؛ ذخائر العقبی ص ۱۷ ۔

محب الدین طبری نے اس حدیث کو حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

"النجوم امان لاهل السماء فاذا ذهبت النجوم ذهب اهل السماء و اهل بيتى امان لاهل الارض فاذا ذهب اهل بيتى ذهب اهل الارض"۔

ستارے آسمان والوں کیلئے امان ہوتے ہیں لہذا جب بھی ستارے آسمان سے ختم ہوجائیں تو آسمان والے بھی ختم اور نابود ہوجائینگے، اسی طرح میرے اہل بیت اہل زمین کیلئے امان ہیں لہذا اگر اہل بیت روئے زمین سے چلے جائیں تو اہل زمین کا بھی خاتمہ ہوجائیگا۔

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد طبری کہتے ہیں: یہ حدیث میں نے احمد بن حنبل کی کتاب المناقب سے نقل کی ہے ۔

(۶) ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار بصری مؤلف "المسند" : آپ نے بصرہ سے بغداد کی طرف ہجرت کی، اور وہاں پر محدث جیسے عہدے پر فائز ہوگئے، دوبار اصفہان سفر کیا، اور سہلہ میں ۲۹۱ھ میں وفات پائی، آپ کے بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں ملاحظہ کریں:

تذکرۃ الحفاظ ج ۲، ص ۶۵۴، ۶۵۳ ۔ ذکر اخبار اصفہان ج ۱، ص ۱۰۴ ۔ لسان المیزان ج ۱، ص ۲۳۷ ۔ تاریخ بغداد ج۴، ص ۳۳۴ ۔

(۷) ابوہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر (یا عمیر بن عامر) دوسی؛ دور جاہلیت میں موصوف کا نام عبدالشمس تھا، اور آپ فتح خیبر کے موقع پر مدینہ آئے، اور ۷ھ میں اسلام قبول کیا، انھوں نے اگرچہ رسول کی ساتھ بہت کم زمانہ گزارا ہے مگر آپ نے دیگر تمام صحابہ سے زیادہ حدیثیں نقل کی ہیں ابن حجر کہتے ہیں: اہل حدیث کے عقیدہ کے لحاظ سے ابوہریرہ سب سے زیادہ حدیث نقل کرنے والے فرد ہیں، بہرحال آپ کی وفات ۵۸ھ میں ہوئی، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں ملاحظہ کریں:

الاصابۃ ج ۲، ص ۲۰۷، ۱۹۹ ۔ تذکرۃ الحفاظ ج ۱، ص ۳۷، ۳۲ ۔

حضرت ابوہریرہ کے مزید حالات معلوم کرنے کیلئے کتاب ابوہریرہ مؤلفہ عبدالحسین شرف الدین دیکھئے ۔ مترجم ۔

(۸) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

زوائد مسند بزار ص ۲۷۷ ۔ مجمع الزوائد ج۹، ص ۱۶۳ ۔

تیئیسویں حدیث:

اہل بیت اور کتاب خدا سے تمسک رکھنے والا گمراہ نہ ہوگا

اخرج البزار ، عن علی رضی الله عنه ؛ قال: قال رسول الله ﷺ :((انی مقبوض، وانی قد ترکت فیکم الثقلین ،کتاب الله و اهل بیتی ، وانکم لن تضلوا بعدهما))

بزار نے علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلامؐ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اس حال میں کہ میری عنقریب روح قبض ہونے والی ہے تمھارے درمیان دو گرانقدر (۱) چیزیں چھوڑ رہا ہوں: کتاب خدا اور میرے اہل بیت، ان کے ہوتے ہوئے تم ہرگز ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ (۲)

چوبیسویں حدیث:

اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے

اخرج البزار ، عن عبد الله بن الزبیر ؛ان النبی ﷺ قال :((مثل اهل بیتی مثل سفینة نوح من رکب فیها نجا ، ومن تخلف عنها غرق))

بزار عبداللہ بن زبیر (۳) سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے، جو اس پر سوار ہوا تھا اس نے نجات حاصل کی اور جس نے روگردانی کی وہ غرق ہوا تھا۔ (اسی طرح جو اہل بیت علیہم السلام کا دامن تھامے گا وہ نجات حاصل کرے گا اور جو روگردانی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا) (۴)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) عربی زبان کے مشہور لغوی جناب ابن منظور لفظ "ثقل" کے ذیل میں کہتے ہیں: عرب لوگ ہر اس چیز کو نفیس کہتے ہیں جو ان کے نزدیک نفیس، ارزشمند اور گران قیمت ہو کہ جس کی حفاظت میں نگہبانی کی ضرورت پڑے،

چنانچہ اس بات کی وجہ تسمیہ کہ رسول اسلام نے قرآن اور اہل بیت کو کیوں اس لفظ (ثقلین) سے تعبیر کیا؟ اس میں کیا وجہ تھی؟ تو کہتے ہیں چونکہ اہل بیت اور قرآن عظمت وفضیلت کے اعتبار سے بلند شان رکھتے تھے لہٰذا رسول نے ان دونوں چیزوں کو اس لفظ سے تعبیر کیا، اور انھیں لفظ ثقل سے تشبیہ دی، لیکن ثعلب لغوی کہتے ہیں: اہل بیت اور قرآن کی تشبیہ رسول نے اس لئے دی ہے کہ ان دو چیزوں کی پیروی بہت گران، اور دشوار ہے، (اور ثقل کے لغوی معنی بھی گران اور وزنی کے ہیں).

دیکھئے: لسان المیزان ج ۱۱، ص ۸۸.

(۲) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

مسند بزار ص ۲۷۷. مجمع الزوائد ج۹، ص ۱۶۳.

(۳) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

زوائد مسند بزار ص ۲۷۷. مجمع الزوائد ج۹، ص ۱۶۸. المعجم الکبیر ج ۱، ص ۱۲۵. ذخائر العقبی ص ۲۰. منتخب کنز العمال ج۵، ص ۹۲.

(۴) ابو بکر عبد اللہ بن زبیر بن عوام بن خویلد قرشی اسدی ؛ واحدی کے قول کے مطابق موصوف ۲ ھ میں پیدا ہوئے، اور ۷۳ ھ میں وفات پائے، موصوف فتح افریقہ میں عثمان کی جانب سے لشکر میں شریک تھے، دوسری جانب حضرت علی علیہ السلام کے دور خلافت کے ابتداء میں حضرت علی علیہ السلام کے خلاف جنگ جمل بھڑکانے والوں میں سے تھے، اور حضرت کی شہادت کے بعد انھوں نے معاویہ کی بیعت کرلی، لیکن معاویہ اور یزید کے انتقال کے بعد انھوں نے چاہا اپنے لئے لوگوں سے بیعت اخذ کریں لیکن عبد الملک بن مروان نے حجاج بن ثقفی کی سپہ سالاری میں ایک لشکر ان کی سرکوبی کیلئے بھیجا، چنانچہ ان کے درمیان جنگ ہوئی اور عبد اللہ بن زبیر ۷۳ ھ میں مارے گئے، آپ کے حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں ملاحظہ کریں:

الاصابة ج ۲، ص ۷۱، ۶۷. الاعلام ج ۴، ص ۲۱۸.

پچیسویں حدیث:

حدیث سفینہ

اخرج البزار، عن بن عباسؓ؛قال:قال رسول اللہ ﷺ:((مثل اھل بیتی مثل سفینة نوح،من رکب فیھا نجا، ومن تخلف عنھا غرق)).

بزار ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کے مثال سفینہ نوح جیسی ہے، اس پر جو سوار ہوا تھا اس نے نجات حاصل کی، اور جس نے روگردانی کی وہ غرق ہوا تھا۔(اسی طرح جو اہل بیت علیہم السلام کا دامن تھامے گا وہ نجات حاصل کرے گا اور جو روگردانی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا)(۱)

چھبیسویں حدیث:

حدیث سفینہ اور حدیث باب حطہ

اخرج الطبرانی، عن ابی ذرؓ؛ سمعت رسول اللہ ﷺ:((مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینة نوح فی قوم نوح،من رکبھا نجا، ومن تخلف عنھا ھلک، ومثل باب حطة فی بنی اسرائیل)).

طبرانی نے ابوذر(۲) سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمھارے درمیان میرے اہل بیت کے مثال بالکل ویسی ہے جیسی قوم نوح میں کشتی نوح کی تھی، جو س پر سوار ہوا اس نے نجات حاصل کی، اور جس نے روگردانی کی وہ ہلاک ہوا، اور میرے اہل بیت کی مثال تم میں باب حطہ(۳) جیسی ہے بنی اسرائیل میں۔(۴)

ــــــــ ....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

زوائد مسند بزار ص ۲۷۷. مجمع الزوائد ج ۹، ص ۸۶۸. حلیۃ الاولیاء ج ۴، ص ۳۰۶. کنز العمال ج ۶، ص ۲۱۶.

(۲) ابوذر جندب بن جنادہ غفاری : آپ کا شمار سابق اسلام لانے میں ہوتا ہے، اور آپ ان پانچ افراد میں سے ایک ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، آپ نے بیعت کرنے کے فوراً بعد مسلمان ہونے کا اظہار کردیا تھا، اور پھر اپنے قبیلہ کی طرف تبلیغ کرنے آئے، اور کچھ مدت کے بعد مدینہ چلے آئے، آپ علم، تقوی، زہد، جہاد، اور صدق واخلاص میں بے مثال تھے، چنانچہ علامہ ذہبی کہتے ہیں: آپ کیلئے بہت فضائل اور مناقب ہیں منجملہ ان کے رسول کا یہ قول مشہور ہے:

"ما اظلت الخضراء و لا اقلت الغبراء اصدق لهجة من ابی ذر"

اس لئے آسمان نے سایہ نہیں کیا، اور اس زمین نے کسی کو اپنی پشت پر نہیں اٹھایا کہ جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو.

آپ رسول کی وفات کی بعد شام چلے گئے، اور حضرت عمر کی وفات تک یہیں رہے، اور حضرت عثمان کے زمانے میں دمشق میں سکونت اختیار کی، آپ فقیروں کی طرفداری میں بولتے اور ان کی حق تلفی کے بارے میں ان کی مدد کرنے پر لوگوں کو ابھارتے اور اکسایا کرتے تھے، اسی وجہ سے معاویہ نے ان کی عثمان کے پاس شکایت کی، جس کی بنا پر آپ کو عمر کے آخری ایام میں دمشق سے جلاوطن کرکے ربذہ بھیج دیا گیا!! پھر آپ کی یہیں وفات ہوگئی، علامہ مدائنی کے قول کے مطابق ابن مسعود نے آپ پر نماز میت ادا کی .

دیکھئے: الاعلام ج ۲، ص ۱۳۶ .

(۳) حطہ کے لغوی معنی جھڑنے اور نیچے گرنے کے ہیں، باب حطہ ایک دروازہ تھا جس کے لئے خداوند متعال نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ اس کے اندر سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا ہے تاکہ ان کے سارے گناہ ان سے جھڑ جائیں اور وہ بخش دیے جائیں، اس سلسلے میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۵۸ اور سورہ اعراف کی آیت نمبر ۱۶۱ دیکھئے .

علامہ سید شرف الدین باب حطہ سے اہل بیت کی وجہ تسمیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

خداوند متعال نے اپنے حکم کے سامنے اس دروازے کو تواضع اور انکساری کا ایک مظہر قرار دیا تھا، یعنی اس دروازے کو خدا نے تواضع اور انکساری کا مظہر قرار دیا تھا، اور خدا کا یہی امر سبب قرار پایا کہ بنی اسرائیل کے گناہوں کی مغفرت کا

موجب ہوا، اسی طرح اہل بیت کے سامنے اسلامی امت کا سر تسلیم جھکانا، اور انکی صدق دل سے اطاعت کرنا: گویا اہل بیت کے سامنے اس فعل کا انجام دینا خدا کی تواضع وانکساری کا ایک مظہر ہے، اور ان کے سامنے سر جھکانا گویا حکم خدا کے سامنے سر جھکانا ہے، اور خدا کی نظروں میں یہی چیز تمام مسلمین کیلئے مغفرت کا سبب ہے۔ مزید اطلاع کیلئے کتاب ''المراجعات'' دیکھئے۔ مترجم۔

(۴) اس حدیث کو طبرانی نے دو طرح نقل کیا ہے اگر چہ یہ دونوں حدیثیں ایک ہی جیسی ہیں لیکن ایک میں کچھ لفظ زیادہ آئے ہیں جو اس طرح ہے:

((مثل اهل بيتي مثل سفينة نوح من ركبها نجا ، ومن تخلف عنها غرق ومن قاتلنا في آخر الزمان فكانما قاتل مع الدجال))

میرے اہل بیت کے مثال سفینہ نوح جیسی ہے، جو اس پر سوار ہوا تھا اس نے نجات حاصل کی تھی، اور جس نے روگردانی کی تھی وہ غرق ہوگیا تھا، (اسی طرح ہم سے جو متمسک رہے گا وہ نجات پائے گا اور جو روگردانی کرے گا وہ ہلاک ہوجائے گا) اور جس نے بھی ہم سے آخری زمانے میں جنگ کی گویا اس نے دجال کی طرف سے جنگ کی۔

المعجم الكبير ج ١، ص ١٢٥. مجمع الزوائد ج٩،ص ٢٦ . كنز العمال ج ٦،ص ٢١٦.
حلية الاولياء ج٤، ص ٣٠٦. مرقاة المصابيح ج ٥،ص ٦١٠. تاريخ بغداد ج ١٢،ص ١٩. كنوز الحقائق ص ١٣٢. ذخائر العقبى ص ٢٠. الصواعق المحرقة ص ٧٥. ينابيع المودة ص ٢٨. نزل الابرار ص ٣٣. ميزان الاعتدال ج ١،ص ٢٢٣. الخصائص الكبرى ج ٢،ص ٢٦٦. المعجم الصغير ص ٧٨. زوائد مسند بزار ص ٢٧٧.

ستائیسویں حدیث:

حدیث سفینہ اور حدیث باب حطہ بنی اسرائیل میں

اخرج الطبرانی فی الاوسط ،عن ابی سعید الخدریؓ؛ قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: ((انما مثل اهل بیتی کمثل سفینة نوح من رکبها نجا ، ومن تخلف عنها غرق ، و انما مثل اهل بیتی فیکم مثل باب حطة فی بنی اسرائیل من دخله غُفِر له))

طبرانی، ''المعجم الاوسط'' میں ابی سعید خدری سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: میرے اہل بیت کے مثال سفینۂ نوح جیسی ہے، جو اس پر سوار ہوا اس نے نجات حاصل کی، اور جس نے روگردانی کی وہ غرق ہوا، اور میرے اہل بیت کی مثال تم میں ویسی ہے جیسے باب حطہ ہے بنی اسرائیل میں جو اس میں داخل ہو گیا تھا وہ بخش دیا گیا تھا۔ (۱) (اسی طرح میرے اہل بیت کے قلعہ محبت میں داخل ہوگا وہ بخش دیا جائے گا)

اٹھائیسویں حدیث:

محمد و آل محمد کی محبت اسلام کی بنیاد ہے

اخرج البخاری فی تاریخه ، عن الحسنؑ بن علیؑ؛ قال: قال سول الله ﷺ: ((لکل شیء اساس و اساس الاسلام حب اصحاب رسول الله وحب اهل بیته))

ابن نجار (۲) اپنی تاریخ میں نقل کرتے ہیں کہ امام حسن مجتبیٰ نے فرمایا: جس طرح ہر چیز کی ایک بنیاد اور اساس ہوتی ہے، اسی طرح اسلام کی بنیاد رسول کے اصحاب کی دوستی اور آپ کے اہل بیت کی محبت ہے۔ (۳)

ھ

☜..............................

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

مجمع الزوائد ج۹، ص ۱۶۸ . کنز العمال ج ۶، ص ۲۱۶ . المعجم الصغیر للطبرانی ص ۱۷۰ . المعجم الاوسط للطبرانی . فیض القدیر ج۴، ص ۳۵۶. جواهر العقدین سمهودی ج ۲، ص ۷۲.(قلمی نسخه ، ظاهریه کتاب خانه دمشق).

(۲) ابو عبداللہ محمد بن محمود بن حسن بن ہبۃ اللہ بن محاسن بغدادی ؛ آپ ۵۷۸ھ میں پیدا ہوئے، اور ۶۴۳ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے: تذکرة الحفاظ ج ۴، ص ۱۴۲۸ .

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل میں کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

تفسیر در منثور ج ۶، ص ۷ . کنز العمال ج ۶، ص ۲۱۸ .

انتیسویں حدیث:

رسول اسلام اولاد فاطمہ زہراؑ کے باپ اور عصبہ ہیں

اخرج الطبرانی ،عن عمرؓ ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ : ((کل بنی انثی فان عصبتهم لابيهم ما خلا ولد فاطمة، فانی عصبتهم فانا ابوهم)) لے ا

طبرانی نے عمر ابن خطاب (۱) سے نقل کیا ہے کہ رسول نے فرمایا: ہر عورت کے بچوں کی نسل ان کے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے، لیکن فاطمہؑ کی اولاد میری طرف منسوب ہے، بیشک میں ان کا باپ ہوں۔(۲)

تیسویں حدیث:

رسول خدا اولاد فاطمہؑ کے ولی اور عصبہ ہیں

اخرج الحاکم عن جابر ،عن فاطمة الزهرا(س)؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((کل بنی ام ينتمون الی عصبة الا ولد فاطمة فانا وليهم وانا عصبتهم))

حاکم نے جابر سے، انھوں نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے نقل کیا ہے کہ رسول نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کے خاندان کی طرف منسوب ہوتی ہے، لیکن فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد میری طرف منسوب ہے، میں ان کا ولی اور منسوب الیہ ہوں ہوں۔(۳)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

لے اَلعَصَبَۃ (بالتحریک) یہ عاصب کی جمع ہے جیسے طالب کی جمع طلبۃ، باپ کی جانب سے رشتہ داروں کو عصبہ کہا جاتا ہے۔

(۱) ابو حفص عمر بن الخطاب بن نفیل عدوی : موصوف ہجرت کے چالیس سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے، اور آپ نے ہجرت کے پانچویں سال اسلام قبول کیا، اور سنہ ۱۱ ھ ہجری میں خلیفۂ اول کی حیثیت سے مسند نشین ہوئے، اور تیرہ

سال حکومت کی جس میں بہت سے ممالک پر فتحیابی حاصل کی، اور سنہ ۲۳ھ میں ابولولو فیروز پارسی شخص کے ہاتھوں زخمی ہوئے، اور تین دن کے بعد زخموں کی تاب نہ لا کر دنیا سے چل بسے۔

دیکھئے: صفوۃ الصفوۃ ج ۱، ص ۱۰۱. تاریخ طبری ج ۲، ص ۱۸۷.

(۲) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

المعجم الکبیر جلد ۱، ص ۱۲۴. کنز العمال جلد ۶، ص ۲۲۲۰. الصواعق المحرقة ص ۱۸۵. ذخائر العقبی ص ۱۲۱.

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

المعجم الکبیر ج ۱، ص ۱۲۴. کنز العمال ج ۶، ص ۲۲۲۰. تاریخ بغداد ج ۱۲۱، ص ۲۸۵. مقتل الخوارزمی ج ۲، ص ۸۸. مجمع الزوائد ج ۹، ص ۱۷۲.

اکتیسویں حدیث:

حضرت فاطمہ زہراء علیہا کے دونوں بیٹے رسولؐ کے فرزند ہیں

اخرج الحاکم ،عن جابر ؛ قال:قال رسول اللہ ﷺ:((کل بنی ام ینتمون الی عصبة ینتمون الیهم الا ولدی فاطمة فانا ولیهما و عصبتهما))

حاکم جابر سے نقل کرتے ہیں کہ رسول نے فرمایا: ہر ماں کے بچے اپنے آبائی خاندان کی طرف منسوب ہوتے ہے، لیکن میری بیٹی فاطمہ کے دونوں بچے میری طرف منسوب ہیں، میں ان کا ولی اور رشتہ دار ہوں۔(۱)

بتیسویں حدیث:

رسول خدا کے سببی اور نسبی رشتے بروز قیامت منقطع نہ ہوں گے

اخرج الطبرانی فی الاوسط ، عن جابر ؛ انه سمع عمر بن الخطابؓ یقول الناس حین تزوج بنت علیؓ :الا تهنئونی ، سمعت رسول اللہ (ص) یقول :((ینقطع یوم القیامة کل سبب و نسب الا سببی و نسبی))

طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں جابر سے نقل کیا ہے کہ میں نے عمر کو لوگوں سے یہ کہتے ہوئے اس وقت سنا کہ جب ان کی بنت علیؓ سے شادی برقرار ہوئی: تم مجھے مبارک باد کیوں نہیں پیش کرتے کیونکہ میں نے رسول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: روز قیامت تمام سببی اور نسبی رشتے منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے سببی اور نسبی رشتوں کے۔(۲)

اسنادومدارک کی تحقیق:

(۱)مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

مستدرک الصحیحین ج ۳،ص ۱۶۴ . کنز العمال ج ۶،ص ۲۱۶. منتخب کنز العمال ج ۵،ص ۲۱۶.

(۲)مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

المعجم الکبیر ج ۱ ،ص ۱۲۴ . حلیة الاولیاء ج۷،ص ۳۱۴.

تینتیسویں حدیث:

رسول اسلام کا سلسلۂ نسب وسبب کبھی نہ ٹوٹے گا

اخرج الطبرانی ،عن ابن عباسؓ ؛ قال: قال رسول الله ﷺ :((کل سبب و نسب منقطع یوم القیامة الا سببی و نسبی))

طبرانی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے رسول نے ارشاد فرمایا:

میرے سببی اور نسبی رشتوں کے علاوہ روز قیامت تمام سببی اور نسبی رشتے منقطع ہو جائیں گے۔(۱)

چونتیسویں حدیث:

رسول خدا کا سببی اور دامادی رشتہ کبھی نہ ٹوٹے گا

اخرج ابن عساکر، فی تاریخه ، عن ابن عمرؓ ؛ قال: قال رسول الله ﷺ :((کل نسب و صهر منقطع یوم القیامة الا نسبی وصهری))

ابن عساکر (۲) نے اپنی تاریخ میں ابن عمر (عبداللہ) سے نقل کیا ہے رسول نے ارشاد فرمایا:

میرے نسبی اور دامادی رشتوں کے علاوہ روز قیامت تمام نسبی اور دامادی رشتے منقطع ہو جائیں گے۔(۳)

پینتیسویں حدیث:

اہل بیت سے مخالفت کرنے والے شیطانی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں

اخرج الحاکم ،عن ابن عباسؓ ؛ قال: قال رسول الله ﷺ :((النجوم امان لاهل الارض من الغرق ، و اهل بیتی امان لامتی من الاختلاف ، فاذا خالفها قبیلة اختلفوا فصاروا حزب ابلیس))

حاکم ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام نے فرمایا: جس طرح ستارے اہل زمین کو (پانی میں) غرق ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں اسی طرح میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف وتفرقہ سے بچانے والے ہیں، لہٰذا اگر کسی گروہ اور قبیلہ نے ان کی مخالفت کی تو وہ شیطانی گروہ میں شامل ہو جائے گا۔ (۴)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

طبرانی؛ المعجم الکبیر ج ۱، ص ۱۲۹ . مناوی ؛ فیض القدیر ج۵، ص ۳۵ ، تاریخ بغداد ج ۱، ص ۲۷۱ ، رافعی؛ التدوین ج ۲، ص ۹۸ . ہیثمی؛ مجمع الزوائد ج ۹ ، ص ۱۷۳ .

ہیثمی کہتے ہیں: اس حدیث کے راوی موثق ہیں.

محب الدین طبری ؛ ذخائر العقبی ص ۲ .

ہیثمی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: جب بنت عبد المطلب جناب صفیہ کے بیٹے کا انتقال ہوا تو صفیہ اس پر رورہی تھی، اس وقت رسول نے صفیہ سے فرمایا:

"یا عمة ! من توفی له ولد فی الاسلام کان له بیت فی الجنة یسکنه"

اے پھوپھی جان! آپ رو رہی ہیں جبکہ جس شخص کا ایک مسلمان بیٹا فوت ہو جائے تو گویا اس نے جنت میں ایک گھر بنایا، جس میں وہ سکونت اختیار کریگا، جب صفیہ رسول کے پاس سے رخصت ہو کر چلنے لگیں تو ایک شخص نے صفیہ سے کہا: اے صفیہ! محمد کی رشتہ داری تجھے کچھ فائدہ نہیں دے گی، صفیہ یہ سنکر دوبارہ بلند آواز سے رونے لگیں، جس کو رسول نے بھی سنا، رسول یہ سنکر غمگین ہوئے، کیونکہ آپ صفیہ کا بہت احترام کرتے تھے، اس لئے آپ نے صفیہ سے کہا:

"یا عمة ! اتبکین وقد قلت لک ما قلت"

اے پھوپھی جان! آپ کو جو بات کہنی تھی وہ کہہ چکا ہوں، اس کے باوجود آپ رو رہی ہیں؟

صفیہ نے کہا: میں اپنے بیٹے پر نہیں رو رہی ہوں بلکہ میرا رونا اس لئے ہے، پھر آپ نے وہ سب بتا دیا جو اس مرد نے کہا تھا، اس وقت رسول بہت ناراض ہوئے، اور بلال سے اس طرح فرمایا: "یا بلال هجر بالصلاة" اے بلال نماز کا

اعلان کردو، چنانچہ بلال نے اعلان کیا، جب لوگ جمع ہوئے تو آپ نے فرمایا:

"ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع، ان کل سبب و نسب ینقطع یوم القیامة الا نسبی وان رحمی موصولة فی الدنیا والآخرة"

ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ گمان کرتے ہیں کہ میری رشتہ داری کوئی فائدہ نہیں دے گی؟ یقیناً ہر رشتہ روز قیامت منقطع ہوجائیگا سوائے میرے رشتہ کے، چاہے وہ سببی ہو یا نسبی، پس میرا رشتہ دنیا و آخرت دونوں جگہ باقی رہے گا۔

(۲) ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی محدث شام:

موصوف پایہ کے مؤرخ اور حافظ تھے، آپ کی مشہور کتاب تاریخ مدینہ دمشق ہے. آپ ۴۹۹ھ میں پیدا ہوئے، اور ۵۷۱ھ میں وفات پائی .

دیکھئے: الاعلام ج ۵،ص ۸۲.

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

معجم کبیر ج ۱،ص ۱۲۴ . کنز العمال ج ۶،ص ۱۰۲ . فتح البیان ج۷،ص ۳۴. فیض القدیر ۵،ص ۳۵. مستدرک الصحیحین ج۳،ص ۱۵۸ . الفصول المهمة ص ۲۸.

(۴) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

کنز العمال ج ۶،ص۲۱۷ . منتخب کنز العمال ج۵،ص ۹۴ . جمع الجوامع ج ۱،ص ۳۵۱. الصواعق المحرقة ص ۱۴۰ . مستدرک الصحیحین ج۳،ص ۱۴۹ .

چھتیسویں حدیث:

اولاد رسولؐ عذاب میں مبتلا نہ ہوگی

اخرج الحاکم، عن انس؛ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ((وعدنی ربی فی اھل بیتی من اقر منھم بالتوحید ولی با لبلاغ انه لا یعذبھم))

حاکم نے انس (۱) سے نقل کیا ہے کہ رسول نے فرمایا: میرے رب نے میرے اہل بیت کے بارے میں مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو بھی ان (میرے اہل بیت) میں سے توحید کا اقرار اور میری رسالت کو تسلیم کرے گا اسے عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔ (۲)

سینتیسویں حدیث:

اہل بیت رسول میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا

اخرج ابن جریر فی تفسیره، عن ابن عباس؛ فی قوله تعالی: ﴿ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴾، قال: ((من رضی محمد ان لا یدخل احد من اھل بیته النار)).

ابن جریر طبری (۳) نے اپنی تفسیر میں آیۂ ﴿ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴾ [اور تمھارا پروردگار عنقریب اس قدر عطا کرے گا کہ تم خوش ہو جاؤ] (۴) کی تفسیر کے ذیل میں ابن عباس سے اس طرح نقل کیا ہے: رسول اسلام کی رضایت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اہل بیت میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ (۵)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابو حمزہ انس بن مالک بن نضر انصاری: موصوف ہجرت کے دس سال قبل پیدا ہوئے، اور ۹۳ھ میں وفات

پائی، ایک مدت تک رسول کے خادم رہے، لیکن آنحضرت کی وفات کے بعد آپ دمشق پھر بصرہ چلے گئے، بقیہ حالات زندگی ذیل کی کتابوں میں دیکھئے:

اسد الغابة ج ۱، ص ۱۲۷. تذکرة الحفاظ ج ۱، ص ۴۵، ۴۴.

(۲) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

کنز العمال ج ۶، ص ۲۱۷. منتخب کنز العمال ج ۹، ص ۹۲. الصواعق المحرقة ص ۱۴۰. مستدرک الصحیحین ج ۳، ص ۱۵۰.

(۳) ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر طبری : ۲۱۴ھ میں شہر آمل ایران میں پیدا ہوئے، ۲۸ شوال شام کو ۳۱۰ھ میں وفات پائی، آپ مسلمانوں کے بہت بڑے عالم دین اور گرانبہا کتابوں کے مؤلف جانے جاتے ہیں، ان کی مشہور کتابیں یہ ہیں:

"جامع البیان فی تفسیر القرآن" ۔ "تاریخ الامم والملوک (تاریخ طبری)"۔

بقیہ حالات زندگی ذیل کی کتابوں میں دیکھئے:

الانساب ج ۹، ص ۴۱. تذکرة الحفاظ ج ۲، ص ۲۱۶، ۲۱۷.

(۴) سورۂ ضحیٰ آیت نمبر پانچ (۵)

(۵) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

مناوی ؛ فیض القدیر ج ۳، ص ۷۷. تفسیر طبری ج ۳۰، ص ۲۳۲. فضائل الخمسة ج ۲، ص ۶۵. محب الدین طبری ؛ ذخائر العقبی ص ۱۹. کنز العمال ج ۶، ص ۲۱۵. منتخب کنز العمال ج ۹، ص ۹۲. الصواعق المحرقة ص ۹۵. الدر المنثور ج ۲، ص ۳۶۱.

اڑتیسویں حدیث:

اولاد فاطمہ جہنم میں نہیں جائے گی

اخرج البزار، و ابو یعلی، والعقیلی، والطبرانی، وابن شاهین، عن ابن مسعود؛ قال: قال رسول الله ﷺ: ((ان فاطمة احصنت فرجها فحرم الله ذریتها علی النار))

بزار، ابویعلی (۱)، عقیلی (۲)، طبرانی اور ابن شاہین (۳) نے ابن مسعود (۴) سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: چونکہ فاطمہ زہرؑا نے اپنے ستر اور پردہ کو محفوظ رکھا تو خدا نے (اس کی پاداش میں) ان کی ذریت پر آتش کو حرام قرار دیا۔ (۵)

انتالیسویں حدیث:

فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے جہنم میں نہیں جائیں گے

اخرج الطبرانی، عن ابن عباسؓ؛ قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمةؑ: ((ان الله غیر معذبک ولا ولدک))

طبرانی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول نے فاطمہ سے فرمایا: خدا تجھے اور تیری اولاد کو عذاب نہیں کرے گا۔ (۶)

چالیسویں حدیث:

کبھی گمراہ نہ ہونے کا آسان نسخہ

اخرج الترمذی وحسنه، عن جابر؛ قال: قال رسول الله ﷺ: ((یا ایها الناس انی ترکت فیکم ما اخذتم به لن تضلوا: کتاب الله و عترتی))

ترمذی نے حسن سند کے ساتھ جابر سے نقل کیا ہے کہ رسول نے فرمایا: اے لوگو! میں تمھارے

درمیان وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اس کے ہوتے ہوئے تم گمراہ نہ ہوگے، وہ کتاب خدا اور میری عترت ہے۔(۷)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن ہلال تمیمی صاحب کتاب المسند الکبیر: موصوف ۲۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۰۸ھ میں وفات پا گئے۔

دیکھئے: تذکرۃ الحفاظ ج۲، ص ۷۰۹، ۷۰۷.

(۲) ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی بن حماد عقیلی حجازی صاحب کتاب الضعفاء: آپ مسلمانوں کے بہت بڑے محدث اور ایک زحمت کش عالم دین تھے، مکہ اور مدینہ میں زندگی گزارتے تھے ۳۲۲ھ، بقیہ حالات زندگی ذیل کی کتابوں میں دیکھئے:

الوافی بالوفیات ج ۴، ص ۲۹۱. تذکرۃ الحفاظ ۱، ص ۸۳۳.

(۳) ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بغدادی واعظ معروف بہ ابن شاہین:

موصوف نے تقریباً ۳۳۰ر کتابیں تالیف کی ہیں، ان میں سے ایک کتاب تفسیر کبیر ہے جو ۱۵۰۰ اجزاء پر مشتمل ہے، آپ ۲۹۷ھ میں پیدا ہوئے، اور ۳۸۵ھ میں وفات پائی۔ بقیہ حالات زندگی ذیل کی کتابوں میں دیکھئے:

المنتظم ج ۷، ص ۱۸۲. غایۃ النہایۃ ج ۱، ص ۵۸۸. لسان المیزان ج ۴، ص ۲۸۳. تذکرۃ الحفاظ ج ۱، ص ۹۹۰، ۹۸۷.

(۴) ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب ہذلی: موصوف کا شمار بزرگ وقدیم صحابہ میں ہوتا ہے، اور ابو نعیم کی روایت کے مطابق آپ چھٹے فرد ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے، آپ ہی وہ پہلے فرد ہیں کہ قرآن کو جہر (بلند آواز) میں پڑھا، آپ رسول کے خدمت گزار، امین اور رسول کے ہمراز تھے، آپ کی ماں کا نام ام عبد بنت عبدود تھا، اس لئے آپ کو ابن مسعود کے بجائے ام ابن عبد بھی کہا گیا ہے، آپ نے دو ہجرتیں کیں، ایک بار حبشہ اور ایک بار مکہ سے مدینہ ہجرت کی، رسول کی وفات کے بعد آپ کوفہ میں بیت المال کے سرپرست ہوئے، لیکن حضرت عثمان کی حکومت کے زمانہ میں خلیفہ صاحب کے غیظ وغضب کا شکار ہوئے، اور ۳۲ھ میں مدینہ میں انتقال کر گئے، اور اسی شب جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔

دیکھئے الاعلام ۴، ص ۲۸۰.

(۵) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

زوائد مسند بزار ص ۲۸۰. حاکم؛المستدرک ج ۳،ص ۱۵۲ . محب الدین طبری ؛ ذخائر العقبی ص۴۸. کنز العمال ج ۶،ص ۲۱۹. ج ۱۲،ص ۱۱. الصواعق المحرقة ص ۲۳۲. نزل الابرار ص ۷۸. میزان الاعتدال ج ۳،ص ۲۱۶. مجمع الزوائد ج۹،ص ۲۰۲. تاریخ بغداد ج۳،ص ۵۴. طبرانی ؛المعجم الکبیر ج ۱،ص ۲۴.

طبرانی نے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے :

((ان فاطمة احصنت فرجها و ان الله ادخلها با حصان فرجها و ذریتها الجنة))

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنا دامن پاک رکھا، پس خدا نے ان کو اس کی جزا یہ عطا کی کہ انھیں اور ان کی اولاد کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۶) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

کنز العمال ج ۳،ص ۱۶۵ . منتخب کنزالعمال ج ۵،ص۹۷. الصواعق المحرقة ص ۲۲۳. نزل الابرار ص ۸۳. الدرة الیتیمة فی بعض فضائل السیدة العظیمة ص ۲۸.

(۷) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

کنز العمال ج ۱،ص ۴۸. طبرانی ؛المعجم الکبیر ج ۱،ص ۱۲۹ . ترمذی؛ الجامع الصحیح (صحیح ترمذی شریف)

اکتالیسویں حدیث:

رسول کی شفاعت محبان اہل بیت سے مخصوص ہے

اخرج الخطیب فی تاریخه ،عن علیؑ ؛ قال: قال رسول الله ﷺ :((شفاعتی لامتی من احب اهل بیتی))

خطیب بغدادی (۱) اپنی تاریخ میں علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: میری امت میں جو میرے اہل بیت کو دوست رکھے گا میری شفاعت اسی کے نصیب ہوگی۔(۲)

بیالیسویں حدیث:

رسول خدا سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کریں گے

اخرج الطبرانی ،عن ابن عمر ؛ قال: قال رسول الله ﷺ :((اول من اشفع له من امتی اهل بیتی))

طبرانی نے عبداللہ ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے۔ (۳)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بغدادی معروف بہ خطیب بغدادی : موصوف ۳۹۲ھ میں غزیہ (کوفہ اور بغداد کے درمیان ایک دیہات) میں پیدا ہوئے، آپ ۴۶۳ھ کو وفات پاگئے، آپ کی بغداد میں ہی پرورش ہوئی، علم دین کی تلاش میں مکہ، بصرہ، دینور، کوفہ اور دیگر شہروں کی جانب سفر کئے، آپ ایک بہت بڑے عالم، ادیب، شاعر اور بیحد مطالعہ کے شوقین تھے، آپ نے متعدد کتابیں تالیف فرمائی ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

تاریخ بغداد ، الجامع ، الکفایه ، اور المتفق و المفترق .

(۲) مذکورہ حدیث کو خطیب بغدادی نے اس طرح نقل کیا ہے:

"شفاعتی لامتی من احب اھل بیتی وھم شیعتی "

میری شفاعت میری امت کے ان افراد کو شامل ہوگی جو میرے اہل بیت سے محبت کریں گے وہ میرے شیعہ ہیں ۔

دیکھئے : کنز العمال ج ٦، ص٢١٧ . الجامع الصغیر ج ٢، ص ٣٩ . ینابیع المودۃ ص ١٨٥ .

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

محب الدین طبری ؛ ذخائر العقبی ص ٢٠ . کنز العمال ج ٦، ص٢١٥ . الصواعق المحرقة ص ١١١ . مجمع الزوائد ج ١، ص ٢٨٠ . مناوی ؛ فیض القدیر ج٢ ص ٩٠ .

تینتالیسویں حدیث:

رسول قیامت میں قرآن اور اہل بیتؑ کے بارے میں باز پرس کریں گے

اخرج الطبرانی ،عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب، عن ابیہ؛ قال: خطبنا رسول اللہ ﷺ بالجحفہ ، فقال: الست اولی بکم من انفسکم ؟ قالوا: بلی، یا رسول اللہ ! قال: فانی سائلکم عن اثنین ، عن القرآن و عترتی))

طبرانی نے عبدالمطلب بن عبداللہ بن حطب (۱) سے انھوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے مقام جحفہ (۲) میں ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ کہا: کیا میں تمھارے نفسوں پر تم سے زیادہ حق تصرف نہیں رکھتا؟ سب نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ہمارے نفوس پر اولی بالتصرف ہیں، رسول اسلام نے اس وقت فرمایا: میں (روز قیامت) تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا (ایک) قرآن اور (دوسری) میری عترت (۳) (کہ تم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا؟)

چوالیسویں حدیث :

قیامت میں چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا

اخرج الطبرانی ،عن ابن عباسؓ ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((لا تزول قدما عبد یوم القیامۃ حتی یسأل عن اربع ، عن عمرہ فیما افناہ ، وعن جسدہ فیما ابلاہ، وعن مالہ فیما انفقہ ، ومن این اکتسبہ ، و عن محبتنا اھل البیت))

طبرانی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: روز قیامت کوئی بندۂ خدا ایک قدم بھی نہیں بڑھا سکے گا جب تک اس سے ان چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے گا:

۱۔ اپنی ساری عمر کس طرح صرف کی؟

۲۔اپنا جسم وبدن کہاں نابود کیا؟

۳۔مال کس راستے سے کمایااور کس کام میں خرچ کیا؟

۴۔ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں، کہ تھی یانہیں؟(۴)

....

اسنادومدارک کی تحقیق:

(۱) مطلب بن عبداللہ بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم مخزومی قرشی :

موصوف جنگ بدر میں اسیر ہوئے اور پھر اسلام لے آئے، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے:

الاصابة ج٦،ص ١٠٤ . تهذيب التهذيب ج ١٠،ص ١٧٨ . ميزان التعدال ج٤،ص ١٢٩ .

(۲) جحفہ؛ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

مجمع الزوائد ج٥،ص ١٩٥ . اسد الغابة ج ٣،ص ١٤٧ . ابو نعيم ؛ حلية الاولياء ج ١،ص ٦٤ .

ابونعیم نے اس حدیث کو حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح نقل کیا ہے:

ايها الناس ! الست اولى بكم من انفسكم ؟قالوا: بلى يا رسول الله ، قال:فانى كائن لكم على الحوض فرطاً وسائلكم عن اثنين ، عن القرآن و عترتى))

اے لوگو! کیا میں تمھارے نفسوں پر تم سے زیادہ حق تصرف نہیں رکھتا؟ سب نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ ہمارے نفوس پر اولی بالتصرف ہیں، تو رسول اسلام نے اس وقت فرمایا: میں تم سے پہلے حوض کوثر پر وارد ہوں گا اور تم سے وہاں دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا، قرآن اور میری عترت.

(۴) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

كنز العمال ج٧،ص ٢١٢ . كفاية الطالب ص ١٨٣ . هيثمى ؛ مجمع الزوائد ج ١٠،ص ٣٤٦ .

ہیثمی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: اس وقت لوگوں نے رسول سے کہا: آپ کی دوستی کی کیا شناخت ہے؟ آپ نے اس وقت علی کے شانوں ہاتھ مارا (یعنی اس کی دوستی میری دوستی کی علامت ہے)۔

پینتالیسویں حدیث:

سب سے پہلے اہل بیت رسول حوض کوثر پر وارد ہوں گے

اخرج الدیلمی ،عن علیؑ ؛ قال:سمعت رسول اللہ ﷺ یقول:((اول من یرد علیّ الحوض اهل بیتی))

دیلمی(۱) نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: سب سے پہلے جو حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوگا وہ میرے اہل بیت ہوں گے۔(۲)

چھیالیسویں حدیث:

اپنی اولاد کو تین باتوں کی تلقین کرو

اخرج الدیلمی ، عن علیؑ ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((ادبوا اولادکم علی ثلاث خصال: حب نبیکم ، حب اهل بیته ، وعلی قرائة القرآن ، فان حملة القرآن فی ظل الله یوم لا ظل الا ظله مع انبیائه و اصفیائه))

دیلمی نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: اپنی اولاد کی ان تین عادتوں کے ذریعہ پرورش کرو (یعنی انھیں تین باتوں کی عادت ڈالو): اپنے پیغمبرؐ سے محبت، ان کے اہل بیت سے دوستی اور قرآن کریم کی تلاوت، کیونکہ قرآن کے پڑھنے اور حفظ کرنے والے اس دن کہ جس دن سایہ الٰہی کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا لیکن یہ اس کے انبیاء اور اوصیاء کے ساتھ (لطف الٰہی کے) سایہ تلے ہوں گے۔(۳)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن فنا خسرو دیلمی : آپ بہت بڑے حافظ اور محدث تھے، آپ کی تالیف کردہ کتابیں

''تاریخ ہمدان، اور الفردوس'' ہیں، آپ سے محمد بن فضل اسفرائنی اور شہردار بن شیرویہ دیلمی نے روایات نقل کی ہیں، ۵۰۹ھ میں انتقال ہوا، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتاب میں ملاحظہ کریں:

تذکرة الحفاظ ج ۴، ص ۱۲۵۹.

(۲) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

کنوز الحقائق ص ۱۸۸. مجمع الزوائد ج۹، ص ۱۳۱. الفتاوی الحدیثیة ص ۱۸. ینابیع المودة ص ۲۶۸. متقی هندی ؛ کنز العمال ج ۶، ص ۱۷.

متقی ہندی نے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے:

((اول من یرد علیّ الحوض اهل بیتی ومن احبنی من امتی))

سب سے پہلے حوض کوثر پر میرے پاس میرے اہل بیت اور میری امت کے وہ لوگ جو مجھ سے محبت کرتے ہیں وارد ہوں گے.

محب الدین طبری ؛ ذخائر العقبی ص ۱۸

محب الدین طبری نے اس طرح نقل کیا ہے:

"یرد الحوض اهل بیتی ومن احبهم من امتی کهاتین"

میرے اہل بیت اور میری امت میں سے جو ان سے محبت کرتے ہیں وہ ان دو انگلیوں کی مانند (جو کہ ایک دوسرے سے بالکل متصل ہیں) حوض کوثر کے کنارے وارد ہوں گے.

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے:

متقی هندی ؛ کنز العمال ج۸، ص ۲۷۸. مناوی ؛ فیض القدیر ج ۱ ص ۲۲۵. سیوطی ؛ الجامع الصغیر ج ۱، ص ۲۴. نبهانی ؛ الفتح الکبیر جلد ۱، صفحه ۵۹. الصواعق المحرقة صفحه ، ۱۰۳.

سینتالیسویں حدیث:

جو محب اہل بیت ہوگا وہی پل صراط پر ثابت قدم رہے گا

اخرج الدیلمی ، عن علیؓ ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((اثبتکم علی الصراط اشدکم حباً لاھل بیتی و اصحابی))

دیلمی نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: پل صراط پر تم لوگوں میں سے وہی زیادہ دیر تک ثابت قدم رہ سکتا ہے جو میرے اہل بیت اور (نیک کردار) اصحاب کو جتنا زیادہ چاہتا ہوگا۔(۱)

اڑتالیسویں حدیث:

سادات کے خدمت کرنے والے بخش دیے جائیں گے

اخرج الدیلمی ، عن علیؓ ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((اربعۃ انا لھم شفیع یوم القیامۃ ، المکرم لذریتی ، والقاضی لھم الحوائج ، والساعی لھم فی امورھم ، عندما اضطروا الیہ ، والمحب لھم بقلبہ و لسانہ)).

دیلمی نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: روز قیامت چار قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جن کی میں شفاعت کروں گا:

۱۔جس نے میری ذریت (اولاد) کا اکرام واحترام کیا۔

۲۔جس نے میری ذریت (اولاد) کی حاجت روائی کی۔

۳۔جو میری ذریت کے مشکلات پر اس وقت ان کی مدد کرے جب وہ ان مشکلات میں حیران وپریشان ہوں۔

۴۔وہ جو ان سے دل وزبان سے محبت کرتا ہو۔(۲)

انچاسویں حدیث:

آل محمد کو اذیت دینے والے سے خدا سخت غضبناک ہوتا ہے

اخرج الدیلمی ، عن ابی سعید ؛ قال:قال رسول الله ﷺ :((اشتد غضب الله علی من آذانی فی عترتی))

دیلمی نے ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: خداوند متعال اس پر سخت غضبناک ہوتا ہے جو میری عترت پر اذیت کے ذریعہ مجھے ستائے ۔(۳)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱)مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

متقی ہندی ؛ کنز العمال ج۶،ص۲۱۶ . الصواعق المحرقة صفحه ، ۱۸۵ .

کنوز الحقائق صفحه۵ .

(۲)مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

متقی ہندی ؛ کنز العمال ج۶،ص۲۱۷ ،جلد ۸،صفحه ۱۵۱ . الصواعق المحرقة صفحه ، ۲۳۷ .

مقتل الخوارزمی جلد ۲ صفحه ۲۵ .محب الدین طبری ؛ ذخائر العقبی صفحه ۱۸ .

اس کتاب میں مذکورہ حدیث کو امام رضاؑ سے نقل کیا گیا ہے۔

(۳)مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے :

مناوی ؛ فیض القدیر ج ۱ ، ص ۵۱۵ . الصواعق المحرقة صفحه ۱۸۴ .

پچاسویں حدیث:

چھ قسم کے لوگوں کو خدا برا جانتا ہے

اخرج الدیلمی ، عن ابی ھریرۃ ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((ان اللہ یبغض الآکل فوق شبعہ ،والغافل عن طاعۃ ربہ، والتارک لسنۃ نبیہ ، والمخفر ذمتہ ، والمبغض عترۃ نبیہ ، والموذی جیرانہ))

دیلمی نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے ان چھ قسم کے لوگوں کے بارے میں کہ جنھیں خدا بری نگاہ سے دیکھتا ہے، ارشاد فرمایا:

۱۔خدا اس شخص پر غضبناک ہوتا ہے جو شکم سیر ہونے کے باوجود کھانا کھائے۔

۲۔اور جو اپنے پروردگار کی اطاعت سے غافل رہے۔

۳۔اور جو سنت رسول کو ترک کرے۔

۴۔اور جو عہد شکنی اور بیوفائی کرے۔

۵۔اور جو اپنے نبی کی آل (عترت) سے بغض رکھے۔

۶۔اور جو اپنے پڑوسیوں کو ستائے۔(۱)

اکیاونویں حدیث:

نیک سادات تعظیم اور برے سادات درگزر کے مستحق ہیں

اخرج الدیلمی ، عن ابی سعید الخدری ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((اھل بیتی والانصار کرشی و عیبتی ، و موضع سرتی و امانتی ، فاقبلوا من محسنھم ، وتجاوزوا عن مسیئھم))

دیلمی نے ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: میرے اہل بیت (سادات)

اور انصار میرے قلب و جگر اور میرا ظرف ہیں، لہٰذا ان میں سے جو نیک ہوں ان کا خیر مقدم (تعظیم) کرو اور ان میں سے جو برے (۲) ہو ان کو در گزر کرو۔ (۳)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتاب میں بھی نقل کی گئی ہے:

منقی هندی ؛ کنز العمال ج۹، ص ۱۹۱.

(۲) محترم قارئین! حدیث کا یہ جملہ کہ "ان کے بروں سے دور رہو" یہ انصار سے مربوط ہے، اہل بیت علیہم السلام سے نہیں، کیونکہ اہل بیت رسولؐ کے درمیان برے افراد کا پایا جانا محال ہے، یا پھر اہل بیتؑ کے معنی میں وسعت دی جائے یعنی اہل بیت میں وہ تمام لوگ شریک ہوں جو رسول کے کسی نہ کسی طرح رشتہ دار ہوں، اس صورت میں اس جملہ کا مفہوم صحیح ہو جائیگا، لیکن یہ توجیہ اور تاویل صحیح نہیں ہے، کیونکہ رسول کے اہل بیت میں شیعوں کے یہاں متفقہ طور پر اور اہل سنت کی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ اہل بیت میں صرف اور صرف فاطمہ الزہراؑ اور بقیہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں۔ مترجم۔

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

منقی هندی ؛ کنز العمال ج۹، ص ۱۹۱. الصواعق المحرقة ص ۲۲۵. الفصول المهمة ص ۲۷.

باونویں حدیث:

فرزندان عبدالمطلب پر کئے گئے احسان کا بدلہ رسول خداؐ دیں گے

اخرج ابو نعیم فی الحلیة ،عن عثمان بن عفانؓ ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((من اولی رجلاً من بنی عبد المطلب معروفاً فی الدنیا فلم یقدر المطلبی علی مکافاته، فانا اُکافئه ،عنه یوم القیامة))

ابونعیم (۲) نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں عثمان بن عفان (۲) سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: جو عبدالمطلب کی اولاد میں سے کسی ایک کے ساتھ اس دنیا میں کوئی نیکی کرے گا اور وہ (مطلبی) اس دنیا میں اس کا بدلہ ادا نہ کر سکا تو میں روز قیامت اس کا بدلا ادا کروں گا۔ (۳)

ترپنویں حدیث:

قیامت میں اولاد عبدالمطلب پر نیکی کا بدلہ رسولؐ دیں گے

اخرج الخطیب ،عن عثمان بن عفانؓ ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((من صنع صنیعة الی احد من خلف عبد المطلب فی الدنیافعلیّ مکافاتُه اذا لقینی))

خطیب بغدادی نے عثمان بن عفان سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا:

جس نے عبدالمطلب کی اولاد میں سے کسی ایک کے ساتھ اس دنیا میں کوئی نیکی کی ہے (اور وہ اس دنیا میں اس کا بدلہ ادا نہ کر سکا) تو روز قیامت جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو، اس کا بدلہ میرے اوپر واجب ہے۔ (۴)

....

اسنادومدارک کی تحقیق:

(۱) ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مہران اصفہانی ؛ آپ کی پیدائش ۳۳۶ھ میں ہوئی، اور

۴۳۰ھ میں وفات ہوئی، آپ کے بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں ملاحظہ کریں:

تذکرۃ الحفاظ ج۳،ص۱۰۹۸،۱۰۹۲. البدایہ والنہایہ ج۱۲،ص ۴۵، طبقات سبکی ج۴،ص ۱۸. میزان الاعتدال ج۱، ص ۱۱۱. لسان المیزان ج۱۱،ص ۲۵۱. وفیات الاعیان ج۳، ۵۲

(۲) عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس قرشی ؛ آپ ہجرت سے ۴۷ سال قبل شہر مکہ میں پیدا ہوئے، اور بعثت کے کچھ سال کے بعد ہی اسلام قبول کیا، اور ۲۳ھ میں خلیفہ دوم حضرت عمر کے قتل کے بعد شوری کے ذریعہ جس کے افراد خلیفۂ دوم نے معین کئے تھے، تخت خلافت پر جائے گزیں ہوئے، آپ کی حکومت ان تمام فتوحات اور ثروت سے مالا مال اور سرشار تھی جو حضرت عمر کے زمانہ میں حاصل ہوئے تھے، ان کے دور میں بہت سے شہر فتح ہو کر اسلامی مملکت کے جزبنے، بہر حال عثمان کی سب سے بڑی خدمت یہ تھی کہ آپ نے قرآن جمع کیا، آپ کی حکومت میں بنی امیہ نے اسلامی حکومت پر غلبہ حاصل کر لیا جس کی بنا پر نظام حکومت درہم برہم ہونا شروع ہوا، اور ہر طرف فساد برپا ہونے لگا، عام لوگ یہ دیکھ کر حضرت عثمان سے ناراض ہو گئے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ ۳۵ھ میں قتل کر دئے گئے، اور آپ کے دور حکومت کا خاتمہ ہوا، آپ کے بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں ملاحظہ کریں:

تذکرۃ الحفاظ ج۱،ص۱۰،۸. الاصابۃ ج۴،ص ۲۷۱، ۲۶۹.

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتاب میں بھی نقل کی گئی ہے:

کنز العمال ج ۶، ص ۲۰۳. ذخائر العقبی ص ۱۹ .الصواعق المحرقۃ ص ۱۱۱. فیض القدیر ج۶، ص ۱۷۲.

(۴) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتاب میں بھی نقل کی گئی ہے:

کنز العمال ج ۶، ص ۲۱۶. الصواعق المحرقۃ ص۱۸۵. ینابیع المودۃ ص ۳۷۰.

چونویں حدیث:

اہل بیت پر کیے گئے احسان کا بدلہ قیامت میں رسول خداؐ دیں گے

اخرج ابن عساکر ،عن علیؑ ؛ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((من صنع الی احد من اهل بیتی یداً کافأته یوم القیامة))

ابن عساکر نے علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: جو میرے اہل بیت میں سے کسی ایک کے ساتھ کوئی نیکی کرے گا میں روز قیامت اس کا بدلہ ادا کروں گا۔(۱)

پچپنویں حدیث:

اہل بیتؑ سے تمسک ذریعۂ نجات ہے

اخرج الباوردی عن ابی سعیدؓ ؛قال: قال رسول اللہ ﷺ :((انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا ، کتاب اللہ سبب طرفه بید اللہ، وطرفه بایدیکم ، وعترتی اهل بیتی ، وانهما لن یفترقا حتی یردا علیّ الحوض))

باوردی (۲) نے ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: تمھارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ ان سے اگر تم نے تمسک کیا تو تم کبھی گمراہ نہ ہوگے: وہ کتاب خدا ہے کہ جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور اس کا دوسرا سرا تمھارے ہاتھ میں ہے، اور دوسری میری عترت ہے جو میرے اہل بیت ہیں ،اور یہ دونوں چیزیں کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی، یہاں تک کہ یہ دونوں باہم حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں گی۔(۳)

....

اسناد ومدارک کی تحقیق:

(۱) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

الصواعق المحرقة ص ۱۸۵ . فیض القدیر ج۶، ص ۱۷۲ . ذخائر العقبی ص ۱۹ .منقی هندی ؛

کنز العمال ج۶، ص ۲۱۶.

(۲) ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عقیل باوردی : آپ اصفہان کے رہنے والے تھے، اور ابو بکر احمد بن سلمان نجار بغدادی سے حدیث نقل کرتے تھے .

دیکھئے : سمعانی ؛ الانساب ج ۲، ص ۲۵.

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

حلیۃ الاولیاء ج ۱، ص ۳۵۵. تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۱۷، ۲۶. مجمع الزوائد ج ۱۰، ص ۳۶۳. متقی ھندی ؛ کنز العمال ج۶، ص ۲۱۶. ج۷، ص ۲۲۵.

متقی ہندی نے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے:

((یا ایھا الناس ! انی تارک فیکم ما اخذتم بہ لن تضلوا بعدی ؛ امرین احدھما اکبر من الآخر ، کتاب اللہ حبل ممدود ما بین السماء والارض ، وعترتی اھل بیتی ، وانھما لن یفترقا حتی یردا علیّ الحوض))

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو تمھارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ ان سے اگر تم نے تمسک کیا تو تم گمراہ نہ ہو گے: ان میں سے ایک امر دوسرے سے اکبر ہے اور وہ کتاب خدا ہے کہ جو رسی کی مانند زمین و آسمان کے درمین کھینچی ہوئی ہے، (یعنی جس کا ایک سرا آسمان تک پہنچا ہوا ہے جو خدا کے ہاتھ میں ہے اور اس کا دوسرا سرا زمین تک پہونچا ہوا ہے جو تمھارے ہاتھ میں ہے) اور دوسرے میری عترت ہے جو میرے اہل بیت ہیں، اور یہ دونوں چیزیں کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی، یہاں تک کہ یہ دونوں باہم حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں گی.

چھپنویں حدیث:

کتاب خدااور اہل بیت رسول نجات امت کا وسیلہ ہیں

اخرج احمد والطبرانی ، عن زید بن ثابتؓ ؛قال: قال رسول اللہ ﷺ :((انی تارک فیکم خلیفتین ، کتاب اللہ حبل ممدود ما بین السماء والارض ، و عترتی اهل بیتی ، وانهما لن یفترقا حتی یردا علیّ الحوض))

احمد اور طبرانی نے زید بن ثابت سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: تمھارے درمیان دو خلیفہ (جانشین) چھوڑ رہا ہوں ، ایک کتاب خدا ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان (رسی کی مانند) کھینچی ہوئی ہے (یعنی خدا کی کتاب رسی کی مانند ہے کہ جس کا ایک سرا آسمان میں ہے جو خدا کے ہاتھ میں ہے ، اور دوسرا سرا زمین میں ہے جو تمھارے ہاتھ میں ہے) اور دوسرے میری عترت ہے جو میرے اہل بیت ہیں ، اور یہ دونوں چیزیں کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگی ، یہاں تک کہ یہ دونوں باہم حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں گی ۔ (۱)

ستاونویں حدیث:

چھ قسم کے لوگوں پر خدااور اس کے رسولؐ نے لعنت کی ہے

اخرج الترمذی و الحاکم ، والبیهقی فی " شعب الایمان " عن عائشةؓ ؛ مرفوعاً: قال رسول اللہ ﷺ :((ستة لعنتهم ولعنهم اللہ و کل نبی مجاب : الزائد فی کتاب اللہ ، والمکذب بقدر اللہ ،والمتسلط بالجبروت ، فیعز بذالک من اذل اللہ ، ویذل من اعز اللہ ، والمستحل لحرام اللہ، والمستحل من عترتی ما حرم اللہ ، والتارک لسنتی))

ترمذی، حاکم اور بیہقی (کتاب شعب الایمان میں مرفوع سند کے ساتھ) نے عائشہؓ (۲) سے

نقل کیا ہے کہ رسول اسلام نے فرمایا: چھ قسم کے لوگ ایسے ہیں جن پر میں نے، خدانے اور ہر مستجاب الدعوات نبی نے لعنت کی ہے، اور وہ یہ لوگ ہیں:

۱۔ جو خدا کی کتاب میں زیادتی کرے۔

۲۔ جو قضاء وقدر الٰہی کو جھٹلائے۔

۳۔ جو حکومت پر جبراً قبضہ کرکے اس کے ذریعہ ان لوگوں کو کہ جن کو خدانے ذلیل قرار دیا ہے عزت دے، اور ان کو ذلیل کرے جنھیں خدا نے عزت بخشی ہے۔

۴۔ جو خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھے۔

۵۔ جو میری عترت کی اس عزت وحرمت کو (برباد کرنا) حلال سمجھے جو انھیں خدا نے عطا کی ہے۔

۶۔ جو میری سنت کو ترک کرے۔ (۳)

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

کنزالعمال ج ۱، ص ۴۴ . المسند ج۵، ۱۸۱ . هیثمی ؛ مجمع الزوائد ج۹، ص ۱۶۳ .

ہیثمی کہتے ہیں: اس حدیث کو احمد بن حنبل نے خوب اور جید سند کے ساتھ نقل کیا ہے.

ابن حجر ؛ الصواعق المحرقة ص ۱۳۶ .

ابن حجر کہتے ہیں: اس حدیث کو بیس سے زیادہ صحابیوں نے نقل کیا ہے.

(۲) ام المومنین حضرت عائشہ زوجۂ رسول بنت ابی بکر بن ابی قحافہ ؛

آپ ہجرت کے دس سال قبل دنیا میں آئیں، اور جنگ بدر کے بعد آپ کی شادی رسول خدا سے ہوئی، اور ۳۵ھ میں طلحہ اور زبیر کے ورغلانے پر ان کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام کے مقابلہ میں جنگ جمل میں تشریف لائیں! ام المومنین عائشہ سے محدثین نے تقریباً ۲۲۱۰ حدیثیں نقل کی ہیں، آپ کی وفات ۵۵ رسال کی عمر میں ۵۷ھ کو ہوئی، اور ابو ہریرہ نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں ملاحظہ کریں:

الاصابة ج۸، ص ۱۴۱. تذکرة الحفاظ ج ۱، ص ۲۷۰۲۹.

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

ینابیع المودة ص ۲۷۷. کنز العمال ج۸، ص ۱۹۱. خطیب تبریزی؛ مشکاة المصابیح ص ۵۷۳. الجامع الصحیح (ترمذی شریف) ج ۱، ص ۳۸. حاکم؛ مستدرک الصحیحین ج ۱، ص ۳۶.

حاکم اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: اس حدیث کے تمام اسناد صحیح ہیں، میں تو اس کے راویوں کو کہیں سے ضعیف نہیں پاتا ہوں، اگرچہ امام بخاری ورامام مسلم نے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں نہیں نقل کیا ہے امستدرک میں ایک دوسری جگہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: یہ حدیث شرط بخاری کے مطابق صحیح ہے.

اٹھاونویں حدیث:

چھ قسم کے لوگ خدا اور رسول کی نظر میں ملعون ہیں

اخرج الدیلمی فی الافراد ،والخطیب فی المتفق ، عن علیؑ ؛قال: قال رسول الله ﷺ :((ستة لعنهم الله،ولعنتهم، و کل نبی مجاب : الزائد فی کتاب لله، والمکذب بقدر الله ، والراغب عن سنتی الی بدعة ،والمستحل من عترتی ما حرّم الله ، والمتسلط علی امتی بالجبروت ، لیعز من اذل الله ، ویذل من اعز الله ، والمرتد اعرابیاً بعد هجرته)).

دارقطنی (۱) نے کتاب ''الافراد'' میں اور خطیب بغدادی نے کتاب ''المتفق'' میں حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ قسم کے لوگ ایسے ہیں جن پر میں نے، خدا نے اور ہر مستجاب الدعوات نبی نے لعنت کی ہے، اور وہ یہ لوگ ہیں:

۱۔ جو خدا کی کتاب میں اضافہ کرے۔

۲۔ جو اللہ کی قضاء وقدر کو جھٹلائے۔

۳۔ جو میری سنت کو ترک کر کے بدعت کے روبراہ ہو جائے۔

۴۔ جو میرے اہل بیت کے بارے میں ان امور کو حلال سمجھے جنھیں خدا نے حرام قرار دیا ہے۔

۵۔ جو میری امت پر قہر وغلبہ کے ذریعہ اس لئے مسلط ہو جائے کہ جن لوگوں کو خدا نے ذلیل قرار دیا ہے انھیں عزت دے، اور ان کو ذلیل کرے جنھیں خدا نے عزت بخشی ہے۔

۶۔ وہ اعرابی (لوگ) جو خدا و رسول کی طرف ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ دور جاہلیت کی طرف پلٹ جائیں۔(۲)

انسٹھویں حدیث:

تین چیزیں ایسی ہیں جن سے دین ودنیا سنورتے ہیں

اخرج الحاکم فی تاریخه ،والدیلمی ،عن ابی سعیدؓ؛ قال: قال رسول الله ﷺ :((ثلاث من حفظهن حفظه الله له دینه و دنیاه ،ومن ضیعهن لم یحفظ الله له شیئًا، حرمة الاسلام ، وحرمتی ، وحرمة رحمی))

حاکم (اپنی تاریخ میں) اور دیلمی نے ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر انسان ان کی حفاظت کرے تو خدا اس کے دین ودنیا کو محفوظ رکھتا ہے، اور جو شخص ان کی حفاظت کے بجائے ان کو ضائع کردے، خدا اس کے لئے کسی چیز کی حفاظت نہیں کرے گا، اور وہ تین چیزیں یہ ہیں:

۱۔اسلام کا احترام

۲۔میرا احترام

۳۔میرے اہل بیت کا احترام. (۳)

ساٹھویں حدیث:

ساری دنیا میں سب سے بہتر بنی ہاشم ہیں

اخرج الدیلمی ،عن علیؑ؛قال: قال رسول الله ﷺ :((خیر الناس العرب ، وخیر العرب القریش ، وخیر قریش بنو هاشم))

دیلمی نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلامؐ نے فرمایا: تمام انسانوں میں سب سے بہتر انسان عرب ہیں، (۴) اور عرب میں سب سے بہتر قریش ہیں، اور قریش میں سب سے بہتر بنی ہاشم ہیں۔(۵) ((ھٰذا آخرہ والحمد للہ وحدہ))

....

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی دار قطنی بغدادی ؛ آپ ۳۰۶ھ میں متولد ہوئے، اور ۳۸۵ھ میں وفات پائی، آپ کی سب سے اہم کتاب سنن دار قطنی ہے، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتاب میں ملاحظہ کریں:

تذکرة الحفاظ ج ۳، ص ۹۹۵، ۹۹۱.

(۲) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتاب میں بھی نقل کی گئی ہے:

القول الفصل حضرمی؛ ج ۱، ص ۲۶۶. متقی هندی ؛ کنز العمال ج۱۲، ص ۳۴۱.

(۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتاب میں بھی نقل کی گئی ہے:

مجمع الزوائد ج ۹، ص ۶۸. الصواعق المحرقة ص ۹۰.

(۴) جیسا کہ ہم نے گزشتہ بحوث میں کہا کہ اس طرح کی تمام حدیثیں جو قوم پرستی اور ذات پات کی برتری پر مشتمل ہوں وہ محل اشکال ہیں، کیونکہ قرآن اور حدیث کی رو سے تقویٰ اور پرہیزگاری کی بنا پر برتری ہوتی ہے .مترجم.

(۵) مذکورہ حدیث دیلمی کی کتاب کے علاوہ حسب ذیل کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے:

کنز العمال ج۱۲، ص ۳۴۱. الانساب ج ۱، ص ۱۵. دیلمی؛ جنت الفردوس ص ۵۷.

البتہ مذکورہ حدیث کو دیلمی نے اپنی کتاب میں ایک دوسری جگہ اس طرح بھی نقل کیا ہے:

((خير الناس العرب، وخير العرب القريش، وخير قريش بنو هاشم، وخير العجم فارس وخير السودان النوبة وخير الصبغ العصفر وخير الخضاب الحنا والكتم، وخير المال العقر))

رسول اسلامؐ نے فرمایا: تمام انسانوں میں سب سے بہتر عرب ہیں، اور عرب میں سب سے بہتر قریش ہیں، اور قریش میں سب سے بہتر بنی ہاشم ہیں، اور عجمیوں میں سب سے بہتر فارس ہیں، اور سیاہ فام لوگوں میں سب سے بہتر مقام نوبہ کے سیاہ فام ہیں، اور رنگوں میں سب سے بہتر رنگ زرد ہے، اور خضاب میں سب سے بہتر خضاب حنا اور وسمہ کا ہے، اور مال میں سب سے بہتر مال نقد ہے.

محترم قارئین! اس حدیث کے مضمون کا مطالعہ کرنے بعد کیا کسی طرح کا اس میں شک وشبہ باقی رہ جاتا ہے کہ یہ حدیث جعلی اور گڑھی ہوئی نہیں ہے؟! میں تو نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی عاقل مسلمان اس حدیث کو صحیح سمجھتا ہوگا .مترجم.

آغاز ترجمہ: ۱۰ رذی الحجہ بروز جمعہ ۱۴۲۵ھ . اختتام ترجمہ: ۱۸ رذی الحجہ بروز شنبہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۹ ر جنوری ۲۰۰۵ء، ۱۳۸۳ش ھ .تکمیل و تنظیم ۸ رمحرم الحرام ۱۴۲۶ھ .

کتاب کے مدارک وماۤخذ

منہج النقد..............................نور الدین عتر

علوم الحدیث ومصطلحة...................... دکتر صبحی الصالح

نہایة الد رایة:..............................سید حسن الصدر الکاظمی

مقباس الھدایة فی علم الدرایة.................. .شیخ عبد اللہ مامقانی

تاریخ البخاری..............................امام بخاری

مختصر تاریخ دمشق..............................ابن منظور

تھذیب التھذیب..............................ابن حجر عسقلانی

تذکرۃالحفاظ..............................ذھبی

طبقات ابن سعد..............................ابن سعد

الجرح والتعدیل..............................ابن ابی حاتم رازی

تفسیر درمنثور..............................جلال الدین سیوطی

شواھد التنزیل..............................حسکانی

مستدرک الصحیحین.................. حاکم

صواعق محرقة.................. ابن حجر

ذخائر العقبی.................. محب الدین طبری

الطبقات الشافعیة الکبری..............................تاج الدین سبکی عبد الوھاب بن علی

الاعلام..............................زرکلی

شذرات الذھب.................. ابن عماد حنبلی

فوات الوفیات..............................محمد ابن شاکر کتبی دارانی دمشقی

طبقات الحنابلة..............................قاضی ابی الحسن محمد بن ابی یعلی

لسان المیزان.. .... ابن حجر عسقلانی

مرآة الجنان. .... یافعی

اخبار اصفهان. .... ابی نعیم

المنتظم .... ابن جوزی

میزان الاعتدال. .... شمس الدین ذهبی

النجوم الزاهرة فی.. .... ابی الحسن جمال الدین اتابکی مشهور به ابن تغری بردی

وفیات الاعیان.. .... ابن خلکان

الاصابة فی تمییز الصحابة .... ابن حجر عسقلانی

جوامع السیرة. .... ابن حزم

العقد الثمین فی اثبات وصایة امیر المومنینؑ.. .... شوکانی

نکت الهمیان .... خلیل صفدی

حلیة الاولیاء... .... حافظ ابو نعیم اصفهانی

الاستیعاب.. .... ابن عبد البر نمری قرطبی

اسد الغابة فی معرفة الصحابة.. .... ابن اثیر جزری

کتاب اعیان الشیعه.. .... سید محسن امین عاملی

معجم الکبیر... .... طبرانی

مجمع الزوائد .... ابن حجر هیثمی

الفصول المهمة.. .... ابن صباغ مالکی

الجامع لاحکام القرآن.. .... قرطبی

تفسیر کشاف... .... امام جار الله محمود بن عمر زمخشری

اسعاف الراغبین. .... ابن صبان

ارشاد العقل السلیم ....

مسند امام احمد بن حنبل.................. احمد بن حنبل

تفسیر طبری.................ابی جعفر محمد بن جریر طبری

تفسیر ابن کثیر.................ابن کثیر

نزل الابرار بما صح من مناقب اهل البیت الاطهار...............محمد بدخشی حارثی

ینابیع المودة.................سلیمان ابن قندوزی

بالغدیر.................علامه امینی

فضائل الخمسه من الصحاح الستة.................سید فیروز آبادی

اعلام المحدثین.................عبد الماجد غوری

الجامع الصحیح(ترمذی شریف).................ترمذی

کنزالعمال.................علاء الدین متقی هندی

مشکاة المصابیح.................خطیب تبریزی

تاریخ بغداد.................خطیب بغدادی

بستان المحدثین.................عبدالعزیز بن احمد بن دهلوی

اکلیل.................ابن عدی

القول الفصل.................حضرمی

عین المیزان.................

فتح البیان.................صدیق حسن خان کنوجی

صحیح مسلم.................امام محمد مسلم

فتح ا لباری فی شرح صحیح ا لبخاری.................ابن حجر عسقلانی

سنن بیهقی.................بیهقی

سنن دارمی.................دارمی

العقد الفرید.................ابن عبد ربه اندلسی

معجم البلدان.................................یاقوت حموی

مسند ابو یعلی. .... (قلمی نسخه ، ظاهریه لائبریری دمشق)

طبقات ابن سعد. . ...ابن سعد

منتخب کنز العمال. . . ..متقی هندی

جامع الاصول فی احادیث السول. .... ابن اثیر جزری

صحیح بخاری. ....امام بخاری

کتاب السیرة. ....ملاقاری

مسند الفردوس ....(قلمی نسخه لاله لی لائبریری)دیلمی

اللباب فی تهذیب الانساب. ....ابن اثیر جزری

کنوز الحقائق. . . ..مناوی

الظمان الی زوائد ابن حبان. ....هیثمی

ا لخصائص الکبری...سیوطی

فی رحاب ائمة اهل البیت. . ...

شعب الایمان...بیهقی

الشرف ا لمؤبد. ....نبهانی بیرونی

فهرست ندیم. . ...ندیم

معجم المؤلفین. . ...عمر رضا کحاله

زوائد مسند بزار. . ...ابو بکر احمد بن عمر بزار

مرقاة المصابیح ....

المعجم الصغیر. ....طبرانی

المعجم الاوسط. . ...طبرانی

جواهر العقدین (قلمی نسخه ، ظاهریه کتاب خانه دمشق). .... سمهودی

صفوۃ الصفوۃ.................ابن الجوزی

تاریخ طبری..............ابی جعفر محمد بن جریر طبری

مقتل الخوارزمی....................خوارزمی

التدوین..........................رافعی

الانساب..........................سمعانی

فیض القدیر................عبد الرؤوف مناوی

غایۃ النھایۃ.............محمد بن محمدابن جزری

الدرۃ الیتیمۃ فی بعض فضائل السیدۃ العظیمۃ..........

الافراد.........................دارقطنی

المتفق.....................خطیب بغدادی

کفایۃ الطالب....................گنجی شافعی

الفتاوی الحدیثیۃ...............ابن حجر ہیثمی

الفتح الکبیر......................نبہانی

البدایۃ والنھایۃ...............ابن کثیر دمشقی

جنت الفردوس.......................دیلمی

تاریخ مدینۃ دمشق..................ابن عساکر

مشکل الآثار...............امام ابی جعفر طحاوی

الریاض النضرۃ................محب الدین طبری

مصابیح السنۃ........................بغوی

المواھب اللدنیۃ................احمد قسطلانی

رجال قیسرانی.......................قیسرانی

Acc No. 11018 Date 30/12/09
Section سیرت آئمہ معصومین Status
D.D. Class
NAJAFI BOOK LIBRARY

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI

مجمع جهانی اهل بیت علیهم السلام
www.ahl-ul-bayt.org
ISBN 964-529-088-0
9 789645 290885